Kashmir Treasure Collection Digitization by e

میری کشتی لوٹادو!

(منتخب کہانیوں کا مجموعہ)

ویریندر پٹواری

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میری کشتی لوٹا دو!

(منتخب کہانیوں کا مجموعہ)

ویریندر پٹواری

جی ۔ این ۔ کے پبلی کیشنز

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ!

MERI KISHTI LOTA DO !

(Collection of Selected Short Stories)

by

VEERINDER PATWARI

Year of First Edition 2025
ISBN: 978-81-19991-26-6
Price ₹450

نام کتاب	:	میری کشتی لوٹا دو (منتخب کہانیوں کا مجموعہ)
مصنف	:	ویریندر پٹواری
طبع اول	:	2025
صفحات	:	140
قیمت	:	450/روپے
تعداد	:	500
مطبع	:	جی۔این۔کے پرنٹرس، نئی دہلی۔25
ناشر	:	جی۔این۔کے پبلی کیشنز(نئی دہلی رجموں وکشمیر)

Published by

GNK PUBLICATIONS

Head Office : Main Road, Nowhar, Near Chaaryaar Masjid
Charari Sharief, Budgam - 191112 (J&K)
Mobile : +91-7006738304 / +91-9541123110
E-mail : gnkpublications@gmail.com
www.gnkpublications.com

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انتساب

اشوک پٹواری

کے نام

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

فہرست

○	ویریندر پٹواری: ایک صوفی منش قلم کار	دیپک بدکی	09
○	اعتراف	ویریندر پٹواری	16

افسانے

1	میں فاتح ہوں	18
2	ہوک	19
3	سودا	20
4	طوطا	21
5	انجام	22
6	ناجانے کیوں ؟	23
7	جمود	24
8	اچانک	25
9	بودنابود	27
10	دھویں کی لکیریں	29
11	عجوبہ	31
12	سوال	32

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

13	اور اگر؟	34
14	جواز	36
15	انوکھا کھیل	38
16	اجنبی دوست	40
17	معصوم	44
18	یہ دیش کون ہے ؟	46
19	ایک ہی راستہ	48
20	دشمن	50
21	بلاعنوان	52
22	مگر کب؟	55
23	تماشائی	60
24	وجود	63
25	سزا	65
26	فریاد	69
27	ایک انوکھی عدالت	72
28	گرداب	78
29	کچھ میری سنو	85
30	کہیں یہ وہ تو نہیں	89
31	خاموشی	92
32	تلاش	98
33	ہمارے اپنے محسن جی	102

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

34	وصیت	108
35	پکار	112
36	ڈرپوک	117
37	برف	120
38	مینابازار	124
39	کروٹ	127
40	میری کشتی لوٹادو!	135

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

13	اور اگر؟	34
14	جواز	36
15	انوکھا کھیل	38
16	اجنبی دوست	40
17	معصوم	44
18	یہ دیش کون ہے ؟	46
19	ایک ہی راستہ	48
20	دشمن	50
21	بلاعنوان	52
22	مگر کب؟	55
23	تماشائی	60
24	وجود	63
25	سزا	65
26	فریاد	69
27	ایک انوکھی عدالت	72
28	گرداب	78
29	کچھ میری سنو	85
30	کہیں یہ وہ تو نہیں	89
31	خاموشی	92
32	تلاش	98
33	ہمارے اپنے محسن جی	102

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

34	وصیت	108
35	پکار	112
36	ڈرپوک	117
37	برف	120
38	مینابازار	124
39	کروٹ	127
40	میری کشتی لوٹادو!	135

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ویریندر پٹواری: ایک صوفی منش قلم کار

اردو زبان وادب میں کشمیری پنڈتوں اور کائستھوں کا کافی یوگدان رہا ہے۔ ایک کہکشاں جو کشمیری پنڈتوں کی نظر آتی ہے ہمیشہ اردو ادب پر چھائی رہی۔ ان میں کچھ وہ تھے جنھوں نے کشمیر سے باہر مختلف علاقوں کو اپنا مسکن بنایا تھا مثلاً پنڈت دیا شنکر نسیم، رتن ناتھ سرشار، برج نرائن چکبست، برج موہن دتا تریہ کیفی، بدری ناتھ سدرشن، آنند نرائن ملا وغیرہ اور کچھ وہ تھے جو اپنی سرزمین سے عمر بھر جڑے رہے اور اردو کی خدمت کرتے رہے جب تک کہ 1990ء میں اس مٹھی بھر قوم کو وادی کشمیر سے جبراً ہجرت کرنی پڑی مثلاً پریم ناتھ پردیسی، پریم ناتھ در، ڈاکٹر برج پریمی، ویریندر پٹواری، امر مالموہی، دیپک کنول، دیپک بدکی، اشوک پٹواری، پریمی رومانی وغیرہ۔ میں نے کچھ اہم نام ہی یہاں پر لکھے ہیں، اگر پوری فہرست تیار کی جائے تو کئی سو کے قریب نام گنے جاسکتے ہیں۔

ویریندر پٹواری ہم عصر اردو ادب کا ایک اہم دستخط ہیں جو 1965ء سے اردو، ہندی اور انگریزی میں افسانے، ناولٹ، شاعری، اسٹیج و ریڈیو ڈرامے، ٹیلی سیریل، ٹیلی ڈرامے اور ڈاکومینٹری تحریر کر رہے ہیں۔ انھوں نے سوپور کشمیر کے ایک ادبی گھرانے میں 11 ستمبر 1940ء کو جنم لیا یعنی انھیں ادب ورثے میں مل گیا۔ ان کے پتاجی، پنڈت پریم ناتھ پٹواری، مقامی اسکول میں معلم تھے جنھیں اردو، ہندی، فارسی اور انگریزی پر دسترس

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

حاصل تھی۔ وہ اردو اور کشمیری میں شاعری کرتے تھے اور مسرور کشمیری کا تخلص اختیار کیا تھا۔

ویریندر پٹواری کے دو چھوٹے بھائی بھی ہیں، اشوک اور راجندر، جو دونوں اردو میں افسانے قلم بند کرتے ہیں۔ پیشے سے موصوف ریاستی سرکار میں ایک سول انجینئر کی حیثیت سے کام کرتے تھے اور آخر میں بطور ایگزیکٹیو انجینئر سے سبکدوش ہوئے۔

شومیٔ قسمت کہ ویریندر پٹواری ایک کار حادثے کا شکار ہو گئے اور مفلوج ہو کر رہ گئے۔ انجام کار وہ حرکت کرنے کے قابل رہے نہ بات چیت کرنے کے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ان کا دوسرا جنم تھا۔ پھر بھی انھوں نے ہمت کا دامن نہیں چھوڑا اور مسلسل لکھتے رہے گو رفتار میں اب بہت کمی آ گئی تھی۔ اس بارے میں انھوں نے مجھے ایک مراسلے میں لکھا کہ:

''ہاں، میں پڑھ سکتا ہوں لکھ سکتا ہوں، سوچ سکتا ہوں اور سمجھ سکتا ہوں۔
گریز اس وقت مجھے میری ڈھلتی عمر کا احساس کراتا ہے مگر میرا تخئیل مجھے
دلاسہ دیتا ہے کہ...... میں زندہ ہوں میں...... ویریندر پٹواری!''۔

بدقسمتی سے ادویات کی بہتات نے ان کی قوت پر گہرا اثر ڈالا اور اب وہ چھوٹا موٹا کام کرنے سے بھی تھک جاتے ہیں۔ ہجرت اور کار حادثے کے ساتھ ہی ان پر ایک اور ناگہانی مصیبت آن پڑی۔ ان کی چہیتی بیٹی اس دنیا کو الوداع کہہ گئی۔ وہ اپنی ہنرمند بیٹی، جو گانے بجانے کو اپنا کیریئر بنانا چاہتی تھی، کو بہت پیار کرتے تھے۔

ویریندر پٹواری نے اردو میں 300 سے زائد افسانے قلم بند کیے ہیں جو برصغیر کے مختلف معتبر رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں کشمیری میں 24/ افسانے، انگریزی میں 17/افسانے اور اردو میں 12/ڈرامے رقم کر چکے ہیں۔ ویریندر پٹواری کی مندرجہ ذیل کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں: افسانے: (۱) فرشتے خاموش ہیں 1981ء (۲) دوسری کرن 1982ء (۳) بے چین لمحوں کا تنہا سفر 1988ء (۴) آواز سرگوشیوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کی 1994ء (۵) ایک ادھوری کہانی 2002ء (۶) افق 2003ء (۷) دائرے 2009 (۸) آفتوں کے دور میں 2012 (9) لالہ رخ 2013ء (۱۰) ناصح (۱۱) تماشائی 2022ء، ڈرامے: (۱) آخری دن 1983ء (۲) انسان 2006، ہندی ناولٹ: ''کب بھور ہوگی''، کشمیری افسانے ''علم''، انگریزی افسانے : Whispers اور انگریزی خود نوشت سوانح: I Am A Batta۔ اس کے علاوہ شعری مجموعہ ''میری آواز سنو'' بھی شائع ہو چکا ہے۔ ادبی خدمات کی عوض میں انھیں کئی اردو اکادمیوں اور تنظیموں نے انعامات و اعزازات سے نوازا ہے۔ علاوہ ازیں 7 ایم۔ فل طالب علموں نے ان کی شخصیت اور مختلف تخلیقات تھیسز قلمبند کی ہیں۔

ویریندر پٹواری کی کہانیاں نہ صرف انفرادی مسائل کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ اجتماعی زندگی کا بھی احاطہ کرتی ہیں۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں خود پر بیتی ہوئی کلفتوں کا بڑی دلدوزی کے ساتھ بیان کیا ہے جیسے کار حادثے سے جوجھنا، جسمانی معذوری، اپنی لخت جگر پیاری بیٹی کی ناگہانی موت اور ہجرت کے باعث ذاتی تجربات سے گزرنا وغیرہ نفسیاتی موضوعات پر ان کا اظہارِ خیال قابل غور ہے۔ ان کے افسانوں کی اہم خاصیت یہ ہے کہ وہ وضاحت پسند نہیں ہیں اور اپنے بیانیہ میں غیر ضروری طوالت سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ جدیدیت سے کافی متاثر ہیں، اس لیے علامتوں اور استعاروں کا اکثر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ انھیں کلاسیکی ادب، ثقافتی تاریخ، ہندو مذہب اور ہندوستانی جمالیات پر کافی دسترس ہے، اس لیے وہ دیومالائی اور اساطیری تلمیحات اور علامات، جن کے ساتھ گنجینۂ معنی منسوب ہوتا ہے، کا خوب استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنی کہانیوں کو نکتہ رس اور لطیف بنانے کے لیے پنچ تنتر اور پُرانوں کی اساطیری تمثیلات اور رمز و کنایہ سے استفادہ کرتے ہیں۔ موت اور ہجرت کے باعث ذاتی تجربات سے گزرنا وغیرہ نفسیاتی موضوعات

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پر ان کا اظہار خیال قابل غور ہے۔ ان کے افسانوں کی اہم خاصیت یہ ہے کہ وہ وضاحت پسند نہیں ہیں اور اپنے بیانیہ میں غیر ضروری طوالت سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ جدیدیت سے کافی متاثر ہیں۔ انھوں نے خود اپنی زندگی میں عارفانہ تجربات سے استفادہ کیا ہے۔ خاص کر جب ان پر مصیبتوں کے پہاڑ یکے بعد دیگرے گر گئے۔ ان کی کہانیوں میں عام طور پر جو اسطوری و تلمیحاتی علامتیں ملتی ہیں ان کے نام یوں ہیں: شوا اور پاروتی، کام دیو اور رتی، وشوامتر اور مینکا، ویشنو، شیش ناگ، راکھشس وغیرہ۔ انھوں نے ایرانی اساطیر سے بھی رستم سہراب اور افراسیاب مستعار لیے ہیں۔ ان کے کئی افسانوں میں بامعنی تمثیلات کو منعکس کیا گیا ہے جیسے گناہ میں وشو بمعنی کائنات اور وسندھرا بمعنی زمین۔ جدیدیت پسند ہونے کے باوجود انھوں نے بیانیہ کو مکمل طور پر ترک نہیں کیا اور ان کے افسانوں میں مقصدیت اور سماجی پیغام کی ایک زیریں لہر گامزن رہتی ہے مثلاً نیکی و بدی تدبیر و تقدیر اور یہ سب ہندو فلسفے کی دین نظر آتی ہے۔ گوتم بدھ کی تعلیمات نے افسانہ نگار کے دل و دماغ پر خاصا اثر ثبت کیا ہے۔ ان کی اکثر کہانیاں انفرادی و اجتماعی طور پر غریبوں کی کسمپرسی، شراب کی لعنت، رشوت خوری، خویش پروری اور دیگر سماجی بدعتوں پر مرتکز ہیں۔ افسانہ کرب میں انھوں نے ایڈس بیماری کے مضر اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کی کہانیوں میں نسوانی کردار یا تو پارسا ہوتی ہیں یا پھر فرار پسند تاہم وقت ضرورت وہ سماج اور ماحول کے خلاف احتجاج اور بغاوت کا پرچم بھی بلند کرتی ہیں۔

کشمیری نژاد ہونے کے سبب ویریندر پٹواری کو اپنے مادر وطن سے بے حد محبت ہے۔ وہ اپنے افسانوں میں برفانی پہاڑوں قلقل کرتی ندیوں اور دریاؤں، پرسکون نیلی جھیلوں، وادی کے عام جانوروں جیسے ہانگل (ہرن)، ریچھ، موسمی پرندوں وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ سماجی سطح پر انھوں نے ریاستی انتظامیہ اور کنٹریکٹروں کی ملی بھگت کی نقاب

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کشائی کی ہے جنھوں نے بیش بہا جنگلوں کو صاف کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ سیاست دان بھی ہدف سلامت رہے ہیں۔ سب سے زیادہ جس سانحے نے ان کے ذہن پر مستقل نقش چھوڑا وہ تھا وادی میں دہشت گردوں کا اچانک زہر آلود کگر متوں کی مانند ابھر آنا جنھوں نے کشمیری پنڈتوں کو تہ تیغ کیا اور ان کو وادی چھوڑنے کی دھمکیاں دیں اور انجام کا انھیں کشمیر سے ہجرت کرنی پڑی۔ اس پر طرہ یہ کہ حکومت وقت محض تماشائی بنی رہی، اور پھر پس ہجرت کشمیری پنڈتوں کو طرح طرح کی کلفتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ علاوہ ازیں ہندوستانی معاشرے میں سماجی و سیاسی تبدیلیوں اور ان کا معاشرے پر اثر بھی ان کی کہانیوں میں نظر آتا ہے۔ ان کے افسانے ''مینا بازار'' میں انسانی پنجر کھوپڑی اور بموں کے کھول، ''سزا'' میں کشمیری پنڈتوں کی طرح معدوم ہو رہے جانور ہانگل، اور ''خوف'' میں کتے کی پر معنی علامتوں کو پیش کیا گیا ہے۔ کچھ کہانیاں کشمیر میں دہشت گردی کے بارے میں ہیں مثلاً ''دستک'' اور ''دشمن'' بہر حال قطع نظر اس کے کہ انھوں نے زندگی میں پیش آئی ہولناکیوں کو بیان کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، پھر بھی انھوں نے رجائیت پسندی کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ انھیں یقین محکم ہے کہ اس اجڑے چمن میں پھر سے وہی پرانے حالات لوٹ کر آئیں گے جس کا اظہار وہ امن کی علامت ''شاخِ زیتون'' سے کرتے ہیں۔

افسانوں کے پلاٹ چست ہیں اور قاری کے ذہن پر ان مٹ چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔ بیشتر افسانوں میں سرئیلسٹ اظہار سامنے آتا ہے۔ کئی افسانوں میں وہ انفرادی اور اجتماعی شعور کا باہم مکالمہ قائم کرتے ہیں۔ افسانہ ''سزا'' میں انھیں تعجب ہوتا ہے کہ ایک قوم پرست خاندان کا نور چشم دہشت گردی میں ملوث ہو جاتا ہے۔ افسانہ ''سنگ چور'' میں ایک ناگ، جو برائی کی علامت ہے، دو مذہبی فرقوں میں پھوٹ ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ''ایک ادھوری کہانی'' کی اندھی لڑکی تاریکی کی علامت ہے جبکہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چیونٹی اور مکھی ایک رہنما اور رہزن کی نمائندگی کرتے ہیں۔اسی طرح سے ہانگل کشمیری پنڈتوں کی گھٹتی ہوئی آبادی اور نیستی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔افسانوں کے کردار مثبت اور منفی ہر دو خصوصیتوں کو پیش کرتے ہیں حالانکہ پٹواری صرف مثبت خصوصیتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔افسانہ ''قیدی'' میں افسانہ نگار فرماتے ہیں کہ ''مجھے پہلی بار محسوس ہوا کہ ایک اچھا انسان ہونے کے لیے آپ کو ہندو یا مسلمان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر انسان شیطان ہے۔شیطان ایک بُری قوت ہے جو ایک بھائی اور دوسرے بھائی کے بیچ میں خلیج پیدا کرتا ہے اور اپنے مفاد کے لیے دونوں کو قربان کر سکتا ہے۔چند ایک افسانے جاسوسی طرز انداز سے بھی لکھے گئے ہیں۔

افسانوں کے موضوعات میں تنوع ہے اور کہیں دہرائے نہیں گئے ہیں۔ یہ موضوعات کئی طرح کے ہیں جیسے انفرادی نفسیاتی الجھنیں، غیر مطمئن تمنائیں (ناکام خواہشیں)، بیٹی کا پیار (ایک اور ایجاد)، لے پالک کے خواب (ڈرپوک)، عدم تحفظ اور فرار (جواب)، انسان کا سفلہ پن (گناہ) قسمت کا معجزہ (انجلی کی کہانی)، الیکٹرا کمپلیکس (آنکھیں)، بچوں کا استحصال (شرم)، بزرگوں کی دیکھ بھال (روبوٹ)، فرقہ واریت (عذاب) وغیرہ۔ جہاں تک قلم کار کے اسلوب کا سوال ہے وہ بالراست اپنا مدعا بیان کرتے ہیں، علامتوں کا خوب استعمال کرتے ہیں اور ان کی زبان سادہ اور سلیس ہوتی ہے۔تاہم جب کبھی وہ اپنی تحریروں میں ہندو دیو مالا اور کلاسیک سے علامتیں اور تلمیحات پیش کرتے ہیں قاری کو، جو ان علامتوں و تلمیحات سے واقف نہیں ہوتا، فہم و ادراک میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔بقول افسانہ نگار ان کی تحریر خود ہی اپنا اسلوب چن لیتی ہے اور اس کے قلم کو جنبش دیتی ہے۔

آخر میں مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ویریندر پٹواری کا اپنا ایک منفرد طرز

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اسلوب ہے جو دوسروں سے الگ ہے۔ کشمیر سے ان کی محبت ان کے قلم سے چپکی ہوئی سیاہی کی ہر بوند سے عیاں ہوتی ہے حالانکہ انھیں بہت سال پہلے وادی سے مجبوراً ہجرت کرنی پڑی اور غربت میں ایکسیڈنٹ کے سبب معذور ہو گئے۔ میں ان کی لمبی عمر کی دعا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اردو ادب کو حتی الامکان اپنے بیش بہا تخلیقات سے مالا مال کرتے رہیں گے۔

دیپک بدکی

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اعتراف

اپنے دل کی عمیق گہرائیوں سے جناب دیپک بدکی اور اشوک پٹواری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے انجینئرنگ کے پیشے کو ریٹائر ہونے کے ساتھ، اپنی زندگی سے الگ کر دیا ہے! مگر اپنی قلمکاری کا سلسلہ، اپنے آخری دم تک جاری رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں! خوش ہوں کہ میں اپنی پہلی مطبوعہ اردو کہانی 'سسکیاں' (1965) سے میرے تازہ ترین افسانچہ ''عجوبہ'' (2025) تک تقریباً 300 چھوٹی بڑی کہانیاں لکھ چکا ہوں جو ''شیرازہ''، ''نگینہ'' اور ''لفظ لفظ'' جیسے معیاری مقامی جرائد سے ''شاعر''، ''بیسویں صدی''، ''آجکل'' جیسے تقریباً 65 عدد عالمی رسالوں میں شائع ہو چکی ہیں جن کو برصغیر کے بلند ذوق قارئین نے ہمیشہ پسند کیا ہے! ادبیات سے جڑے نقادوں نے میرے منفرد سماجی موضوعات کو اپنے مخصوص اسلوب میں بیان کرنے کی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کی ہے! اور ہمیشہ مجھے اپنائیت کا احساس دلایا ہے۔ ایسے ٹھٹھر رہے جسم کو سہانی آنچ سے چونکا دیا ہو جیسے! خوش ہوں کہ فنونِ ادب کے قدردان اعزازات سے نواز کر میرے تخلیقی مواد کو ترو تازہ رکھتے رہے ہیں ایسے! شبنم کے قطرے، سرسبز گھاس کو مرجھانے سے بچا رہے ہوں جیسے!! یہ سچ ہے کہ میں کئی برسوں سے جسمانی طور پر معذور ہوں! یہ میری وہ لاچاری ہے! مگر قدردانوں کے اپنائیت کے احساسات سے ابھری قوت کو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اپنی طاقت بنا کر میں بطور ذہنی طور پر صحت مند تخلیق کار، بے بسی پر حاوی ہونے کا عادی ہو چکا ہوں! بیس برسوں سے اپنے لیپ ٹاپ کی مدد اور ٹیلی وژن کی عالمی نشریات دیکھ کر قدموں کی آہٹ سے سایئرن، سسکیوں سے قہقہوں اور سرگوشیوں سے شور تک سن لینے کا عادی ہو چکا ہے! اور تنہائیوں میں اکثر، عادتاً اور ارادتاً، اپنے بند کمرے کی کھڑکیاں کھول کر خلاؤں میں گھور گھور کر یا پھر گردوپیش نظریں دوڑا کر یوں محسوس کرتا رہتا ہوں گویا میرے سامنے دھرتی سے بڑا اور آکاش کی طرح پھیلا ہوا ایک کورا کینواس ہے! اور میرے اردگرد، ہر طرف رنگ ہی رنگ بکھرے پڑے ہیں! کچھ شوخ کچھ پھیکے، کچھ لہو کی طرح لال! کچھ انگاروں کی طرح چمکیلے! اور کچھ میلے کچیلے بدن کی طرح زرد!! میرے ہاتھ میں ایک برش ہے! اتنا چھوٹا کہ کسی دولہن کے جوڑے پر گلکاری کر سکوں! اتنا بڑا کہ سمندر میں ڈبو کر آکاش میں تیر رہے بادل کے ٹکڑوں کو روک کر ایک سنگ تراش کی طرح تراش سکوں!! میں برش کے اسٹروک لگاتا رہتا ہوں اور میرے کینواس پر ابھری، کچھ اچھی کچھ بری؛ کچھ دلکش اور کچھ ڈراؤنی، نت نئی تصویریں جب اس دور کی سچّی داستانیں بیان کرتی رہتی ہیں تب میں تصویروں کو الفاظ کا لبادہ پہنا کر تحریروں میں بدل کر قارئین کیلئے چھوٹی بڑی کہانیاں اور نظمیں! سامعین کیلئے ریڈیو ڈرامے اور ناظرین کے لئے اسٹیج، ٹیلی وژن اور فلموں کے اسکرپٹ لکھنے کا سلسلہ جاری رکھنے کا عادی ہو چکا ہوں!

ویریندر پٹواری

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میں فاتح ہوں

گنجان محلے میں افراتفری پھیلانے کی خاطر مکّاری سے داخل ہوئے ایک مکّار فِتنہ گر کو محلے کے امن پسند موروثی بسکین نے ایک ہوکر دبوچ لیا اور سڑک پر اُس کے اردگرد دائرہ کھینچ کر شکست خوردہ شیخیاں بگھارنے والے خودساختہ رہبر اور پسماندہ عوام کے مسیحا کا چہرہ بے نقاب کرنے کی خاطر چوک پر کھڑا کر دیا۔

مگر وہ تاک جھانک کرنے والے ہر بے باک صحافی کو ٹال کر ڈرامائی انداز میں بولتا رہا۔۔ ''کوئی ہوا اور پانی کو قید کر سکتا ہے کیا۔۔؟''

''میں کسی سے نہیں ڈرتا ہوں۔۔۔اور کئی بار اپنے پاؤں کو دائرے کی لکیر سے باہر نکال چُکا ہوں۔۔۔۔!''

''اور۔۔۔۔

''میں فاتح ہوں۔۔۔۔!!!''

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہوک!

کرونا وائرس سے جڑے خدشات سے ابھری منفی سوچ و سمجھ پر حاوی ہونے کی خاطر میں کرشماتی لیپ ٹاپ کا استعمال کرتا رہتا ہوں! سحر سے گئی رات تک گوگل، ای میل اور فیس بک پر تواریخی، تخلیقی اور سوانحی کہانیاں پڑھنے کے ساتھ ساتھ، سوالات و جوابات سے تازہ ترین حالات سے جڑ جانے کا عادی ہو چکا ہوں! مگر آج ایک دوست کا پیغام پڑھ کر سکتے میں آچکا ہوں! اس نے اپنے دوستوں سے ایک سوال پوچھا ہے! کوئی تو اس کو یہ بتا دے کہ وہ اپنی تین برس کی بھتیجی کو کیسے یہ بتا دے کہ اس کے والدین کرونا کے شکار ہو چکے ہیں! میں اپنے دوست کو کیسے بتا دوں کہ میرے ٹوٹ چکے دل سے اٹھی ہوک میرے لرز رہے الفاظ کو دبوچ چکی ہے!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سودا !

میں اور میرے ہم نوا پیشہ ور اداکار ہیں سر جی! اسٹیج پر، جلسوں میں اور سڑکوں پر، کہیں بھی اپنے سر پر تاج رکھ کر، مخصوص ٹوپی یا گنجے کی وگ پہن کر حسبِ ضرورت پوشاک میں کبھی مہاراجہ چندر گپت موریہ کبھی سلیوکس اور کبھی چانکیہ پنڈت کے تواریخی کرداروں کی نمائش کرنے میں ماہر ہیں! سیاسی جماعتوں کے پرزور اصرار پر، اپنی شرطیہ کامیابی کے لئے ہم نے مقصاً اپنے پاس مختلف سیاسی جماعتوں کی شناختی ٹوپیاں، ان کے لیڈروں کے چہروں کے ماسک کے علاوہ گیس سلنڈروں کے کٹ اوٹ بھی مظاہروں کے لئے بنا کر رکھے ہیں! اس لئے اوروں سے زیادہ مہنگے ہیں! سودا قبول ہو تو آپ کے جلسوں جلوسوں میں آپ کی ٹوپیاں پہن کر شامل ہونے کی تیاری کر لیں!؟

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

طوطا

پنجرے سے آزاد ہو چکے پالتو طوطے نے اپنی رٹی ہوئی باتیں سناتے ہوئے بار بار اپنے مالک کی کارکردگیوں کا حوالہ دے کر کوے کو مستقبل میں ایک ہوکر رہنے کا یقین دلایا تو کوے نے بیباک ہوکر پوچھا کہ کیا کوئل کو سمجھایا جا سکتا ہے کہ وہ اس کے گھونسلے میں گھس کر، اس کے انڈے باہر پھینک کر دھوکے اور چالاکی سے اپنے انڈے رکھنا بند کر دے!؟

''کیا تمہیں میرے آقا کی پسندیدہ کوئل کی کوک اچھی نہیں لگتی؟'' طوطے نے رٹا ہوا جملہ بول کر کوے کو چونکا دیا!— کوا ایک عام ووٹر کی طرح خاموش رہ کر، طوطے کو اپنے مالک کے اشارے پر واپس اپنے پنجرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر یوں چونک پڑا جیسے الیکشن کا نتیجہ سن کر خوف زدہ ہو چکا ہو!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انجام

میں سمندر کی اس پراسرار خاموشی کی بات نہیں کر رہا ہوں، جو ایک آنے والے طوفان کی اطلاع دیتی ہے۔ میں ہیروشیما اور ناگاساکی کے اکھڑ چکے وجود کی عبرت ناک خاموشی کے حوالے سے قہرِ آدم کی اطلاعات نہیں دینا چاہتا ہوں۔ میں سرحد پر جنگی طیاروں کی گڑگڑاہٹ اور سائرن کی گونج سن لینے کے باوجود اجڑے گاوں کی خاموشی کو جیت کا عنوان نہیں دے سکتا ہوں!

کرونا وائرس کے قہر کو شمشانوں اور قبرستانوں کی المناک خاموشی سے بیان نہیں کر پاؤں گا! مگر کرونا وائرس کی دوسری لہر سے ابھری مہاماری کے قہرِ آدم سے بچاؤ کی حفاظتی احتیاط کو نظر انداز کرنے والے دھرنوں میں شامل بھیڑ کی اشتعال انگیز نعروں اور ٹریکٹروں کی گڑگڑاہٹ کا شور اور گمراہ ہو چکے ہم وطنوں کی رہبری کرنے والے ان کے خود ساختہ محافظ اور اشرف المخلوق ہونے کے دعویداروں کی مشکوک خاموشی کے حوالے سے ایک بہت بڑے طوفان کی اطلاع دے کر ان کے عبرت ناک انجام سے میں خوف زدہ ہو چکا ہوں!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ناجانے کیوں۔۔!

وہ اپنی حقیقت سے آشنا تھا! گھر کا رکھوالا جو اُجالوں اور تاریکیوں دونوں میں جھانک کر رہزنوں کو گھر میں داخل ہونے نہیں دیتا تھا!۔ گھر میں گھسے سانپ کو دیکھ کر پرندوں کی طرح شور مچا کر گھر والوں کو آفتوں کے بارے میں اطلاع دیتا رہتا تھا!۔ پھر بھی وہ ہوا جو نہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا!۔ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اپنائیت کے نقاب میں بھی افراسیب کو پہچان لیا تھا! مگر بدبختی سے گھر والے چار سو پھیلی مصنوعی مہک کو سہانی آنچ سمجھ بیٹھے تھے! نتیجہ سب کو گلے لگانے والے نے گھر والوں کو مہاجر اور ان کے رکھوالے کو یرغمال بنا دیا!۔ وہ جو کبھی اپنی گلی میں شیر ہوا کرتا تھا' اپنے گھر میں گرج کر گھر کے اندر جھانکنے والے کو اپنے وجود کا احساس دلایا کرتا تھا۔ اب سرکس میں کبھی جوکر بن کر اور کبھی رنگ ماسٹر کے کوڑوں پر جسمانی اذیت اور قہر انگیز ذہنی عذاب کے باوجود جلوؤں سے ناظرین کی توجہ کا مواد بن جاتا ہے! پھر چند خیر خواہ واقعات کو سنسنی خیز بنا کر سانحات کو عالمی سطح پر ظلم کو بیان اور ظالم کو عیاں کرنے کی خاطر ٹیلی ویژن پر بحث کرتے رہتے ہیں! سبھی اپنی قابلیت اور ہنرمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے پر حاوی ہوتے ہوئے کبھی خفا تو کبھی خوش ہوتے ہیں!۔ اور وہ ہر بار درد کی شدت پر قابو پاتے ہوئے ناجانے کیوں بے گانوں کے ہجوم میں یگانوں کو تلاش کرتا رہتا ہے!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جمود!

اپنی سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ایک پرائمری اسکول کے استاد کو اپنے شہر کی جانی پہچانی سڑکوں پر چلتے چلتے جب کوئی بہ آوازِ بلند 'ماسٹر جی' کے لقب سے آواز دیتا ہے تب وہ مڑ کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں! مگر سرگوشیوں میں 'گورو جی' سن کر وہ چونک کر اجنبیوں کو بھی اپنائیت کا احساس دلا کر کسی نہ کسی کا ہاتھ تھام کر، برسوں سے، اپنے ذہنی جمود کے باوجود اپنے گھر پہنچ جانے کے عادی ہو چکے ہیں!

مگر پردیس میں ملازمت کر رہے اپنے بیٹے کے ساتھ رہنے آئے، اجنبی شہر کے انجانے راستوں پر کھو چکے ماسٹر جی نے اس بار ایک بھارتی ڈاکٹر کو اس کے نام سے آواز دے کر چونکا دیا ہے! شناسا سا شاگرد کو پانڈو ارجن اور خود کو 'درون آچاریہ' مان کر گویا نظروں کے تیر چلا کر اپنائیت کا احساس دلا کر اسکول کی یادیں تازہ کر دی ہیں! مگر ڈاکٹر کی پوچھ تاچھ کو ٹال کر اور اپنے بیٹے کے بارے میں جانکاری دینے کی بجائے وہ سنجیدگی سے اپنے شاگرد سے مخاطب ہو کر 19 کا پہاڑا سنانے کی فرمائش کر بیٹھا ہے!!

افسردہ شاگرد استاد کی ذہنی کیفیت بھانپ چکا ہے! مگر چاہتے ہوئے بھی اُس کا اُستاد اپنے منطقی جمود کو توڑ نہیں پا سکا ہے!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اچانک

اپنے مکان میں راشن کے گودام کی حفاظت کرنے والی پالتو بلی اپنے پڑوسیوں کے گھروں میں آتی جاتی بلیوں سے مل کر یہ جان چکی ہے کہ سرکاری کرفیو میں اپنے قدیم مکان کے مکین کے ساتھ اُن کے بھی محلے والے شہر والے، ریاست والے اور ملک کے سارے باشندے ارادتاً ایک دوسرے سے دور رہ کر اپنے گھروں میں تنہا رہ کر کرونا وائرس کے خلاف اکیس دن کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ سبھی جانتے ہیں کہ اپنا بند دروازہ کھول کر کسی شناسا یا غیر شناسا انسان کو اپنائیت کا احساس دلا کر جذبات کی رو میں بہہ کر دوریوں کو مٹا دینا یا پھر کسی خود ساختہ ناصح کے خیالات سے ہم آہنگ ہو کر بھیڑ میں شامل ہونا یا تو ایک مجرمانہ غفلت ہے یا پھر مسیحائی کرفیو کو توڑنے کی سنگین سازش ہے۔

قدیم مکان میں مکین کی وفادار بلی پینے کی اشیا کو چوہوں کی یلغار سے بچانے کی خاطر تاک میں بیٹھ کر دبے پاؤں چل کر چوہوں کو اچھل کر دبوچنے میں ماہر ہے۔ مگر آج سرکاری کرفیو کے آٹھویں دن اناج کی بوری کو کترنے کے بجائے دروازے کو کتر کر گودام میں داخل ہوئے باہر سے آئے ہوئے ایک چوہے کو دیکھ کر وہ اچانک چونک پڑی ہے۔ چوہے کو جب کوئی اُٹھا کر بچا کر لے گیا جب دروازے کے کے باہر کھڑے کسی مددگار کی موجودگی اور مقصد کے احساس سے لرز کر بلی اونگنے لگی۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اونگنے کی آوازیں سن کر قدیم مکان کی دہلیز پہ کھڑا مکین کا پالتو کتا اپنے اردگرد کے چوہوں کو دیکھ کر خوف زدہ ہو چکا ہے اور پھر ایک غیر شناسا چہرے کو اندھیرے میں غائب ہوتے دیکھ کر وہ رات بھر بھونکتا رہا ہے۔

گہری نیند سے جاگ پڑے قدیم مکان کے مکین اور اُن کے پڑوسی رات بھر سوچتے رہے کہ یہ آواز الہام ہے یا انتباہ!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بود نابود

اس بیج کو کون سمجھائے کہ آخر معاملہ کیا ہے! حقیقت کیا ہے! اور افسانہ کیا ہے! حالانکہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے! وہی صدیوں پرانی حکایتیں!!

اس بار بھی جب بے چارے بیج کو کسی نے زمین میں ڈال دیا تب اس کو ایک ڈراؤنا اندھیرا نظر آیا! یوں لگا جیسے کوئی کالا دیو، چاند دھرتی اور تاروں کو روشنی دینے والے سورج کو نگل گیا ہو! غالباً ویسے ہی لگ رہا ہو گا جیسے ایک مجاہد آزادی کو پھانسی کے تختے پر کھڑے ہو کر اس وقت لگ رہا ہو گا جس وقت جلاد اس کے چہرے کو کالے کپڑے سے ڈھانپ دیتا ہے!

بیج کی یہ کیفیت دیکھ کر زمین نے سرگوشیانہ انداز میں کہا! ڈرو نہیں تم اپنی ماں کی کوکھ میں آگئے ہو! کچھ دیر بعد جب تم ایک ننھے پودے کی شکل میں باہر آؤ گے تب تمھیں روشنی ہی روشنی نظر آئے گی!! پُر کیف ہوائیں تمھیں اپنی گود میں لے کر جھولا جھلائیں گے! بارش تمھیں نہلائے گی! بدلتے موسم تمھارے خواب بن کر تم سے آنکھ مچولی کھیلتے رہیں گے! تمھاری خواہشات کا ہاتھ تھام کر رقص کرتے رہیں گے! تم دن کو سورج سے اور رات کو چاند ستاروں سے باتیں کرتے رہو گے! پھر ایک دن تمھاری شاخوں سے لٹکتا ہوا پھل دیکھ کر میں تم سے پوچھوں گی! اے تناور درخت! یاد ہے وہ دن جب تم ڈر گئے تھے! کوکھ کے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اندھیرے سے!

بیج خاموش رہا! کوکھ کی ہلکی ہلکی سی آنچ محسوس کرتے ہوئے وہ انتظار کی گھڑیاں گنتا رہا اور چپ چاپ بیٹھا رہا!!

اچانک ایک شور برپا ہوا! ایک پرندے نے چونچ مار کر بیج کو باہر نکالا اور وہ کوکھ سے نکل کر اس کے پیٹ میں چلا گیا! بیج کچھ بھی نہ کہہ پایا! مگر دھرتی چیخ پڑی! اُس کا حمل گر چکا تھا نا!!؟

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دھویں کی لکیریں

دور دور تک پھیلے ایک بیاباں میں کھو چکے اپنے امن پرست ملک کی سرحدوں کے نگہباں اور عالمی امن پرور ہم وطنوں سے بچھڑ چکا ایک ستم گر حملہ آور کا مفرور جنگی قیدی مسیحائی راحت پانے کی اپنی کشمکش میں ناکامیوں اور مایوسیوں کا بھاری بوجھ اٹھا کر دبے پاوں چلتے چلتے بہت دور سے نظر آ رہی دھویں کی چند لکیریں دیکھ کر چونک پڑا ہے!

کیونکہ اس کو یوں لگ رہا ہے گویا امید کی سحر انگیز کرنوں نے مایوسی کے بادلوں کو چیر کر ایک پر امن بستی کی شناخت کر دی ہے!! نتیجتاً جوش کی قوت نے جب ہوش مند سپاہی کے کندھوں سے خدشات کے بوجھ کو ہٹا دیا تب ایک تھکا ہارا سپاہی دبے پاؤں چلنے کی بجائے دوڑ کر بستی میں داخل ہوتے ہی لرز کر سکتے میں آ گیا! کیونکہ اس کے تصورات سے ابھرے بستی کے سہانے اجالوں اور بسکین کی سریلی آوازوں کو حقیقتاً جنگ سے ابھرے چار سو پھیلے دھویں اور توپوں و بمباری کے شور نے دبوچ ڈالا تھا!

اس سے پہلے وہ اپنی مسیحائی راحت کے لئے کسی اشرف المخلوق کے گھر میں پناہ لے پاتا، مفرور جنگی قیدی یہ جان گیا کہ اس بستی کے مکانوں کے سبھی مکین اپنے ہی گھروں میں بے بس، لاچار اور خوف زدہ جنگی قیدی ہیں اور سبھی دن رات پاس پاس رہتے ہوئے بھی نہ ایک دوسرے کو دیکھ پاتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کی آوازیں سن سکتے ہیں اور یہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جان نہیں پاتے ہیں کہ بد بخت بسکین کو کوئی امن پرست دھماکوں کے قہر بچار ہا ہے!؟ یا کوئی عالم گیر بن جانے کا جنونی حملہ آور اپنی نیوکلیائی قوت اور فوجی طاقت کے دم پر بستی کے وجود کو مٹانے کی پہل کر چکا ہے!؟

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عجوبہ!

اسکا وجود کسی کہانی کار، ڈرامہ نگار یا فلم کار کا تصور نہیں ہے! بلکہ ایک خود پرست سیاست دان کا ایک خیال ہے! اس کا اپنے آپ کو قابلِ توجہ بنانے کا ایک ایسا عمل ہے جس کی مدد سے وہ اکثر لوگوں کی بھیڑ میں گھس کر ایک مجمع لگا کر اپنا دانت منجن بیچنے والے کی طرح ہر اجنبی اور چند شناسا ارد گرد موجود تماشائیوں کو یوں گھورتا رہتا ہے جیسے ان کی بات سمجھنے کی بجائے ان کو چونکا کر ان کو ان کے فائدے کی باتیں سمجھا رہا ہو! اور اس کے ملازم، واقعات کو زمینی حقیقت کا عنوان دے کر، عوامی سرکار کو اکھاڑنے کے انقلابی منصوبے کا اعلان کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔

مگر اچانک ثمر آفرین انقلاب کے منتظر غریبی کے بوجھ سے دبے بے روزگار نوجوانوں اور اقتصادی حالات کے شکار محنت کش کسانوں کو جب خود ساختہ مسیحا نے ان کو اپنی ذات کا چونکا دینے والا احساس دلا کر چونکا دیا تب بیشتر انقلابیوں کو یوں لگا جیسے اندھیروں کو مٹا دینے والے کالے بادل آفتاب پر گرہن لگا کر اپنی حکومت کی قدموں کی آہٹ سنا رہے ہوں۔

ایک دوسرے کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھ کر ایک ہی سوال کرتے رہے! کیا ہم تم نے اپنی پیدائش کے لئے اپنے والدین کو چن لیا تھا؟! تذبذب کا شکار ہو کر، انقلابی کو عجوبہ کا نام دے کر یہ احساس دلاتے رہے کہ اس نے بھی، ان سب کی طرح اپنی پیدائش کے لئے اپنے والدین کو نہیں چن لیا تھا! پھر فقط پیدائش پر سزا اور جزا کیوں؟۔۔۔۔؟؟

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سوال

آشا میری اکلوتی بیٹی ہے۔۔۔ میں آشا سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔میں آنکھوں کا مشہور ڈاکٹر ہوں۔۔نامور۔۔۔!

آپریشن کامیاب ہے اور چند گھنٹوں کے بعد آشا بیٹی سب کچھ دیکھ سکے گی۔۔۔ واہ۔۔۔ واہ یہ کمرہ، یہ مکان۔۔۔ وہ سڑکیں۔۔۔ پہاڑوں کی اونچی اونچی چوٹیاں۔۔۔ ابلتے چشمے۔۔۔گرجتے دلکش آبشار۔۔۔لہلہاتے کھیت۔۔۔ڈیم۔۔۔فیکٹریاں۔۔۔اور اس کا مرجھایا ہوا چہرہ ایک پھول کی طرح کھل اٹھے گا۔۔۔ واہ! مگر۔۔۔۔؟۔۔۔ اف۔۔۔!!!۔۔۔!

اس وقت سات بجے ہیں۔۔۔ بلیک آوٹ آٹھ بجے ہے۔اور نو بجے جب میں آشا کی پٹی کھول دونگا۔۔۔تب ہر طرف ڈراؤنا اندھیرا چھایا ہوگا۔سکوت کا عالم ہوگا۔۔۔ اور۔۔کوئی ایٹمی دھماکوں کی آواز سن رہا ہوگا۔۔کوئی قہقہے۔۔۔کوئی آہیں۔۔۔کوئی ریڈیو کو کان سے لگائے امریکہ، روس، ایران، افغانستان، چین کی خبریں سنتا ہوگا۔۔۔اور میں فقط اپنے پھولتے سانسوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی گرفت آہستہ آہستہ ڈھیلی کرتے ہوئے گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سن رہا ہونگا۔۔۔بے بس۔۔۔لاچار۔۔۔دل شکستہ۔۔۔ شکست خوردہ۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد آشا کی پٹیاں کھل جائیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گی۔۔۔لیکن اس اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔۔۔وہ گھبرا جائے گی اور مجھ سے یہی سوال کرے گی۔۔۔

''مجھے کچھ دکھائی کیوں نہیں دے رہا ہے پاپا۔۔۔؟''

میں اس سے کیسے کہونگا کہ مجھے بھی کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔۔۔اف۔۔۔!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اور اگر؟

رات جتنی بھی سنگین ہوگی! صبح اتنی ہی رنگین ہوگی!! اپنے عظیم ملک کے ایک انقلابی شاعر کے اس قول پر یقین کرتے ہوئے میں بھی ایک رنگین صبح دیکھنے کی خاطر، کئی برسوں سے اذیت ناک راتیں گزارنے کا عادی ہو چکا ہوں! مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میں اپنے گھر سے اکھڑ کر اپنوں سے بچھڑ چکا اپنے ہی ملک میں رہنے والا ایک مہاجر ہوں! اور میں کئی برسوں سے، افق پر شفق کی لالی دیکھ کر، راتوں کی آمد سے خوف زدہ ہو جاتا ہوں! پھر اپنے جسمانی کرب اور ذہنی کراہن پر قابو پا کر، اذیت ناک راتیں گزار کر سویرے سویرے کسی پُراسرار اجنبی کی شناسا آواز مجھے اکثر چونکا دیتی ہے! اور کہیں آس پاس موجود، یا پھر دور کہیں کسی انجان مقام سے، مجھ پر اپنی نگاہیں جمی رکھ کر کوئی مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کرتا رہتا ہے کہ اگر میں اپنا سب کچھ، اس کے نام کر دوں تو وہ میرے نام کو اپنے نام سے جوڑ دے گا! اور خوش ہو کر تاریکیوں میں کھو چکے میرے وجود کو بالکل ویسے ہی عالمی دلچسپی کا موضوع بنا دے گا جیسے ہزاروں برس پہلے ست یگ میں بھگوان وشنو نے اپنے بھگت دھرو کو، اپنی معنی خیز سبق آموز داستان بیان کرنے والا ستارہ بنایا تھا! آج بھی وہ سویرے سویرے اپنا مسیحائی پیغام بار بار سنا کر میرے جواب کا انتظار کر رہا ہے! مگر میں یہ جان نہیں پا رہا ہوں کہ میرے معذور جسم کے علاوہ میرے پاس اور کیا ہے جو میں مسیحائی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

راحت دینے والے کے نام کرتے ہی تاریکیوں کو چیر کر، ایک روشن ستارہ بن سکوں !؟ اور اب جب دن کب کا گزر چکا ہے اور میں افق پر شفق کی دیکھ کر اپنے آپ کو تاریکیوں میں ڈوب جانے سے بچانے کی خاطر اپنوں کی مدد کا طلبگار رہوں !! مجھے یقین ہے کہ میرا پڑوسی، آس پاس موجود کوئی ہمدرد راہ نما، یا دور کسی انجان مقام سے میری کشمکش زندگی کا چشم دید ناظر کوئی فلسفی، دانشور مفکر، سماجی ثقافتی سیاسی رہبر کوئی تو میری فریاد سن لے گا! اور جمہوری نظام میں میری اہمیت کو میرا سب کچھ ظاہر کرتے ہوئے مجھ سے مسیحائی پیغام پر عمل کروا دے گا! اور اگر ایسا ہوا تو میں آج پھر اپنے جسم پر نفرت کی نوک سے کریدے گئے زخموں کو عیاں کرتے ہوئے اپنے احساس کرب کی زبانی، تعصب کے ظلم و ستم کی داستان بیان کرتے ہوئے، زمینی حقیقت کی جانکاری دے کر عالم کو چونکا سکونگا۔!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جواز!

سرکاری وکیل نے جب آئینی اور قانونی طور پر کیشو پنڈت کے ایم بی بی ایس (MBBS) میں داخلے کے امتحان میں اس کی غور طلب اعلیٰ معیاری کارکردگی کو فقط اس کی پیدائشی شناخت کی وجہ سے رد کر دیا تب اس کا باپ اپنے کرب و کراہن پر قابو پا کر منصف و عدالت میں چونک پڑے حاضرین سے پوچھتا رہا! اور وہ سب ایک جانے پہچانے سرکاری ٹورسٹ گائیڈ واسودیو پنڈت کو اس لئے نظر انداز نہ کر سکے کیونکہ وہ برسوں سے، اپنے قدیم شہر میں موجود صدیوں پرانے کھنڈرات سے عیاں ہو رہی حملہ آوروں کے قہر انگیز بدکاریوں کو اپنے بزرگوں کے چشم دید حوالوں سے اپنے ہم وطنوں کے انسانیت پرستی کی تواریخی مثالیں دے کر، جمہوری سرکار کی ترجمانی کرنے کا عادی ہو چکا ہے! اور فخر سے یہ کہتا رہتا ہے اس کے ہم وطن مذہب پرست ہیں لیکن فرقہ پرست نہیں ہیں! مگر آج وہ پہلی بار، پیدائشی شناخت پر کئے گئے قہرِ آدم کو ایک سنگین گناہ و جرم کا نام دے کر اپنے دعویٰ کا جواز دیتے ہوئے یہ پوچھ بیٹھا ہے کہ کیا، اس دنیا میں، کہیں بھی کوئی، گورا یا کالا، خوبصورت یا بد صورت اور کسی مذہب سے جڑا یا لا دین، اپنی پیدائش کے لئے جگہ، والدین یا وقت کا انتخاب کر سکتا ہے؟؟۔۔۔!

اپنے آس پاس چار سو پھیلی خاموشی کو چیر کر وہ اپنے جواز کا جواب مانگتا رہا! اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پھر باپ نے قانون کا سہارا لے کر منصف کے سامنے وہ تحریری ثبوت رکھ دیا جو اس حقیقت کی تصدیق کر رہا تھا کہ واسودیو پنڈت نے کیشو کو اٹھارہ برس پہلے گود لے کر پنڈت کا جو نام دیا تھا، اسکو وہ قانوناً واپس لے کر، ایک ہریجن کی کوکھ سے پیدا ہوئے ایک ذہین لڑکے کو، اسکی پیدائشی شناخت کرتے ہوئے میڈکل کالج میں داخلے کی مانگ کرتا رہا!! لیکن جواباً کسی نے ڈراؤنی خاموشی کو نہیں توڑا!!! اور اپنے جمہوری ملک میں زندہ رہنے کے لئے باپ بیٹے کو سمجھوتا کرنا پڑا۔۔!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انوکھا کھیل

پردیس میں رہنے والے میرے ہم نفس میرے ہم نوا! میں تم سے مخاطب ہوں! ہم دونوں ایک دوسرے کی کشمکشِ زندگی سے آشنا ہیں! جمہوری نظام میں کبھی قہرِ خدا کے ستم کو ختم کرنے کے تماشۂ کرم اور کبھی آدم کے کرم سے ابھرے ستم کے کھیل دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں! اور اس بار سوچتے رہے کہ 'کرونا' قہرِ خدا ہے یا قہرِ آدم! قیامت کی شکل میں نظر آرہے خدشات پر حاوی ہو کر جب آدم کی مسیحاء ایجادات راحت کا احساس دلا رہی تھی، یومِ جمہوریت نے خدشات کا ایک ڈراؤنہ منظر دکھا کر ہم دونوں کو خوف زدہ کر دیا! ہاں دونوں کی ذہنی کیفیت ایک جیسی تھی! گویا کینسر وارڈ میں ملک الموت کے روبرو مسیحاء چمتکار کے منتظر دولاچار ذی ہوش بیمار! مگر تم یہ نہیں جانتے کہ میں سو دن سے چل رہے اندولن سے جڑے قہر کے قیامت خیز خدشات سے لرز رہا ہوں جو جمہوری نظام میں سیاست دانوں کے ذاتی اختلافات کے ٹکراؤ سے مصداً پیدا کئے جا رہے ہیں! سوچ رہا ہوں کہ حکومت کی ارادتاً مخالفت کرتے ہوئے بغاوت کرنے والے سیاست دانوں نے فیکٹری بند کروادی تو میرے بیٹے کی نوکری بھی چلی جائے گی! ان داتا کسان اناج تو پیدا کرتا رہے گا، مگر بے روزگار غیر کسان کو 'ان داتا' کیا مفت اناج دے گا؟ سوچ رہا ہوں کہ میں اپنے پر پوتوں کو جدید تعلیمی تربیت دینے کی بجائے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہل چلانا سکھا دوں تا کہ وہ انکم ٹیکس دئے بغیر عظیم غریب ملک کے 'ان داتا' بن کر، عالیشان زندگی بسر کر پاسکیں! لیکن میرے مرحوم دادا کی زمین، جمہوری سرکار ستر برس پہلے معاوضہ دئے بغیر، چھین کر اناج پیدا کرنے والے کاشتکاروں کو دے چکی ہے! کیا کروں! اقتصادی بحران کا بے بس تماشائی بنا رہوں یا سیاسی کھیل کو سمجھنے کی کوشش کروں!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اجنبی دوست

پچھلے کئی برسوں سے، عالمی ٹیلی ویژن پر، کبھی کسانوں اور کبھی نوجوانوں کی جدوجہد سے جڑے ہم شکل لوگوں کے ہم شکل آتش زنی اور پتھراؤ کے اشتعال انگیز مناظر کو دیکھ کر میں خوف زدہ ہونے کا عادی ہو چکا ہوں! مگر ایک ذی ہوش شہری ہوتے ہوئے بھی میں یہ جان نہیں پاتا کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والے جمہوری و انسانی حقوق کو بچانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں یا جمہوری حکومت کو اکھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں! میرے تجسس کو بار بار نظرانداز کرتے ہوئے جب سنسنی خیز واقعات سے اُبھرے خدشات، میری پرسکون زندگی گزارنے کی خواہشات کو دبوچ لیتے ہیں تب میں، ہر بار ٹیلی ویژن بند کر دیتا ہوں! مگر شتر مرگ کی طرح آنکھیں بند کرنے کی بجائے میں عادتاً اپنا لیپ ٹاپ کھول کر، فیس بک کے دوستوں کے پیغامات پڑھ کر آنکھوں کی جلن اور سینے کی گھٹن پر قابو پانے کی کوشش کرنے کا عادی ہو چکا ہوں! میرے ہزاروں دوستوں میں یا تو میرے چننده، پسندیده، شناسا یا پھر شہرت یافتہ، فلسفی، مفکر اور مورخ ہیں! تحقیق اور فنونِ ادب سے جڑی شخصیات ہیں! کچھ اجنبی بھی شامل ہیں جن کی دوستی کو میں نے فقط ہم خیال ہم نوا مشترکہ دوستوں کے حوالوں سے اپنا لیا ہے! خوش ہوں کہ ہم سب امن پسند ہم وطن ایک دوسرے کی زمینی حقیقت کو یوں بیان کرتے رہے گویا اس دور میں ہم سب سنجے بن کر دھرت

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

راشٹر کو کورو کھیشتر میں جاری مہا بھارت کی زمینی حقیقت کا آنکھوں دیکھا، کانوں سنا حال سنا رہے ہوں! یوں ہم خیال ہم وطنوں کے کارواں میں شامل ہو کر ہم سب ایک دوسرے کو مسیحائی راحت کا یقین دلا کر زندگی کا سفر طے کرنے کے عادی ہو چکے ہیں! مگر آج پہلی بار، اپنا سوانحی خاکہ ارادتاً چھپا کر اور اپنی شناخت کو پوشیدہ رکھنے والے 'ہمدرد' کے نام سے چند مہینے پہلے میرے فیس بک میں درج، میرے اجنبی دوست نے مجھے اپنے ایک معنی خیز پیغام سے چونکا دیا ہے!

میرے اس اجنبی دوست نے فیس بک پر پوسٹ کئے گئے تحریری پیغامات اور ٹیلی ویژن پر دکھائے گئے آگ زنی اور پتھراؤ کے ویڈیو کی بیباک نمائش کو ایک فیصلہ کن جنگ کا نام دے کر مجھے چونکا دیا ہے! اور مجھے مظاہروں کا حمایتی دکھا کر میری وطن پرستی کو داغدار کر دیا ہے! میرے بیشتر دوستوں نے جب اپنی شناختی تصویر پوشیدہ رکھنے والے اس دوست کے پوسٹ کئے پتھر بازی اور دنگوں کی اشتعالی تصاویر اور بیانات سے بغاوت کی بو سونگھ کر مجھ سے سوالات کئے تو میں حیرت سے ابھری گھٹن کا شکار ہو گیا! مگر اپنے واحد مشترکہ موسیقار کا ایک ویڈیو دیکھ کر یوں محسوس ہوا گویا ایک دہک رہا انگارہ پانی میں گر کر ٹھنڈا ہو گیا! تب میں نے اپنے 'اجنبی دوست' کے سبھی پوسٹوں کو رد کرتے ہوئے اپنے مشترکہ دوست، میرے پسندیدہ موسیقار کا وہ ویڈیو پوسٹ کر دیا جس میں ساز وینا کے تار چھیڑ کر ایک ہزاروں برس پرانی حکایت سنا رہے ہیں! صدیوں پرانی حکایت شیو تانڈو کے رقص کے حوالے سے وینا ساز کی استعاری اہمیت سمجھاتے ہوئے، موسیقار نے یہ اطلاع دی کہ تب جب شاطر راکھشسوں نے اپنی قوت کے آمرانہ استعمال سے دیوتاؤں کو مکاری سے ہرا کر امن پرست اشرف المخلوق کا قتل عام شروع کر دیا تھا تب بھگوان شنکر (شیوا) نے اپنا ترشول اٹھا کر دھرتی کا وجود مٹانے کی پہل کی تھی! مگر ماتا پاروتی (شکتی) نے جب انکو روکنے کی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کوشش کی تھی!اور شیوا نے ان کو اپنے سامنے سے ہٹا کر گہرے پانی میں دھکیل دیا تھا! مگر پھر جب شکتی کو بچانے کی خاطر شکتی کو اپنے دونوں بازوؤں پر اٹھا کر پانی سے نکال دیا تھا تب ایک سریلی پرکشش آواز کی گونج سن کران کا غصہ ایک معنی خیز فیصلہ کن مسکراہٹ میں بدل گیا تھا! شیوا نے شکتی کے جسم کو جب وینا کا روپ دیا تب ایک سریلی گونج چار سو پھیلے عوام کی چیخ وپکار اور راکھشسوں کے ہنگامی ڈراؤنے شور کو دبوچ کر عالمی امن کا یقین دلانے میں کامیاب ہوگئی تھی! مگر اس سے پہلے کہ ہزاروں دوست میرے پوسٹ کے حوالے سے امن کا یہ پیغام پڑھ پاتے، میرے 'اجنبی دوست' نے میرے ویڈیو پیغام کے پوسٹ کو رد کرتے ہی جواباً اپنے نئے تحریری پیغام میں، میری زندگی اور میرے ادبی سفر کے بارے میں قصیدوں کا استعمال کرتے ہوئے، میرے فلسفیانہ جواز کو مسخ کرتے ہوئے یہ جتلانے کی کوشش کی کہ ''اس زمانے میں افق پر شفق کی لالی دیکھ کر مہا بھارت کی جنگ کو روکنا لازمی ہوا کرتا تھا! مگر اس دور میں نہیں!! ظاہر ہے کہ صدیوں پرانی سبق آموز حکایتیں جمہوری و انسانی حقوق حاصل کرنے والے ہمارے انقلابی فیس بک کے دوستوں کی توجہ کا مرکز نہیں بن سکتی ہیں! اس لئے آپ کا پیغام رد کرنا پڑا! آپ ایک شہرت یافتہ قلمکار ہیں اس لئے آپ کا نام بھی ہمارے قابل توجہ ہم خیال انقلابی دانشوروں مفکروں اور تخلیق و تحقیق کاروں کے عالمی وٹس ایپ (WhatsApp) میں شامل کیا جا چکا ہے! سرکار کے خلاف ہو رہے مظاہروں سے جڑے ہمارے ملک گیر حالات پر ہمارے تازہ ترین مشترکہ بیانات اور ان میں آپ کا نام شامل ہونے کی اطلاع آپ کو ملتی رہے گی۔''

اس سنسنی خیز پیغام نے میرے شک کو یقین میں بدل کر یہ سمجھا دیا کہ مجھے میری عالمی شہرت کی وجہ سے اپنا دوست بنا لیا گیا ہے! فقط عالمی سطح پر رچی سازشوں میں میرے نام کا استعمال کرنے کی خاطر! اس پیشکش کو رد کرتے ہوئے میں، ایک انقلابی تحریک کے رہبر سے ملک

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کے چھوٹے بڑے شہروں میں ہو رہے سڑکوں پر دنگوں فسادوں سے جڑے اپنے معقول خدشات سے اُبھرے سوالات پوچھتا رہتا ہوں مگر وہ مجھے وٹس ایپ (WhatsApp) پر وہ پرانے پیغامات دکھا رہا ہے جن میں میری جانکاری کے بغیر میرا نام جوڑا گیا ہے! گویا اس کے فریب کو بے نقاب کرنے کے ارادوں کو روکنے کے لئے مجھے اپنے آپ سے، خوف زدہ کر رہا ہے!

نڈر ہو کر آج اس فریبی دوست کی شناخت کرنے کی ضد پکڑ کر جب میں نے بغاوت کرنے کا فیصلہ کیا تب میرے فیس بک پر اپنے اس 'اجنبی دوست' کا ایک ایسا نقاب پوش چہرا نمودار ہوا جس کو بغور دیکھ کر بھی میں یہ نہیں جان پایا ہوں کہ یہ دوست ایک بوڑھا مرد ہے یا جوان عورت! قدر دان ہم وطن ہے یا غیر وطنی پیشہ ور فتنہ گر ۔۔!

اس سے پہلے کہ میں اپنے شکوک بیاں کرتا، فریبی نے اپنے پیغام میں یہ سطور لکھ کر بھیج دیں!''جو جیتا وہی سکندر! حکومت حاصل کرنے کے لئے جنگ اور سیاست میں سب جایز ہے۔!''

میں نے جب یہ پیغام بھی رد کر دیا تب تک میرے فیس بک پر وٹس ایپ (WhatsApp) کے حوالے سے یہ خبر آچکی تھی کہ میں بھی سرکاری انعامات واعزازت واپس کرتے ہوئے قتلِ جمہوریت کے ماتم میں شامل ہوں!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

معصوم

سوچا تھا کہ کرونا وائرس کو شکست دے کر، اپنی عالمی فتح کا ڈنکا بجانے والے دنیا کے ذی ہوش انسان، ایک ہو کر زندگی کا سفر طے کر لیں گے! مگر انسانی رشتوں کی یکجہتی کو نظر انداز کرنے والے، گمراہ ہو چکے اپنے ہم وطنوں کے آپسی ٹکراؤ نے اقتصادات کے ماہر کو چونکا دیا ہے! ملک کے کونے کونے میں ہو رہے اشتعال انگیز جلسوں اور جلوسوں کے بیشتر ہم شکل ویڈیو دیکھ کر مسیحائی راحت دینے والے مفکر نے دل شکستہ ہو کر ٹیلی ویژن بند کر دیا! مگر تباہ کن حالات سے ابھرے انتقامی تشدد کے آغاز سے جڑے عوام کے انجام سے خوف زدہ ہو کر چند لمحات کا سکوں پانے کا منتظر، ایک شتر مرگ کی طرح آنکھیں بند کرتے ہوئے انقلابی رہبر یہ بھول گیا کہ اس کے کان کھلے ہیں! اور وہ اپنے گھر میں صفائی و کپڑے دھونے والی ملازمہ کی باتیں غور سے سن کر یہ جان گیا کہ سرگوشیاں بھی زمینی سچائی کو بیاں کر سکتی ہیں!

کام چھوڑ کر اپنے گاؤں لوٹ کر جانے سے پہلے مخلص ملازمہ اپنے ساتھ لائی ایک نئی کام کرنے والی اجنبی عورت کو گھر کا کام کاج سمجھا رہی تھی! اور اپنے جذبات پر قابو پا کر گھر والوں کو محسنوں کے القاب سے نواز کر بار بار یہ بتا رہی تھی کہ وہ پانچ برس پہلے سوکھے سے متاثر گاؤں کو چھوڑ کر جب اس گھر میں کام کرنے آئی تھی تب نہ کسی نے کبھی اس کے مذہب کے بارے میں پوچھ تاچھ کی اور نہ ذات جاننے کی کوشش کی تھی! بلکہ انسانی رشتوں کے قدر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دانوں نے اس کو ہمیشہ اپنائیت کا احساس دلا کر خوش وخرم رکھنے کے عادی ہو چکے ہیں! تب جب کرونا وائرس کے بچاؤ کی خاطر وہ اپنے گاؤں چلی گئی تھی اس کو تنخواہ ملتی رہی! یوں وہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کام چھوڑ کر جانا نہیں چاہتی تھی! اور پھر اس کی جذباتی کیفیت بھانپ کر جب اجنبی عورت نے ٹوک کر یہ جاننا چاہا کہ وہ کام چھوڑ کر کیوں جا رہی ہے؟ تب اس نے آہ بھر کر یہ بتایا کہ اس کا شوہر گاؤں میں رہ کر اپنے ہم ذات پڑوسیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوکر، اپنی زمین و جائیداد کو بچانے کی خاطر جلسوں اور جلوسوں میں شریک ہوکر پولرایزیشن کے ستم سے کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے!

یہ سن کر جب گھر کے مہرباں مالک نے چونک کر، اپنائیت کا احساس دلا کر کام چھوڑ کر جانے والی اپنی فرمابردار ملازمہ سے پوچھا کہ یہ پولرایزشن کیا ہوتی ہے؟

تب معصوم عورت نے بلک بلک کر روتے ہوئے جواباً یہ کہہ دیا کہ یہ اس کے شوہر کو بھی معلوم نہیں ہے!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یہ دیش کون ہے۔۔؟

خوش ہوں کہ میں ہزاروں کلومیٹر دور بدیش میں رہتے ہوئے بھی عالمی ٹیلی ویژن کی مدد سے اپنے وطن، اپنے برصغیر سے جڑا رہتا ہوں۔ اپنے پوتے کو اشوک یا جودھا اکبر جیسے تواریخی سیریل ساتھ بٹھا کر دکھانا میری عادت بن چکی ہے۔ اس کی انٹرنیشنل اسکول سے پیدا کی گئی عالمی سوچ میں اپنی مخصوص سوچ سمجھ کی لطف اندوز چاشنی کا مقصد ڈالنا میرا واحد مشغلہ ہے۔ دراصل انٹرنیشنل زبان بولنے والے پوتے کو اکثر اردو ہندی الفاظ کا انگریزی ترجمہ کرتے ہوئے مادری زبان کے پیوند لگا کر وقتاً فوقتاً اس کے ساتھ کی گئی گفتگو کی خوشبو سے ماضی کو مستقبل سے جوڑنے کی جنونی حرکت جاری رکھتا ہوں۔

میرے ملک کی پارلیمنٹ چند لوگوں کی ضد کی وجہ سے جمود میں آ چکی ہے۔ ذی ہوش جمہوریت پسند ہوں، اس لئے کوئی سبق آموز سیریل دیکھنے کے بجائے سنجیدگی سے بھی عالمی ٹیلی ویژن نیوز چینل دیکھ دیکھ کر کبھی تلملاہٹ اور کبھی گھبراہٹ کا شکار ہو رہا ہوں۔ کیونکہ مباحث میں سوالات کی بوچھاڑ کرنے والے اور کھوکھلی باتیں کرنے والے شرکاء گرج دار آوازوں میں حالات اور واقعات کا جائزہ یا جواز بیان کرنے کے بجائے بے شکل خطروں کے حوالے دے کر دیش کو بچانے کے مطالبات کرتے ہوئے اپنی مسیحائی کا اعلانات کر رہے ہیں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اپنے لیپ ٹاپ پر اسکول کا ہوم ورک کر رہا میرا پوتا میرے چہرے سے عیاں تذبذب کو بھانپ کر بن بلائے میرے ساتھ بحث میں شریک سیاست دانوں، مفکروں اور صحافیوں کی باتیں دلچسپی سے سن رہا ہے، اور آج پہلی بار مجھ سے ایک سوال پوچھ بیٹھا ہے۔

''دادو! یہ دیش کون ہے جس کی فکر سبھی کر رہے ہیں''؟

جواباً میں نے بتادیا کہ فکر مند شرکا کسی شخص یا شخصیت کے بارے میں ذکر نہیں کر رہے ہیں بلکہ دیش یعنی کنٹری کی سلامتی کے لئے اپنے مسیحائی وجود کو نمایاں کر رہے ہیں۔ لیکن میں رہبری کا دعویٰ اور وعدے کرنے والے اُن رہزنوں کو بے نقاب نہیں کر سکا جو عوام دشمن گھوٹالوں کے مجرم ہیں یا اپنی غیر جمہوری کارکردگی کی وجہ سے الیکشن ہار چکے ہیں۔ سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ اپنے ذہین پوتے کو دنیا میں سب سے بڑے جمہوری نظام کے وہ رنگ کیسے دکھا سکوں جو پوشیدہ تو نہیں ہیں مگر سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے عیاں نہیں ہو پاتے ہیں۔ کیا کوئی ہم عمر یا کم عمر مجھے یہ بتا سکتا ہے کہ میں ایسا کیا کروں تا کہ رنگ بدلنے والے رقیب کا روسیاہ اپنے پوتے اور آنے والی نسلوں کو دکھا سکوں۔۔!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ایک ہی راستہ

قہرانگیز وائرس کورونا کے بیشتر واقعات سے جڑے بے قابو دردناک حالات پر اپنی نگاہیں جھمی رکھ کر اپنوں کے خود چنے مسیحائی سنتری اور پاسبان نے اپنائیت کا احساس دلا کر صاف گوئی سے اپنوں کو یہ سمجھا دیا کہ کرونا وائرس کو اب تک نہ کوئی چمتکاری قوت مارسکی ہے اور نہ کوئی ایجادی طاقت اس کو پھیلنے سے روک پائی ہے۔

ماہرین یہ جان پائے ہیں کہ کورونا وائرس اپنے وجود کو فقط انسان کی سانسوں میں پناہ لے کر جب تک زندہ رہتا ہے تب تک وہ نہ کسی کا پیچھا کرتے ہوئے نہ سرگوشیاں سُنا کر اور نہ اپنے قدموں کی آہٹ سنا کر چونکا دیتا ہے۔ مگر جب کوئی جغرافیائی قید و بند سے آزاد گورا کالا بد بخت انسان اتفاقاً، غفلتاً یا پھر ارادتاً کسی وائرس کے شکار کے سامنے آجائے تب وائرس کھانس کر گویا دستک دے کر اپنے نئے شکار کی سانسوں میں گھس کر اپنی تباہی کے آغاز سے بے خبر بد بخت کے گلے میں رُک کر جب پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے تب بے قابو لا علاج بیماری اپنے اذیت ناک اثر کو عیاں کر دیتی ہے اور جیسے غفلت کی چنگاری گودام میں رکھی محفوظ روئی کا وجود مٹا دیتی ہے ویسے ہی کورونا وائرس کا شکار ایک بھیڑ میں گھس کر مہاماری کا محیط پھیل کر ایک سے دو، دو سے چار اور دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں کو مار سکتا ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

فکرمند قہر خدا کو رضائے خدا مان کر بے بسی کو قبول کر لینے کے بجائے یہ جانتا ہے کہ غفلتاً لگی آگ یا ارادتاً لگائی گئی آگ ایک جنگل کو راکھ میں بدل کر خود بہ خود بجھ تو جاتی ہے مگر بجھنے سے پہلے اپنے شعلوں سے ساتھ والے جنگل کو دبوچ کر بے قابو ہو کر چار سو پھیل کر تباہی مچا دیتی ہے۔ تجربہ کار آگ بجھانے والے شعلوں کو دبوچنے کے بجائے اُن کے پھیلاو کو روک کر ارد گرد بستیوں کو بچا لیتے ہیں۔ شعلے نظر آتے ہیں اور وائرس دکھائی نہیں دیتا ہے مگر ماہرین یہ مان رہے ہیں کہ اگر کوئی بھی انسان بھیڑ میں سے الگ ہو کر، پڑوسیوں سے بھی دوریاں رکھ کر اپنے گھر میں احتیاطاً اکیس دن علیحدگی اختیار کر لے تو وائرس کے پھیلاؤ کو روکا جا سکتا ہے! گویا مہاماری سے نپٹنے کا یہ ایک ہی راستہ ہے!

اپنے مسیحائی رہبر کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے، مقصداً ایک دوسرے سے جد اگر اپنے پڑوسیوں سے بھی دور رہ کر اعتقاد اور اعتماد سے ۱۳۰ کروڑ ہم وطنوں کی اکیس دن کے ملک گیر کرفیو کا تواریخی آغاز بالکل ویسے ہی ہوا جیسے کرفیو نافذ کرنے والے حکمران نے سوچا تھا! آغاز اچھا ہے تو انجام بھی اچھا ہوگا۔ یقیناً آنے والی نسلیں یہ سوچتی رہ جائیں گی کہ جمہوری نظام میں عوام کو مہاماری سے بچانے کے لئے عوام کا خود عائد کیا گیا ملک گیر کرفیو ایک ہی راستہ تھا!

میں دن بھر اُن کی فتح کے سہانے تجسس پر تذبذب کا گرہن لگا دینے کی کوشش کرنے والے انتخابات میں اپنی سیاسی لڑائی ہار چکے شناسا سیاست دان کیا اس بار بھی اپنی گمراہ کن مخالفت بغرض مخالفت کے دلدل میں دھنس کر تواریخ کا حصہ بن جائیں گے؟

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دشمن

عف عف کی آواز جب تکرار اختیار کرگئی تو اس کے قدم رک گئے! وہ وقت کا طاقتور ترین انسان ہے! ایک ایسا شخص جو دنیا کے کسی کونے میں فقط ایک انگلی اُٹھا کر یا ہونٹ ہلا کر ساری کائنات کو ہلا سکتا ہے۔ جس کے قدموں کی آہٹ سے زمین کانپ جاتی ہے! پہاڑ تھرتھراتے ہیں اور دریا اپنا بہاؤ بدلنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں!

وہ ایک ایسا شخص ہے۔ جس کے بڑھتے ہوئے قدم ٹینک نہیں روک سکتے! کیونکہ اس کے پاس طیارے ہیں! اس کو جنگی طیارے خوف زدہ نہیں کر سکتے! کیونکہ اس کے پاس طیارہ شکن میزائلز ہیں!! اس کے پاس طرح طرح کے بم ہیں! آگ برسانے والے، زہریلی گیس پھیلانے والے! ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، کوبالٹ بم! اور اتنی بڑی طاقت کے سامنے ایک کتے کی کیا حیثیت؟ یہ سوچ کر وہ مسکرانے لگا! قہقہے لگانے لگا۔!

لیکن اچانک کتنے بڑھتے ہوئے قدم، نوکیلے دانت، قہر آلود نگاہیں، دیکھ کر اس کے قدم پیچھے ہٹتے گئے، پہلے آہستہ آہستہ اور پھر تیزی سے بے بس ہو کر وہ ہانپنے لگا! کانپنے لگا اور دوڑتے دوڑتے اپنے بچاؤ کی خاطر جھاڑیوں کے پیچھے کھوکھلے درختوں کے اندر چھپتا رہا؟ مگر کتا ایک آسیب کی طرح اس کا پیچھا کرتا رہا! دوڑتے دوڑتے اُسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے کتے کی رفتار میزائل سے بھی زیادہ تیز ہے! کتے کی بھوں بھوں کی آواز بم کے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دھماکوں اور توپوں کی گڑگڑاہٹ سے بھی زیادہ بھیانک ہے! موت اس کا پیچھا کرتی رہی اور وہ بھاگتا رہا!!

اچانک کتا خاموش ہو گیا! ایک نوکیلے پتھر نے ایک ہی وار میں کتے کا کام تمام کر دیا تھا اور ایک انسان خون سے لت پت کتے کو دیکھ کر قہقہے مارتا ہوا سامنے سے گزر کر ایک غار میں گھس گیا!

اپنی تیز سانسوں پر قابو پاتے ہوئے اس نے جب غار میں جھانک کر دیکھا تو صدیوں پرانا انسان اسے دیکھ کر مسکرا رہا ہے! غالباً اس لئے کہ اس کے دشمن وحشی درندے تھے! انسان نہیں! اور اس کے پاس اپنی حفاظت کے لئے نوکیلے پتھر تھے بم نہیں!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بلاعنوان

ذکر ہوتا ہے جب قیامت کا، زمین کو اکھاڑ کر زندگی کا وجود مٹا دینے والی آندھی طوفانوں، سیلابوں اور زلزلوں کے قہر کی بات ہوتی ہے! تب فلسفوں کی استعاری قوّت پر بھروسہ کرنے والے عقیدت منداور اپنی تدبیروں کی کرشماتی طاقت کے بل بوتے پر آفتوں کا مقابلہ کرنے والے سبھی خاص و عام یہ قبول کرتے ہیں کہ وہ نہ تو ہوا کو کاٹ سکتے ہیں اور نہ پانی کے بہاؤ کو روک سکتے ہیں! نتیجتاً پھٹ چکے بادلوں کے گرجتے ہوئے زمین کو اکھاڑ کر بہتے ہوئے پانی کو روکنا اور پھٹ چکی زمین کے آغوش میں دب چکی بستیوں کو نکالنا، ان سب کے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے! اس لئے صدیوں سے ذی ہوش انسان، قہرِ خدا کو رضاء خدا مان کر حالات سے سمجھوتہ کرتے ہوئے، احتیاطاً راحت پانے کی تدبیروں پر عمل کرنے کے عادی ہو چکے ہیں!

مگر جمہوری نظام میں بوکھلائے ہوئے چند اقتدار کے بھوکے شکست خور سیاست دان اکثر ارادتاً، قہرِ خدا کو قہرِ حکمران کا نام دے کر، اپنی تدبیروں کی تصوراتی طاقت سے ایک بے شکل کے قہر کو ٹالنے کے بجائے اپنے اقتدار کی جنگ جاری رکھنے کی کاوشوں میں مجھے بھی شامل کر چکے ہیں!

میں نہ تو ایک دانشور ہوں اور نہ مفکر ہونے کا دعویٰ کر رہا ہوں! میں مسیحائی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پیغامات دینے والے کسی مذہبی یا سماجی تنظیم اور ثقافتی یا سیاسی ادارے کا ترجمان بھی نہیں ہوں! مگر میں ان سب کے اصرار پر مقصداً، انکی کارکردگیوں کے ساتھ، جڑا رہتا ہوں! اور اپنے کیمرے کی آنکھ سے تازہ ترین واقعات کو دیکھ کر، پس منظر میں ابھری صدائیں غور سے سن کر، حقیقی حالات کو عیاں و بیاں کرنے کا عادی ہو چکا ہوں!

مگر آج میں اپنے کیمرے کی آنکھ سے ایک گاؤں کے اجڑ چکے مکانوں کے ارد گرد دور دور تک پھیلے پانی کی جھیل میں ڈوب چکے کھیتوں کو دیکھ رہا تھا! اور چار سو پھیلی معنی خیز خاموشی، پھٹ چکے بادلوں کے گرجتے پانی کے بہاؤ سے اکھڑ چکے گاؤں والوں کی داستان بیاں کر رہی تھی! مشکلاً اپنی جان بچا کر گاؤں کے بھوکے پیاسے بسکین، فوری راحت کے طلب گار، ٹوٹ چکے پل کے ساتھ جڑی سڑک پر عارضی طور پر بنائے گئے ایک منچ پر بیٹھے، شہر سے آچکے، مقصداً بھوک ہڑتال پر بیٹھے چند سیاسی لیڈروں کو ملتجی نظروں سے دیکھ رہے تھے! اور وہ جواب اپنے پرچم لہرا کر ان کو ان داتا کسانوں، بے روزگار نوجوانوں، چھوٹے دوکانداروں اور اقتصادی بوجھ سے دبے پسماندہ طبقوں کے ہم وطنوں کے مسیحا ہونے کا دعوی کرنے والے لیڈر کا انتظار کرنے کا مسیحائی پیغام دے رہے تھے۔! وہ مجھے یہ بتا چکے تھے کہ غریب پرور لیڈر ستم زدگان سے گلے لگ کر، سرکار سے راحت دلانے کا یقین دلا کر، اپنے سنسنی خیز پیغام سے عالم کو چونکا کر اپنے ملک کی جمہوری حکومت کو گرانے کے منصوبے کو عیاں کر دے گا! اور میں حسبِ ضرورت رونما واقعات سے اُبھرے حالات کا جائزہ لینے کی خاطر اپنے کیمرے کی آنکھ سے جب لیڈر کو اپنی کار سے باہر آتے اس کے چہرے پر اپنی کامیابی کی چمک دیکھ رہا تھا تب اس کا استقبال کرنے والے گاؤں کے ایک مقامی کارکن کی باتیں سن کر میں چونک پڑا تھا! کیونکہ سرکار کے خلاف ستم زدوں کو بھکانے والا خود ساختہ عوام کا مقبول لیڈر اپنے کارکن کی باتیں سن کر بھڑک اٹھا تھا اور اپنے ساتھ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لائے موٹر کاروں میں آئے سوشل میڈیا کو منچ پر بیٹھے کرائے کے بھوک ہڑتال کرنے والوں سے متعارف کرنے کی بجائے اپنی کار میں بیٹھ کر چل پڑا تھا! اور میں مقامی کارکن کی ریکارڈ ہو چکی باتیں غور سے سن رہا تھا! اور یہ جان پایا تھا کہ پانی میں ڈوب چکے کھیت اور چھوٹے بڑے اکھڑ چکے سبھی مکانات زمین داروں کے تو ہیں مگر اجڑ چکے مکانوں میں رہنے والے سبھی کھیتوں کے مالکان کے پڑوسی ریاستوں سے لائے گئے، یومیہ اجرتوں پر ان کے کھیتوں میں کام کرنے والے کاشت کار ہیں! اور ان کو راحت دینے والے کیمپوں میں لے جانے کے لئے سرکاری گاڑیاں چل پڑی ہیں!

میں اپنے کیمرے کی آنکھ سے مسمار ہو چکے مکانوں میں بیٹھے راحت کا انتظار کرنے والے ستم زدوں کو بادلوں کی گرج سن کر لرزتے ہوئے دیکھ کر یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں کہ میں اپنے کیمرے میں بے بسی کا ایک تماشہ دیکھ چکا ہوں یا گمراہ کن سیاسی بوکھلاہٹ کے ہنگامے میں شامل ہو چکا ہوں! سوشل میڈیا کے ساتھ جڑا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ موہنجو دارا کا ڈوب جانا قہرِ خدا تھا! ہیروشیما اور ناگاساکی کے وجود کا مٹ جانا قہرِ آدم تھا! مگر میں یہ طے نہیں کر پا رہا ہوں کہ اس سانحہ کو کس عنوان سے عالم کو دکھا دوں۔۔!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مگر کب؟!

بڑے میاں، مقامی یونیورسٹی میں طلبا کو جغرافیہ پڑھایا کرتے تھے! ملازمت کے دوران موقع ملتے ہی لائبریری میں تواریخی کتابوں کا تحقیقی مطالہ کرنا ان کا ایک مشغلہ ہوا کرتا تھا! مگر سبکدوش ہو جانے کے بعد ان کو، صدیوں پرانے، مورخوں کے غفلتاً یا ارادتاً چھپائے گئے سانحات کو لائبریریوں و محافظ خانوں میں کھوجنے کا جنونی شوق ہے! بڑے میاں حساس دانشور اور دور اندیش مفکر ہونے کے ساتھ 'وقت کے ساتھ بدل رہی زندگی' کا چشم دید گواہ ہے! نتیجتاً کرونا وائرس کے پھیلاؤ سے جڑے احتیاتی لاک ڈاؤن میں اپنے اپنے اعتقاد کی قوت یا اعتماد کی طاقت سے سنگین حالات کا سامنا کرنے والے گھر کے سبھی افراد پر اپنی نگاہیں جمی رکھنے کا عادی ہو چکا ہے! یہ مان کر کہ تواریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے وہ اپنے چشم دید واقعات کو قلم بند کرتے ہوئے سنگین راتیں کاٹ کاٹ کر رنگین صبح کا انتظار کرنے کا عادی ہو چکا ہے!

بڑے میاں کی بیوی ایک رٹائرڈ سرکاری وکیل ہے! اور وہ ملازمت سے جڑی پابندیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بھی ہمیشہ جدیدت کی شکل میں اپنی صدیوں پرانی روایت پر عمل کرنے کی عادی ہو چکی ہے! اپنے اعتقاد سے اعتماد کو سینچ کر یہ مانتی ہے کہ کرم کرنے والا نیک کام کرنے والے عابدوں کو یقیناً، آج نہیں تو کل ستم سے نجات دلا دے گا!

بڑے میاں کا اکلوتا بیٹا یعنی درمیانے میاں، مختلف سرکاری محکموں کے بیشتر نظامی عہدوں پر اپنی قابلیت کی چھاپ چھوڑنے والا ایک سبکدوش ہوا اعلی افسر ہے! وہ ایک

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تخلیق کار ہے۔جس کو اپنی ملازمت کے دوران حقیقی اجالوں میں خود دیکھے خود سنے بیشتر نظر انداز ہو چکے واقعات کے پس منظر میں، تازہ ترین زمینی واقعات کو ایک کینواس پر اتار کر رنگوں میں عیاں کرنے کا شوق ہے! اور وہ لاک ڈاؤن کا فائدہ اٹھا کر اپنے اکلوتے بیٹے یعنی چھوٹے میاں کو مصوری میں دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے! جبکہ اپنی امیدوں کے چمک رہے واحد ستارے، اپنے پوتے میں بڑے میاں، مستقبل کے عکس دیکھ کر اس کو اپنے قریب رکھ کر اس پر حاوی ہونے کی کوشش کرتا رہتا ہے!

دسویں جماعت کے ایک ذہین طالب علم پوتے کو دادا سے اپنے کمپیوٹر پر حاصل 'گوگل' سے میسر اطلاعات کے دم پر، ایک درباری کی طرح، ہر موضوع پر بحث کرنا عادت بن چکی ہے! دادا اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کے سوالات کے جوابات دیتا رہتا ہے!

چھوٹے میاں کی ماں ایک نفسیاتی امراض کی ماہر ڈاکٹر ہے! اور وہ یہ جان چکی ہے کہ اس کا نابالغ بیٹا گوگل کے اعتماد سے ایک مشینی انسان بن چکا ہے! اور وہ زندگی سے جڑے وقت کے بدل رہے رنگ وڈھنگ کو نظرانداز کرتے ہوئے مادیت پسند فیصلے لینے کا عادی ہو چکا ہے! اپنے بیٹے کی مشینی سوچ سمجھ سے ابھری تدبیروں کے انجام سے خوف زدہ ہو جاتی ہے! فکرمند ماں یہ سوچ کر کہ اگر اس کے بیٹے کو ایک مونچھ والے چوہے کی بجائے ایک مونچھ والے شیر سامنے آگیا تو کیا ہوگا!؟ نتیجتاً ناداں بیٹے کی مشینی قوت کو انسانی طاقت میں بدلنے کی خاطر اس کے جذبات احساسات محسوسات اور خیالات کو ہم آہنگ کرتے ہوئے اس کی ذاتی سوچ و سمجھ سے اُبھرے حقیقی تاثرات کو اجاگر کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہتی ہے! اور زندہ رہنے کی کشمکش میں ضروریات زندگی کا احساس دلاتی رہتی ہے! اس کو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

من چاہی تدبیروں کی عمل میں لانے کی خاطر اس کے مشینی اعتماد کو انسانی اعتماد میں بدلنے کی کوشش کرتی رہتی ہے!

حقیقتاً طویل لاک ڈاؤن میں گھر کے سبھی افراد اپنی اپنی انفرادیت کو خاص اہمیت دینے کے باوجود کسی خیالاتی اختلاف کے بغیر اپنی زندگی گزارنے کے عادی ہو چکے ہیں! مگر جمود سے اوب چکے چھوٹے میاں کو اپنی ماں کے اعتماد سے جڑی منطقی کرامات کی کہانیاں سن لینے کی بجائے یا اپنی دادی کی اعتقاد سے جڑے دیوی دیوتاؤں کے کرشمات کی حکایتیں سن لینے میں دلچسپی رہتی ہے! ورنہ دادا کی زبانی تواریخی قصے سن لینے کا چسکا لگ گیا ہے! تفریح سے زیادہ معلومات حاصل کر لینے کی غرض سے اپنے دادا سے چیک کر ان کی باتوں کو اپنے کمپیوٹر میں درج کرتے ہوئے تحقیقی سوالات کرنا اس کی عادت بن چکی ہے!

دادا اپنی آپ بیتی کے حوالوں سے جب اپنے اسکول و کالج میں دستیاب سہولیات کا ذکر کرتے رہتے ہیں تب پوتا یوں ہنس پڑتا ہے گویا اپنے موبائل پر کوئی لطیفہ سن کر یا پڑھ کر لطف اندوز ہو رہا ہو! امریکہ میں رہنے والے اپنے کزن سے روز موبائل پر گفتگو کرنے والا پوتا اپنے دادا کی ذاتی زندگی سے جڑے قصے سن کر قہقہے لگاتا رہتا ہے! مثلاً یہ سن کر کہ جب اس کے دادا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خاطر دہلی کے لئے روانہ ہو رہے تھے تب ان کے سبھی رشتے دار بس اڈے پر ان کو یوں وداع کرنے آئے تھے گویا وہ ایک اَن دیکھی دنیا میں جا رہے تھے! دادا کے دور اندیش باپ نے تب بیٹے کو ایک درجن پوسٹ کارڑ دئے تھے! سبھی پر ان کا ایڈرس لکھا تھا! اور وہ ہر مہینے ان کو پوسٹ کرنے کے لئے تاکید کر رہے تھے! پوتے کے قہقہے سن کر جب دادا سکتے میں آ گیا تھا تب بیتے ہوئے کل، آج اور آنے والے کل پر ہمیشہ نگاہیں جمی رکھنے والی ماں نے نادان بیٹے کو سمجھایا تھا کہ اس دور میں عام

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لوگوں کی جغرافیہ کی اطلاعات محدود ہوا کرتی تھیں!

پھر جواز سے متفق پوتے کو بڑے میاں نے قدیم مسودوں کے حوالوں سے ہزاروں برس پرانے تواریخی واقعات سنانے کا سلسلہ شروع کیا تھا! اور ہزاروں برس پرانے کائنات کی بہبودی، عالم میں امن کی زندگی گزارنے کے مخصوص مقصد سے ایک جدوجہد کرنے والے اپنے فلسفی ریشیوں کے تواریخی واقعات کا ذکر کرتے رہے! گنجان جنگلوں میں مہلک جسمانی بیماریوں سے نجات و ذہنی سکون کی تلاش کرنے بے ضرر رشیوں پر چھپ کر تاک میں بیٹھے بھیانک راکھشسوں کے، اذیت ناک حملوں کا ذکر کرتے رہے! اور بار بار یہ بتایا کرتے تھے کہ دوراندیش مفکر اپنی چمتکاری قوت سے راکھشسوں کے اردگرد پھیلائے گئے انگاروں کو پھولوں میں بدل دینے کے عادی ہو چکے تھے! ان کے حملوں کو روکنے کی خاطر برف کے تودوں کو شعلوں میں بدل کر جنگ کو ٹال دیا کرتے تھے!!

مگر توقع کے خلاف چھوٹے میاں نے ٹوک کر بڑے میاں کو گویا کمپیوٹر کا جواب سنا کر داستاں گو کو سختی سے ٹوک کر کہا تھا!

"احمق تھے وہ جن کو آپ مسیحائی کا درجہ دے رہے ہو دادا جی! اپنی قوت سے جنگلوں کو خاک میں ملا کر راکھشسوں کے وجود کو مٹا دیتے تو حملوں سے ہمیشہ کے لئے بچ پاتے!"

جواب سن کر جب بڑے میاں کو گویا سانپ سونگھ گیا تب ماں نے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے کہا!

"کائنات سے والہانہ محبت کرنے والے اشرف المخلوق، اگر جنگلوں کو سپرد راکھ کر دیتے تب ان میں آباد رینگ رہے کیڑے مکوڑوں، چلتے پھرتے جانوروں اور اڑتے پرندوں کا وجود ختم ہو جاتا! پیڑ پودوں کے ساتھ زمین بھی جل کر آبی جانوروں کے وجود کو مٹا دیتی! اپنی جان بچانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ خودکشی کے شکار ہو جاتے!

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پہلی بار ماں کے جملوں کو کمپیوٹر پر پرکھنے کی بجائے ان کو غور سے سن کر اور پھر سنجیدہ ہو کر، چھوٹے میاں اپنی آشگفتگی سے جڑی سراسیمگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بول پڑا!

''بے بس زمینی و آبی مخلوق کا مسیحا لاچار انسانوں کو آدم خور کرونا وائرس کے قہر سے کیوں بچا نہیں پا رہا ہے ممی؟''

اس کی ماں خاموش رہی مگر اپنے پوتے کی کیفیت بھانپ کر اس کی دادی حفاظت کا یقین دلا کر سنجیدگی سے بول پڑی!

''چمتکار کرنے والا فرشتہ، دنیا میں کہیں نہ کہیں جنم لے گا! مجھے دنیا بنانے والے کے نیک ارادوں پر اعتقاد ہے!''

دادی سے راکھشسوں کی خرافات و دیوتاؤں کے کرشمات کی بیشتر حکایتیں سن کر، اطمینان سے سو جانے کا عادی پوتا چمتکاروں سے متاثر ہو کر ان کو قبول کرنے کا عادی ہو چکا ہے! نتیجتاً گوگل کی بجائے اس کو دادی کے اعتقاد پر اعتماد ہے! چھوٹے میاں کے چہرے پر اُبھرے معنی خیز تسلی بخش تاثرات دیکھ کر اس کی دادی اور ماں مطمئن ہیں! بڑے میاں کی قلم، قرطاس پر لکھتے لکھتے اور درمیانے میاں کا برش کینوس پر اسٹروک لگاتے لگاتے تھم گیا تو دونوں سوچ کی عمیق گہرائیوں میں غوطے لگا رہے ہیں! مگر یہ سمجھ نہیں پا رہے ہیں کہ فرشتہ کی شناخت کوئی اپنے اعتقاد کی قوت سے عیاں کر دے گا؟ یا مسیحا کو کوئی اپنے اعتماد کی طاقت سے کب اور کہاں جنم دے گا؟

کیا یہ جانکاری چھوٹے میاں کو 'گوگل' دے پائے گا؟! مگر کب؟

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تماشائی

دونوں کے شناسا چہرے عالمی ناظرین کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں!۔ کبھی سنسنی خیز سیاسی تماشاؤں کا خالق بن کر اور کبھی نتائج سے بوکھلائے ہوئے مکار و عیار خاموش تماشائی بن کر!۔

ایک بیباک صحافی ہے۔ جس کو یقین ہے کہ وہ صحافت کے آئینہ میں سبھی واقعات کے عکس دکھا کر صحیح حالات کی ترجمانی کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے!۔ دوسرا مقبول عام ہونے کا دعویٰ کرنے والا وہ شخص ہے۔ جس کا سوانحی خاکہ صحافی تازہ ترین حالات سے جوڑ کر یوں بیاں کرتا رہا ہے گویا ایک طبیب درد کی شدت سے تڑپ رہے مریضوں کو درد دینے والے کا حلیہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہو!۔

ماضی کے بیشتر تواریخی واقعات کے حوالے دے کر وہ یہ ثابت کر چکا ہے کہ سیاسی جدو جہد کے بغیر اپنی خاندانی شناخت کے دم پر وہ عالم کی توجہ کا مرکز بن کر مسیحائی رہبر بن چکا ہے۔ مسائل اقتصادی ہوں یا دفاعی، سماجی بہبودی کے ہوں یا سیاسی نوعیت کے، وہ جدو جہد کرنے والے انقلابیوں کے ہر کارواں کے پیچھے پیچھے چلنے کا عادی ہو چکا ہے۔ تحریک کامیاب رہی تو وہ اپنی شمولیت کی اہمیت کے حوالوں سے خود کو غریبوں، کسانوں، پسماندہ اقلیتی طبقوں اور بے روزگار نوجوانوں کا خود ساختہ ترجمان بن جاتا ہے۔ مگر جب کسی نہ کسی وجہ سے احتجاج کرنے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

والوں کا کارواں بکھر کر ایک منتشر ہجوم بن جاتا ہے تب وہ ایک بے غرض تماشائی کی طرح غائب ہو جاتا ہے۔

بار بار عوام کی نظروں سے دور رہ کر یہ احساس دلاتا رہتا ہے گویا ایک مہاتما کی طرح عالم کی خوشحالی کے لیے تپسیا کرنے چلا گیا ہے!۔۔اور ہر بار اپنی پُر اثر خاموشی کو یوں توڑ دیتا ہے گویا اپنے بیانات سے کسی سنسنی خیز سیاسی طوفان کی اطلاع دی ہو۔تا کہ وہ سرخیوں میں رہ سکے۔اس کی ذہنی کیفیت سے آشنا شناسا صحافی جانتا ہے کہ وہ اپنی فطرت سے جڑی خواہشات اور خصلت سے ابھری تدبیروں کی عمل سے عوام کی چنی ہوئی سرکار کی مخالفت بغرض مخالفت کر رہا ہے۔حقیقتاً گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر اس کی چالبازی ذی ہوش ناظرین سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔یقیناً وہ یہ جان چکے ہیں کہ وہ جو بھی کر رہا ہے وہ کہیں ملک میں یا پردیس میں چھپ کر بیٹھے ڈرامہ نگار/ ہدایت کار کا مقصداً تحریر کردہ مسودہ ہے۔اور ہدایت کار کے عملاً اشارے پر ہی ملک کے کونے کونے میں موجود اپنائے گئے انعام یافتہ دانشور یا مفکّر، وکیل وصحافی اور چند مخصوص یونیورسٹیوں کے نڈر طلبا و پروفیسر مظاہرے کرتے رہتے ہیں۔

ماضی میں سرکاری انعامات اور اعزازات سے نوازے تخلیق کار بھی ڈرامائی مظاہرے کرتے رہتے ہیں۔'کرونا وائرس' کے قہر انگیز نتائج اور وبا کے خدشات کی چار سو پھیلی خوفناک دھند کی آڑ میں بھی وہ عوام کو بار بار چونکاتا رہتا ہے۔ہر بار اپنے چند وفادار ملازموں کے درمیان رہ کر جھوٹ کی سجاوٹ سے اپنی عوام پروری کی دکھاوٹ سے یہ ظاہر کرتا رہتا ہے گویا وہ بے صبری سے انتظار کر رہا ہے اپنے لاکھوں مداحوں سے مخاطب ہے!۔ اور ڈرامائی انداز میں اپنے ہاتھ ہلاتے اور مسکراتے ہوئے وہ ایک فاتح کی طرح چلتے چلتے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عالمی ٹیلی ویژن کے ناظرین کو یہ احساس دلاتا رہتا ہے گویا وہ منزل مقصود کے بہت قریب ہے۔مگر ٹیلی ویژن کے ہی رابطے سے حقیقی واقعات سے آشنا کروڑوں ناظرین بناوٹی داستانیں سنتے سنتے اوب گئے ہیں!۔

نتیجتاً شناسا صحافی جانتا ہے کہ شناسا رہبر اپنائیت کی آڑ میں گمراہ کن پیغامات دینے والا فتنہ گر زمینی حقیقت سے آشنا نہیں ہے۔ ہواؤں کا رخ بدلنے والے اپنے چند حمایتی سیاستدانوں کی تالیاں سنتے ہوئے جمہوری سرکار کی اونچی اڑان لے چکی پتنگ کو کاٹنے کے خواب دیکھنے والا یہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں کچے دھاگوں کی ایسی ڈور ہے جو اس کی اپنی پتنگ کی اڑان لیتے ہی ہوا کے دباؤ سے خود ہی ٹوٹ جائے گی۔ پھر اس کی پتنگ جھوٹ کے بوجھ سے جب گر جائے گی تب کوئی ہنگامہ نہیں ایک قابل دید تماشہ ہوگا!۔

یقیناً عالم کے ذی ہوش ناظرین تب تماشائی ہوں گے!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وجود

ایک عقیدے کے مطابق میں نے یہ جسم چھوڑ دیا ہے اور میری آتما کو ایک نیا جسم مل جائے گا اس لئے میں اپنے چھوڑے ہوئے شریر (جسم) کے بارے میں کیوں سوچوں؟ مگر اُسی عقیدے کے مطابق میں اپنے اس جنم میں کئے اچھے یا برے کرموں کے لئے نئے جسم میں ایک نئی زندگی گزاروں گا۔

معلوم نہیں انسان بن کر، ایک جانور بن کر، ایک پرندہ بن کر یا ایک کیڑا مکوڑا بن کر، زمین یا پانی میں رہنے والا ایک جاندار بن کر!؟

اپنے آپ سے ڈر رہا ہوں کیونکہ میں نے جو بھی کیا ہے بُرا ہی کیا ہے۔ کبھی اپنے آقا کے اشاروں پر خون خرابہ کرایا، کبھی فسادات کروائے، کبھی بم بلاسٹ کروائے، کبھی بستیوں کو راکھ کے ڈھیر میں بدل کر ننھے بچوں کو شعلوں کا کفن اوڑھا کر نوحہ خوانی کرنے والوں کے ساتھ انگاروں کے نیچے دفن کیا!

ہاں یہ سچ ہے کہ میرے آقا نے مجھے ایک آرام دہ زندگی دی تھی اور گولی لگنے کے بعد مجھے بچانے کے لئے اس بڑے اسپتال میں داخل کروایا تھا۔ دس دن سے لاکھوں کے خرچے پر اسٹریچر پر رکھا گیا ہوں حالانکہ میرا دماغ گولی لگ جانے سے تقریباً مر چکا ہے مگر میرے گردے، دل اور آنکھیں ٹھیک ہیں۔ ڈاکٹروں کی ٹیم کہہ چکی ہے کہ میں اگر زندہ بھی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رہوں گا تو ایک ویجی ٹیبل (vegetable) یعنی سدھ بدھ کھو کر دن رات ایک زندہ لاش بن کر زندگی کاٹ سکوں گا۔ ان حالات میں میرے آقا نے مجھے لاوارث کہہ کر اسپتال کے اخراجات دینے سے انکار کر دیا ہے جن کو ادا کرنے کی خاطر اسپتال میں ہر وقت موجود گردوں وغیرہ کے تاجر آہیں بھر کر پہلے میرے گردوں کا سودا طے کر گئے ہیں۔ اس کے بعد آنکھوں کا بھی سودا طے ہو چکا ہے!

پھر یہ بھی طے ہوا ہے کہ میرے ہڈیوں کے ڈھانچے کسی میڈیکل کالج کو دیا جائے۔ مگر میرے ایک دور کے رشتے دار کو میری جسم کی تجارت کے بارے میں اخبارات کے ذریعے معلومات حاصل ہوئیں تو اس نے میرے ڈھانچے کی قیمت وصول کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ ایک بڑا تاجر اپنے ساتھ ڈالروں سے بھرا بیگ اسپتال والوں کے سامنے رکھ کر تمام طے شدہ تجارتی مسودے رد کر کے مجھے بچا لینے کا عزم اٹھا بیٹھا ہے اور مجھے بطور ایک ویجی ٹیبل (Vegetable) کے عہد کا بھی اظہار کر گیا ہے!

سودا طے ہوا تو اب میں یہ جسم چھوڑ کر کہیں جا نہیں سکتا ہوں۔ مگر حیران ہوں کہ وہ چھید والی کھوپڑی کا کیا کرے گا میرے وجود کا خریدار؟ - یا میرا آقا!؟؟

ابھی تھوڑی دیر پہلے کسی نے میرے آقا کو اپنے موبائل پر بتایا کہ وہ میری کھوپڑی میں چھید کے ذریعے ایک شیطانی آلہ ڈال کر مجھے ایک روبوٹ بنا دیں گے! ایک ایسا روبوٹ جو کسی کو بھی مار سکتا ہے مگر کوئی اس کا وجود مٹا نہیں سکتا! ظاہر ہے کہ میں یعنی میری آتما تڑپتی رہے گی۔ اور میں عقیدے کے مطابق ایک جسم چھوڑے بغیر دوسرے جسم میں پناہ نہیں لے سکوں گا!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سزا

ابھی بہت سویرا ہے!

دروازہ بند ہے مگر جانے کیسے کھڑکی ادھ کھلی رہ گئی ہے!

کمرے میں دُھواں ہی دھواں ہے اور باہر دھند پھیلی ہوئی ہے! دراصل یہ کمرہ ایک زندان ہے اور میں ایک قیدی ہوں! میری بدبختی تو دیکھئے۔ بھنور سے نکل کر دلدل میں پھنس گیا ہوں!! میں پچھلے پچیس سال سے ایک فوجی قیدی تھا اور ایک اذیت ناک قید سے بھاگ کر اپنے گھر لوٹ رہا تھا کہ ایک زبردست برفیلے طوفان کا شکار ہو کر یہاں آ گیا ہوں! یہ کون سی جگہ ہے، کون سا مقام ہے! یہ مجھے معلوم نہیں!!

بلکہ یہ ان لڑکوں کو بھی معلوم نہیں تھا جو سرحد پار کر کے جنگی تربیت پانے کی غرض سے یہاں لائے گئے تھے! حالانکہ وہ مہمانِ خصوصی بن کر آئے تھے! ہم نفس ہم نوا ہونے کے دعوے کر رہے تھے! جانے وہ خوش بخت ہیں یا میری طرح بدبخت، مگر اتنا ضرور ہے کہ مجھ سے مجھ پر کیئے گئے ظلم وتشدد کی کہانیاں سُن کر، وہ دروازہ بند ہونے سے پہلے تب بھاگنے میں کامیاب ہوئے تھے جب شکاری کھا پی کر سو رہا تھا!

میں بھی بھاگ سکتا تھا مگر برف پر چلتے چلتے میرے پاؤں لال ہو گئے ہیں نا! یہی حال کونے میں ادھ مرے کشمیری ہانگل کا ہے! شکاری اس کو گھسیٹ کر یہاں لے آیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہے اور! نادان لہولہان ہانگل کو یقین ہے کہ اس کے اپنے، برف پر خون کے دھبے اور اس کے لمبے سینگوں کے نشانات دیکھ کر شکاری کے خفیہ اڈے کو کھوج کر، اس کو بچالیں گے!

مگر ہمیں نہ کوئی دستک سنائی دے رہی نہ کوئی صدا... بلکہ چاروں طرف ڈراؤنی خاموشی چھائی ہے! ہم دونوں نادان جو ٹھہرے!!

رات بھر جب شکاری آتش دان کے چمکتے ہوئے انگاروں پر مرغابیاں بھون کر کھاتا رہا تب ہانگل اپنی دبی دبی لرزتی ہوئی آواز میں بار بار بڑبڑاتا رہا! کل میری باری ہے! شاید تمھیں بھی میرے گوشت کا ٹکڑا مل جائے گا! پھر یہ راکشس میری کھال اور میرا سر بیچ کر گولیاں خریدلے گا، بندوق خریدے گا، راکھ اور دھواں پیدا کرے گا!!

دراصل میں اس کی باتیں سُن سُن کر یہ جان چکا ہوں کہ جس کو میں مسیحا سمجھ بیٹھا تھا، وہ ایک شکاری ہی نہیں بلکہ زندگیوں کی خرید و فروخت کرنے والا تاجر بھی ہے! اسی لئے وہ اب دروازہ بند کر کے، بھاگے ہوئے لڑکوں کی تلاش میں نکل پڑا ہے!

اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ دُھند میں انسان کو تو کیا چرندوں اور پرندوں کو بھی کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے، پھر شکاری کو سب کچھ کیسے دکھائی دیتا ہے؟ شاید ویسے ہی جیسے بھیڑیے کو اندھیرے میں سب دکھائی دیتا ہے تو کیا شکاری ایک بھیڑیا ہے؟ ایک درندہ ہے؟؟

کہیں یہ دھند، یہ دھواں، وہ برفیلا طوفان کسی آدم خور جادوگر کا مایا جال تو نہیں ہے؟ دھواں میری آنکھوں کو جلا رہا ہے، میری سانسوں کو دبوچ رہا ہے! اف اف!! میں رینگتا ہوا کھڑکی تک تو پہنچ گیا ہوں مگر دھوئیں نے تازہ ہوا کو روک رکھا ہے اور دُھند کو دھکیل کر اس سے ایک فاتح کی طرح باتیں کر رہا ہے!!!

دھند اندر آنا چاہتی ہے اور دُھواں باہر جانا چاہتا ہے! دونوں روبرو ہیں اور ہم کلام ہیں! دھند کہہ رہی ہے کہ میں انسان کی دوست ہوں! قدرت کا وہ کھیل ہوں جو انسان کو سنبھل

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سنبھل کر چلنا سکھاتی ہے اور تم کائنات کے دشمن ہو، تم سر سبز جنگلوں، ہرے بھرے کھیتوں، مہکتے گلزاروں اور شاداب زندگی سے لپٹ کر ان کو کالا اور بے جان کر دیتے ہو!

دھواں دھماکوں کی طرح گڑگڑاہٹ پیدا کر کے فاتحانہ قہقہے مار کر چند واقعات اور حادثات کا حوالہ دے کر دھند کی ہر اینٹ کا جواب پتھر سے دے رہا ہے!

میں قدرت کا کھیل نہیں، انسان کا پیدا کیا ہوا تماشہ ہوں! میں اگر قبر آدم ہوں تو تم بھی تو قہر خدا ہوا۔ یاد کرو وہ دن جب میں نے شہر میں کرفیو نہیں لگوایا تھا تم نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ کئی دنوں کی برف باری کے بعد جب ناؤ میں بیٹھی ٹھٹھرتی ہوئی مچھیرن نے برف ہٹا ہٹا کر اپنی بھوکی بیٹی کی خاطر گہری جھیل میں اپنا جال پھینکا تھا تب وہ دیکھ نہیں پائی تھی کہ کب اس کی بیٹی پانی میں گر گئی تھی! کود پڑی تھی وہ، جال میں اپنی ہی بیٹی کے کالے کالے بال دیکھ کر! ساحل پر بیٹھا بوڑھا مچھیرا پوچھ رہا تھا سورج سے بار بار ایک ہی سوال! کہاں ہے ماں اور بیٹی، دونوں اور کیا ہے ان کا حال! سورج بھی گھبرا گیا تھا دیکھ کر، دھند میں چھپا ہوا مہا کال! پھر دیکھتے ہی دیکھتے دھند اور دھوئیں کی بحث، تکرار کی صورت اختیار کر گئی تو مجھے ہانگل کی دم توڑتی ہوئی آواز سنائی دی انہ تو کوئی سورج کو سولی پر چڑھا سکتا ہے نہ دھند کو کوئی ہٹا سکتا ہے اور نہ کوئی قید کر سکتا ہے نادان انسان! دھند ہو یا دھواں، گولی ہو یا آندھی، آگ برسے یا برف، شکاری اپنا کھیل کھیلتا رہے گا وقت کی ڈور جب تک اس کے ہاتھ میں ہے تب تک!

کاش کوئی یہ ڈور کاٹ دیتا اور نہ جان لو کہ ہمیں تو کاٹنی ہے زندگی یوں ہی، ویسے ہی، ایک بے جرم سزا ہو جیسے!

مجھے یاد ہے بلکہ 25 سال فوجی قید میں رہ کر یہی تو ایک بات ہے جو میں بھول نہیں پایا ہوں! میری ماں بھی ایک مچھیرن تھی! ہم لوگ ایک کشتی میں رہا کرتے تھے! وہ کشتی برفیلے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پہاڑوں کی گود میں دور دور تک پھیلی خوبصورت جھیل کے کنارے پر رہا کرتی تھی! کتنے خوش رہا کرتے تھے ہم! برف باری میں، بارش میں، آندھیوں میں، طوفان میں! لہریں جب کشتی سے ٹکراتی تھیں تب میرے دادا مجھے کشیپ ریشی سے نندریشی تک کی

تواریخ سنا کر ہمارے حوصلے بڑھایا کرتے تھے!

میرے پردادا کو 1931ء میں شاہی راج کی گولی کھا گئی! اور دادا کو ہندوؤں کو بچانے کے الزام میں 1947 میں قبائلیوں نے قتل کر دیا! ابا کو 1965ء کی لڑائی کھا گئی اور میں 1971ء کی لڑائی میں چھمب سیکٹر میں قید ہوا۔ اور اب میرا بیٹا؟؟

وہ 21 سال کا ہوگا! اگر زندہ ہو تو! کہیں وہ اُن معصوم لڑکوں میں سے ایک تو نہیں تھا جن کو پکڑنے کے لیے شکاری نکل پڑا ہے!!

اف ہانگل دم توڑ چکا ہے! میری سانسیں بھی ٹوٹ رہی ہیں اور کانوں میں دھند اور دھوئیں کی تکرار کے شور کے ساتھ ساتھ ہانگل کی آواز گونج رہی ہے! قبر خا ہو یا قہر آدم نادان انسان!! ہمیں تو کاٹنی ہے زندگی ویسے ہی! ایک بے جرم سزا ہو جیسے!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

فریاد

چوہا بلی سے ڈرتا رہا اور بلی کتے سے خوف زدہ تھی! مگر کتا اس لئے حیران تھا کہ اس کا مالک رات کے سناٹے میں اپنے بال بچے کو ساتھ لے کر کہاں گیا ہوگا!

یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ مالک گولی سے بچنے کی خاطر اپنا گھر چھوڑ کر بھاگ گیا تھا! سچی بات تو یہ ہے کہ وہ کر بھی کیا سکتا تھا! اس کے دو بھائی قتل ہو چکے تھے اور اب شاید اس کی باری تھی اس لئے وہ تاریکیوں میں کود کر نظر سے اوجھل ہو چکا تھا!! اور وہ منظر کتا دیکھ چکا تھا!

یہ سب اس روز ہوا تھا جب مالک اپنے وفادار کتے کو ساتھ لے کر جنگل کی طرف جا رہا تھا! صرف اس لئے کہ وہ اُس آدم خور چیتے کو ختم کر سکے، جس کو خون آدم پینے کا چسکا پڑ گیا تھا ۔ ہاں وہ یہ بھی جان گیا تھا کہ اس کا مالک بے چاری گائے کے بارے میں بے حد پریشان تھا! گھر چھوڑنے سے پہلے مالک نے اس کو گئو شالہ میں بند کر دیا تھا! وہ بھی اس لیے کہ کہیں کوئی ڈاکو اس کو اپنے ساتھ نہ لے جائے! وہ ماں بننے والی تھی نا! اس لیے اپنی دانش مند منصوبہ بندی کے تحت گائے کے سامنے پانی اور بہت ساری گھاس رکھ کر اُس نے گائے کو ایک لوہے کی مضبوط زنجیر سے بھی باندھ ہی دیا تھا! تب مالک کو کیا معلوم تھا کہ یہ حفاظتی زنجیر ہی بے چاری گائے کی بیڑیاں بن جائے گی!!

بے چارہ کتا چوہے اور باقی کی دوستی کروا کر خود اُن کا محافظ بن گیا تھا! مگر سچی بات تو یہ تھی کہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وہ اس رات خود گھبرا گیا تھا جب جنگل کی آگ سے بچ کر، چیتا گاؤں میں چلا آیا تھا! گاؤں کے ہر گھر میں ویرانی دیکھ کر وہ بوکھلا گیا تھا؟ اگر اس کو کوئی بندوق والا بھی مل جاتا تو شاید اس کو بھی کھا جاتا گر کوئی آس پاس ہوتا تب مالک کا گھر ہی نہیں بلکہ سارا علاقہ ڈراؤنے سناٹے کا منظر تھا!

بے چاری گائے نے اس رات ایک خوبصورت بچھڑی کو جنم دیا تھا! مگر اس ننھی سی جان کو پہلے ہی اس نے چیتے کو دیکھ لیا تھا اور اس نے بچھڑی کو کہاں چھپالیا تھا، دو گھونٹ دودھ پلانے سے پہلے ہی اس نے چیتے کو دیکھ لیا تھا اور اس نے بچھڑی کو کہاں چھپالیا تھا،

یہ وہی جانتی تھی مگر تب جب تک کتے نے گائے کی آوازیں سن لی تھیں تب تک چیتا گئوشالہ میں داخل ہو چکا تھا اور چند ہی لمحوں میں اس کو کھا بھی چکا تھا کئی دنوں کے بعد بچھڑی بھی چوہے بلی اور کتے کی دوست بن چکی تھی مگر پھر بھی وہ بار بار گئوشالہ میں اکیلی جا کر اپنی ماں کو تلاش کرتی رہتی تھی! وہ بار بار گوشالہ اور تینوں دوست اس کا ساتھ دیا کرتے تھے!!

گئوشالہ میں ماں تو تھی نہیں، ہاں دو سینگ تھے اور ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ تھا، زنجیر سے بندھا ہوا! چاروں بار بار ایک بھیانک منظر دیکھ کر ہر بار ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے لیے ہم آہنگ ہو جایا کرتے تھے!

کتا صبح وشام دُعا کرتا رہتا تھا اور یہی فریاد کرتا تھا کہ اس کا مالک گھر لوٹ آئے اور اشرف الخلوق کی طرح چوہے بھی کتے اور بچھڑی کی دیکھ بھال کر سکے! اوپر والے نے شاید اس کی فریاد سن لی تھی اور مالک صبح سویرے لوٹ آیا تھا! گویا ایک کالی رات کے بعد چمکیلی سحر سامنے تھی کتے نے دم ہلائی اور شاید وہ مالک سے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر مالک جنگ بندی کے فوراً بعد گھر لوٹ کر! اپنے نقصانات کی فہرست بنا تا رہا! مصروف تھا اس لیے کتے کو نظر انداز کرتا رہا!!

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کھڑکیاں، دروازے، میز، کرسیاں، پھل پھول، اناج کے بعد جب وہ گئو شالہ میں نقصانات کی فہرست تیار کرنے لگے تو اپنی گائے کے سینگ دیکھ کر مالک کے شانہ بشانہ چلنے والی مالکن چند لمحات کے لیے بے ہوش ہوگئی! پھر ہوش میں آ کر وہ چلاتی رہی! ہائے میری جرسی گائے! میں کلو دودھ دیتی تھی، ہائے میری گائے، ہائے میری گائے!

یہ سب دیکھ کر چوہے بلی اور کتے نے بچھڑی کی ہمت بندھائی اور اس کو مالک کے قریب جانے کے لیے رضا مند کیا! مگر جونہی وہ قریب پہنچی، مالک گائے کے سینگ الٹ پلٹ کر بیوی سے کہہ رہا تھا کہ ان کو سنبھال کر رکھو ورنہ ہمارے پاس کیا ثبوت ہے کہ ہمارے پاس گائے بھی تھی!

معاوضے کے لیے ایک فہرست تیار کرنے والے انسان کے یہ الفاظ سن کر بے چاری معصوم بچھڑی اس منظر کو یاد کر رہی ہے! جب چیتا اپنے لمبے لمبے دانتوں اور ناخنوں سے اس کی ماں کے جسم کی چیر پھاڑ کر رہا تھا؟

سنگین رات کے بعد اُجلے دن میں بچھڑی چیتے کی دہشت سے زیادہ اپنے مالک کے ارادوں سے خوف زدہ ہے اور اپنے آپ کو کوس رہی ہے کہ وہ دنیا کے مالک سے، گھر کے مالک کی سلامتی کی دعائیں کیوں مانگتی رہی اور اُس کے گھر لوٹنے کے لیے کیوں فریاد کرتی رہی! بے چارہ کرتا خاموش ہے اور چوہا خوش ہے کہ اس کو بائی سے کوئی ڈر نہیں ہے اور بھی خوش ہے کہ کتا اس کو جان سے مار ڈالنے کا کوئی بھی ارادہ نہیں رکھتا ہے! جبکہ مالک کو یقین ہے کہ جنگ بندی کے بعد نہ آگ برسے گی اور نہ خون کی ندیاں بہنے لگیں گی اس لیے وہ بار بار اپنی فہرست دیکھ کر یہ تسلی کر رہا ہے کہ فرضی نقصانات کے علاوہ کوئی معقول شے تو نہیں رہ گئی ہے جس کے معاوضے سے وہ محروم رہیں!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ایک انوکھی عدالت

ملزم کا جرم ثابت ہو گیا تھا اور وہ بچی نظروں سے عادل، جیوری کے ممبران، وکلا اور عدالت میں موجود لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ مگر ان میں کوئی بھی اسکو نہ دیکھ رہا تھا اور نہ ہی سن سکتا تھا۔ وجہ یہ کہ ان میں موجود سب کی آنکھوں پر پٹی ہے جبکہ اس کے منہ پر ایک پٹی باندھ دی گئی ہے۔ چونکہ کوئی اس کو دیکھ نہیں پاتا ہے وہ عادل کے فیصلے کی ہاں میں ہاں ملائے جانے کے پر جوش شور کی آڑ میں کھسک کر بھاگ گیا ہوتا مگر پاؤں میں ڈالی گئیں زنجیریں اس کو مشکل سے کھڑا رہنے کی رعایت دے رہی تھیں!

یوں تو ہر عدالت میں ایک ہاتھ میں انصاف کا ترازو لئے ایک بے جان مجسمے کی آنکھوں پر پٹی نظر آتی ہے مگر یہ ایک انوکھی عدالت تھی جہاں نرالے طریقے سے ہر مقدمے کی کارروائی ہوتی رہتی ہے۔ یعنی عادل جرم کی تفصیلات دے کر جرم کو ثابت کرتا ہے اور پھر مجرم کو سزا دینے سے پہلے عدالت میں موجود سبھی لوگوں سے پوچھتا ہے ملزم مجرم ہے نا؟ اور دستور کے مطابق عادل کے سوال یا سوالات کا جواب ہاں ہاں، یا پھر نہیں نہیں، میں دینا ہوتا ہے۔ آج بھی عادل نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔

ملزم رات کو چھریاں تیز کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا اور وہ خود بتا چکا ہے کہ اُس کا کرفیو کی وجہ سے سحر کے وقت گھر سے نکل کر کام کو سرانجام دے کر صبح سویرے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اپنے گھر لوٹنے کا ارادہ تھا تاکہ محلے والے تو کیا پڑوسی بھی یہ نہیں جان پائیں کہ وہ ایک گناہ اور ایک جرم کر کے آیا ہے! اس لیے ملزم مجرم ہے یا نہیں۔ ہاں یا نہیں میں جواب دیجئے۔

ہاں ہاں کی گونج سے ایوان میں سو فیصدی ووٹنگ سے ایک قرارداد پاس ہونا ہی تھا مگر ایک چیخ کے ساتھ نہیں نہیں کے شور نے اس کو دبوچ لیا۔ یہ دردناک آواز نسوانی تھی!

گویا عدالت میں زندگی نے وقت کو چونکا دیا تھا! یہ انوکھی عدالت مہاراجا وکرمادیتیہ کی عدالت نہیں ہے جہاں عادل کا الہام ہی خدا کا فیصلہ ہوا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ صدیوں بعد بھی اُس جگہ جہاں ان کا تخت ہوا کرتا تھا وہاں اگر کوئی ناسمجھ بھی بیٹھ کر کسی پیچیدہ مقدمے کا فیصلہ سنایا کرتا تھا وہ صحیح ہوا کرتا تھا۔ یہ انوکھی عدالت نہ تو نوشیرواں کی عدالت ہے اور نہ مغل بادشاہ کی وہ عدالت ہے جہاں زنجیر کھینچ کر عدل جہانگیری سے انصاف مل سکتا ہے۔ نہ مغل اعظم کی انصاف کی ترازو ایک انگوٹھی کے وزن (بوجھ کہا جائے تو بہتر ہے) سے ہل کر ایک اصول پرست شہنشاہ کو اپنے ہی فیصلے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر سکتی تھی۔

اس انوکھی عدالت کی نہ تو کوئی ہسٹری ہے اور نہ کوئی جغرافیہ۔ نہ تو کوئی مستقل جج ہوتا ہے اور نہ رجسٹرڈ وکلا ہوتے ہیں۔ اگر ہوں بھی تو وہ نہ جرح کرتے ہیں اور نہ اپیل کرتے ہیں۔ نہ تو گواہوں کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ ثبوتوں کی نمائش یا ان پر کوئی بحث ہوتی ہے۔

دراصل یہ انوکھی عدالت دوسرے جہاں کی عدالت بھی نہیں ہے جہاں نیکی اور بدی کا فیصلہ آسمان پر بیٹھے دونوں جہاں کا مالک سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر عذاب کرنے والوں کو سزا اور ثواب کے کام کرنے والوں کو جزا دیتا رہتا ہے۔

اس انوکھی عدالت کا عادل ایک پارٹی کا رکن اعلیٰ ہوتا ہے اور یہ عدالت تب ہی وجود میں آتی ہے جب فسادات ہو رہے ہوں۔ اور غدّاروں اور دوسری قوم یا ذات کے قاتلوں کو جنگی قیدیوں کی طرح دبوچ تو لیا جاتا ہے مگر دستور کے مطابق ان کے زخموں پر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مرہم لگانے کی بجائے ان پر فوری طور پر مقدمہ چلا کر سزائے موت دینے کی خاطر! وہ بھی اس لئے تا کہ عبرت ہو۔ پھر مجرم کی آنکھوں پر کالے رنگ کی پٹی لگانے کی بجائے گلے میں پھندہ ڈالا جاتا ہے اور یہ عبرت ناک منظر اپنی ایک ہی رنگ کی پٹیاں اُتار کر دیکھ لیتے ہیں۔ بے چارہ ملزم اپنے الزام کے بارے میں بے خبر ہے مگر پُر اسرار ماحول کو دیکھ کر وہ اپنے انجام سے باخبر ہے۔ اردگرد چہروں کے جنگل میں اس کی ملتجی نگاہیں اگر کسی ایک کی نظروں سے ٹکرا جاتیں تو شاید وہ آنسوؤں سے اپنی روداد سنا دیتا مگر ہر چہرہ نمائش میں رکھے ہوئے مجسمے کی طرح تھا۔ ہاں مگر ایک عورت کی آنکھوں پر بندھی پٹی کے نچلے حصے کو تر ہوتے دیکھ کر اس کو یوں لگ رہا تھا کہ چہروں کے جنگل میں یہ چہرہ کسی ہمدرد کی موجودگی کا احساس دلا رہا تھا۔ اس لئے اس کی نگاہیں اس عورت پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بار بار عورت کو اپنی بیوی سمجھتا رہا۔ مگر اس کی خالی گود دیکھ کر اس کو زبردست غصہ بھی آتا تھا۔ وہ یہ سوچ کر کہ کہیں ایک ماہ کی بچی کو فسادیوں نے مار تو نہیں ڈالا ہوگا؟ یا پھر اس کی بیوی نے بچی کو اس کے یا دشمنوں کے سپرد کر کے اپنے شوہر کی زندگی کا سودا تو نہیں کیا ہوگا! بچی کا خیال آتے ہی گزر چکی رات کا وہ واقعہ اُس کی آنکھوں کے سامنے آگیا اور وہ لرز اٹھا۔

ہوا یوں تھا کہ وہ اور اس کی بیوی اپنے گھر میں سوئے پڑے تھے۔ آدھی رات کو کسی نے ان کے دروازے پر دستک دی۔ اس نے دروازہ کھولا تو ایک عورت نے ایک نو نہال کو گود میں دکھا کر ان سے پناہ مانگی مگر اس سے پہلے کہ میاں بیوی اس کو گھر کے اندر لے آتے عورت نے اس کا تعاقب کرنے والے فسادیوں کے قریب آنے کی آہٹ سن لی تھی۔ عورت اپنے کیچڑ سے لت پت پلّو سے بچی کے کپڑوں کو گندا کر کے اس کو بیوی کی گود میں ڈال کر اندھیرے میں غائب ہوگئی تھی! وہ عورت کون تھی؟ کیا وہ سچ مچ کرفیو کی وجہ سے ڈاکٹر نی کا گھر ڈھونڈتے ڈھونڈتے انجانی گلیوں میں چلتے چلتے راستہ کھو کر بھٹکتی ہوئی، فسادیوں کی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گرفت سے مشکل شام سے آدھی رات تک گرتی سنبھلتی، بارش میں بھیگتی ہوئی اپنے بیمار بچے کو گود میں اُٹھا کر بھاگتی رہی تھی۔

بچہ بیمار تو تھا لیکن اس کی بیوی کو ڈر تھا کہ اگر صبح سویرے پڑوسیوں نے یہ پوچھا کہ تم تو حاملہ تھی نہیں پھر یہ بچہ کس کا ہے تو کیا کہا جاسکتا ہے؟ مگر اس سے پہلے کہ وہ جھوٹ کو سچ بنانے کی خاطر کوئی بہانہ تراشتے، عورت کا تعاقب کرنے والے دستک دے کر گھر کے اندر چلے آئے تھے اور میاں بیوی کی باتوں پر یقین کر کے کہ وہ بچہ ان کا اپنا بچہ ہے وہ فورا چلے گئے تھے یہ سوچ کر کہ عورت دور نہ چلی جائے!

ان کے جانے کے بعد جب میاں بیوی یہ جان گئے کہ مہمان بچہ نہیں ایک بچی ہے تب وہ کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے۔ پھر بچی کے اوپر لحاف ڈالنے کی خاطر جب بیوی نے سرہانے کے نیچے سوسو کے دونوٹ دیکھے تب وہ چونک پڑی؟ وجہ یہ کہ جب ان کی دکان کرفیو اور فسادات کی وجہ سے چار دن سے بند ہے تب یہ روپے کہاں سے آگئے؟ بیوی کے تجسس کو دیکھ کر شوہر ہنس کے بولا تھا۔

''یہ تو پیشگی ہے! کام ہو جانے کے بعد چار سو روپے مل جائیں گے''۔ اتنا کہہ کر وہ اپنی چھریاں تیز کر رہا تھا جب چند فسادی کمرے میں روشنی دیکھ کر ایک طوفان کی طرح گھر دندے میں داخل ہو گئے تھے اور چھریوں کی تیز دھار دیکھ کر خرافات بکتے ہوئے، اس کو گھسیٹ کر لے گئے تھے۔

شوہر نے جب پیشگی دینے والے کا نام اور پتہ بتا دیا اور التجا کی کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کر کے اپنے ماتھے پر بے ایمانی کا داغ نہیں لگانا چاہتا ہے، نقاب پوش افراد کا شک یقین بدل گیا اور گالیاں دیتے ہوئے یہ کہتے رہے کہ چالاک شکاری اب گولیاں نہیں چلانا چاہتا ہے۔ ہمارے آدمی کا گلا کاٹ کر بے آواز شکار کرنا چاہتا ہے۔ ہم بھی تمھیں بے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آواز موت دے کر شور کریں گے کہ ہمارے دشمن نے ہمارے ایک معصوم ساتھی کو وحشیانہ طریقے سے قتل کر دیا۔ اس لئے جب وہ عدالت کے کمرے میں داخل ہوا تھا تب وہ یہ جانتا تھا کہ اس کو اس کی چھری سے ایک بکرے کی طرح ذبح کر دیں گے۔ مگر عورت نے جب آنکھوں سے پٹی ہٹا کر پھر ایک بار ''نہیں'' کہا تو عادل نے ڈراؤنی آواز میں کہا۔

''ملزم مجرم ہے! چھریاں تیز کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہے۔ یہ لوگ ہمیں بکرا بولتے ہیں۔ یعنی شکار کو بکرا کہہ کر فخر سے کہتے ہیں کہ آج دس بکرے کاٹ دئے۔ بولو! ملزم مجرم ہے یا نہیں۔''

ایک بار پھر ''مجرم ہے''، ''مجرم ہے'' کی آواز گونج اُٹھی۔ عادل نے فیصلہ سنا دیا۔

''قتل کر دو غدار کو۔ جو اپنی قوم سے دغا بازی کرے وہ آستین کا سانپ ہے، اس کو مار ڈالنا ثواب کا کام ہے۔''

ملزم جس عورت کو اپنی بیوی سمجھ رہا تھا وہی عورت آدھی رات کو اس کی بیوی کی گود میں اپنی بچی ڈال گئی تھی۔ ملزم تذبذب میں پڑ کر عورت کو ملتجی نظروں سے دیکھتا رہا۔ عورت چلانے لگی تو عادل کو ''ابا'' کہہ کر بولتی رہی اور اس کی آواز پہچان کر پہلے عادل نے اپنی آنکھوں سے پٹی ہٹا دی اور پھر ایک ایک کر کے سبھی نے اپنی آنکھوں سے پٹی اتار دی۔

عورت بولتی رہی ''یہ شکاری نہیں ابا! شکاری ہوتا تو خود گھر میں آئی ایک بے سہارا عورت کو دبوچ لیتا، اس کی بیمار بچی کو اپنے سینے سے لگا کر اس کی ماں کو اندھیرے میں چھپ کر اپنی عزت و آبرو بچانے کا موقع نہ دیتا۔ ماں جہاں بھی چھپ جایا کرتی تھی غنڈے بچے کے رونے کی آواز سن کر اس کے قریب پہنچنے کی کوشش کرتے تھے۔ صبح جب ماں اپنی بیٹی کو لینے گئی تھی تب اس فرشتے کی بیوی نے اس کی داستان سنائی۔ ابّا۔

یہ شخص ایک غریب قصائی ہے اور وہ شخص جس کے گھر وہ سحر کے وقت اپنی تیز

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چھریاں لے کر جارہا تھا وہ اپنے طویل عرصے سے بیمار بیٹے کی صحت یابی کی خاطر کسی درویش کے مشورے پر ایک کالے بکرے کی قربانی دے رہا تھا۔۔۔!

وہ شخص بھی غصے سے ابل کر شاید اس فرشتے کو جان سے مار ڈالتا۔ یہ سب میں اس لئے جانتی ہوں کہ وہ عورت آپ کی بیٹی ہے ابا! اور جو لوگ میرا پیچھا کر رہے تھے وہ یہاں اس انوکھی عدالت میں موجود ہیں...!

وہ تو ہمارے اپنے تھے۔ بلکہ آپ کے داماد کے ارد گرد آگے پیچھے بیٹھے رہتے ہیں اکثر۔

آگ آپ نے لگا دی اور وہ اپنے ہاتھ سینک رہے ہیں۔''

یہ کہہ کر عورت نے ملزم کے منہ سے ٹیپ ہٹا کر اس سے ہم کلام ہو کر کہا: ''ہم ملزم بھی نہیں ہیں تو مجرم کیسے ہو سکتے ہیں''۔

پھر دونوں نے ان لوگوں کی طرف انگلی اُٹھا کر کہا، ''مجرم یہ ہیں۔۔۔ یہ دونوں ہم مذہب ہیں۔۔۔''

اچانک عدالت میں موجود سبھی مرد اور عورتیں کھڑے ہو کر چلانے لگے: ''تو یہ ہیں قوم کے اصلی دشمن؟''

ایسے مجرم مذہب کو بدنام کرتے ہیں۔''

''ایسے مجرموں کو کیا ہماری انوکھی عدالت کو سزا دینی چاہیے؟''

''ہاں!'' عادل بھی غصے اور نفرت کے ملے جلے تاثرات سے چلانے لگا تو پھر ''ہاں!''

''ہاں!'' کی آواز گونجتی رہی!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گرداب

دن کے اجالے میں جو دو چہرے ڈراؤنے نظر آ رہے تھے وہ گئی رات اسٹریٹ لائٹ میں نہ صرف نرالے نظر آ رہے ہیں بلکہ معصوم اور مظلوم نظر آ رہے ہیں! آخر کیوں؟ یہ سوال اور اس کے کئی جوابات تھانے دار کو بار بار چونکا دیتے ہیں۔ کچھ تو ان کی حالت دیکھ کر اور کچھ ان کی موسم کی طرح بدلتی کیفیت بھانپ کر۔ دن بھر وہ حوالات میں رہ کر کبھی زخمی بلیوں کی طرح جھپٹ کر، ایک دوسرے کے بال نوچ کر، دونوں ہاتھوں سے ایک دوسرے کے چہرے کھرچ کھرچ کر لہولہان کر دیتی تھیں اور اس سے پہلے کہ کوئی لاک اپ کا آہنی دروازہ کھول کر اندر جایا کرتا تھا، دونوں ڈرامائی انداز میں ایک دوسرے سے الگ ہو کر دو کونوں میں دبک کر بیٹھی ہوئی ایک دوسرے کو اپنی ندامت کا احساس دلا کر پہلے سسکتی رہتی تھیں اور پھر کھسک کھسک کر چلتی ہوئی جونہی کاندھے سے کاندھا ملاتی تھیں تب ایک دوسرے سے لپٹ کر یوں رو پڑتی تھیں گویا دونوں نوحہ خوانی کر رہی تھیں۔ پھر ایک لمحے کی خاموشی کو توڑ کر سرگوشیانہ لہجے میں مسکراتی ہوئی باتوں کا سلسلہ شروع ہو جایا کرتا تھا جو رفتہ رفتہ تکرار کی شکل اختیار کر کے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑ جانے پر ڑ کا کرتا تھا کیونکہ دونوں بار بار اپنے بچوں کی خوبیوں اور ان کے اونچے گھرانوں کی چمک دمک کا ذکر کر کے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی آڑ میں میدانِ جنگ میں اُتر جایا کرتی تھیں۔ اس لیے تھانے کے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لوگ ان کی جھڑپوں کو ان کی مکاری وعیاری سمجھ کر اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ دونوں سوانگ رچا کر رہائی کا راستہ بنا رہی ہیں۔ مگر تھانے دار کے دماغ میں کئی سوالات اُبھر کر جوابات مانگ رہے تھے۔ مثلاً اگر یہ دونوں کم عمر عورتیں اچھے گھروں سے تعلق رکھتی ہیں اور بچوں کو گھر میں چھوڑ آئی ہیں تو کوئی نہ کوئی فکرمند ان کا حال پوچھنے یا گمشدگی کی اطلاع دینے تو آیا ہوتا؟ تھانے دار کے سامنے ہی جب ایک سپاہی دونوں کو تھانے میں لایا تھا تب دونوں عورتیں ایک دوسرے کو خونخوار درندوں کی طرح دیکھ رہی تھیں۔ مگر جب لاک اپ کا آہنی دروازہ بند ہوا تھا تب دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر رو پڑی تھیں اور چند لحات کے بعد گویا اچانک بادل ٹکرا کر پھٹ گئے تھے۔ ایک خاموش ندی میں پانی گر کر کبھی ندی کا ایک کنارہ کٹار ہتا تو کبھی دوسرا کٹار ہتا تھا۔ مگر تب بھی دونوں کی کیفیت ایک دوسرے کے چہرے سے خون بہتے دیکھ کر بدل گئی تھی۔ گویا کسی پہاڑی نالے میں آچکا سیلاب کا پانی بہہ چکا تھا اور کٹے ہوئے کنارے ایک دوسرے کو دیکھ کر سکتے میں آگئے تھے۔ دونوں عورتیں خود ہی ایک دوسرے کے بال یا گال چھوڑ کر لاک اپ کے دو کونوں میں بیٹھ کر گویا اقبال جرم کر کے ایک لمبے وقفے کے لئے خاموشی اختیار کر لیتیں اور ایک دوسرے کو اشاروں میں اپنی شرمندگی کا احساس دلاتی رہتی تھیں۔ تھانے دار خوش تھا کہ آگ خود بخود بجھ گئی مگر جب دونوں کھسک کھسک کر سرگوشیانہ انداز میں مسکرا کر باتیں کرتے کرتے ایک بار پھر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑی تھیں تب تھانے دار نے سوچا تھا کہ راکھ کے نیچے دبے کچھ انگاروں نے دہک پیدا کر دی ہے! اس لئے وہ حیران بھی تھا اور پریشان بھی۔ اس کا اندازہ صحیح ثابت ہوا تھا کیونکہ ایک بار پھر دونوں عورتوں نے ایک دوسرے کے چہرے سے خون کے دھبے اپنے پلو سے صاف کر کے اور اُلجھے بالوں کو سلجھا کر ایک دوسرے کے چہروں کے ڈراؤنے عکس مٹا دئے تھے۔ اس لئے یا تو دونوں عورتیں ذہنی طور پر بیمار ہیں یا پھر دونوں بدکاری کا پیشہ کرتی ہیں یا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مجرم عورتیں ہیں۔اس لئے تھانے دار سمجھ گیا تھا کہ یہ وقفہ کالے بادلوں کو چیرتی ہوئی کرنیں ہیں! اس لئے وہ دونوں کی ذہنی کیفیت یا پھر اُن کے ارادوں کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کی خاطر اس نے اپنی کرسی لاک اپ کے قریب رکھوادی تھی اور اپنی آنکھوں پر ٹوپی رکھ کر یوں ظاہر کیا تھا جیسے وہ گہری نیند سو رہا تھا۔اس نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ دونوں عورتوں کے سلسلے وارڈراموں سے اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات اور سوالات اُبھر کر آنے لگے تھے۔

خدشات بھی اور اندیشے بھی ایک فرض شناس وایماندار پولیس افسر کا تعاقب کر رہے تھے! کہیں یہ دونوں پیشہ کرنے والی عورتیں تو نہیں ہیں؟ دونوں بچوں کے بارے میں لڑ پڑتی ہیں۔اگر یہ دونوں مائیں ہیں تو بچوں کو گھر کیوں چھوڑ آئی ہیں؟ اور گھر والے اپنے بچوں کی ماں کے بارے میں فکر مند کیوں نہیں ہیں؟ اس کے علاوہ یہ بھی فکر اس کو کھائے جا رہی تھی کہ عورتیں جوان ہیں، خوبصورت ہیں اور ایک دوسرے کے کپڑے تار تار کرنے کی وجہ سے کہیں کسی نے ان کو اپنے ہوس کا شکار بنا دیا تو ایک نئی داستانِ تفتیش شروع ہو جائے؟ یہ دونوں پاگل پن کا ڈرامہ تو نہیں کر رہی ہیں؟ کہیں ان کا کسی گروہ سے تعلق ہو؟ کوئی اغوا کرنے والے گروہ! تھانے دار کی یہ اسکیم کامیاب تو ہوئی تھی لیکن اس حد تک کہ دونوں کے درمیان ہو رہی جنگ کی وجہ کیا ہے وہ دونوں کی گفتگو سن کر جان پایا تھا اور یہ بھی جان پایا تھا کہ دونوں تین ماہ سے کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی بہانے ایک دوسرے سے ملتی رہی تھیں اور کل بھی وہ طے شدہ پروگرام کے تحت اپنے اپنے بے بی کو کارٹ (Cart) میں بٹھا کر ان کو سیر کراتے کراتے ایک پارک میں ملی تھیں اور شروع شروع میں بچوں کے بارے میں خوشگوار باتیں کرتی رہی تھیں مگر اچانک ایک عورت بول پڑی تھی۔

"تمھارے منا کو میں نے کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا! دیکھو تو میری منی اس وقت بھی

مسکرا رہی ہے!''

''مسکراہٹیں دیکھ کر تمھارا چہرہ سوجھ کیوں گیا؟'' دوسری طنزاً بول پڑی تھی۔

''ہاں تمھاری بیٹی رادھا ہے، بلکہ جب وہ بڑی ہو کر پوچھے گی۔ کرشن کیوں گورا، میں کیوں کالی تو۔ کیا کہو گی؟ مرچیں لگ گئی نا؟''

''مجھے نہیں تمہیں لگ گئی ہے آنکھوں میں۔ منی کے گلے میں یہ موتی کا دانہ سمجھ لو یہ ہے چندر ما کا ٹکڑا جو تمھیں نظر نہیں آتا ہے!''

''چندر ما کا ٹکڑا کیا کرے گا۔ جب چندر ما خود سورج سے روشنی مانگتا ہے۔ سن رہی ہو چاندنی پر اترانے والی!''

''تم اپنے منا کو سورج سمجھتی ہو؟''

''جو ہے، سو ہے۔ دیکھو تو میرے منا کا ماتھا۔ ایسا ماتھا چکرورتی مہاراجوں کا ہوتا ہے۔''

''میری منی چکرورتی مہاراجہ کی بیٹی جیسی ہے۔ اُس کے کھلونے بدیش سے منگوائے جاتے ہیں، بلکہ کپڑے بھی۔''

''میرا منا امریکی چاکلیٹ کھاتا ہے، کبھی تم؟''

''میری منی اپنے چاکلیٹ پھینک دیتی ہے تو محلے کے بچے اُٹھا کر کھا لیتے ہیں۔''

''بہت غرور ہے اپنی منی پر؟''

''کیوں نا ہو۔ بڑے گھر کی بیٹی جو ہے۔ نہیں ہوتی تو کھانے کے لئے موتی نہ ملتے!

''بہت غرور ہے اپنے گھر والوں پر۔''

''کیوں نا ہو۔ ہمارے پاس چار موٹریں ہیں؟''

''ہمارے پاس چھ کاریں ہیں۔ ساتویں تب آئے گی جب منا اسکول جائے گا۔''

یہ جملے تھانے دار نے ان عورتوں کی زبانی سن لئے جب دونوں کی گفتگو کا حوالہ دے کر ایک

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دوسرے پر جنگ ٹھونس کر بار بار کہتے ہوئے اپنی ہلکی پھلکی سرگوشیانہ گفتگو کو خود ہی کاٹ کر چلا چلا کر کہتی جارہی تھیں اور پھران ہی جملوں کو بارود بنا کر ایک دوسرے پر پھینک رہی تھیں۔

''ایسا کہا نا تم نے؟''

''کیوں میری منی کو کالی کہا۔ دیکھ دیکھ۔ منی کا رنگ گندمی ہے۔''

''گوری نہیں ہے نا؟''

''نہیں ہے! تو کیا ہوا؟ کہتے ہیں لیلیٰ بھی گوری نہیں تھی۔ رنگ دیکھنا اور بات ہے، خوبصورتی دیکھنا اور بات ہے۔ بندر کے چہرے کے بال اگر اُسترے سے صاف کئے جائیں تو گورا انگریز ہی نظر آئے گا۔''

''میں تو ہنسی روکنا بھی چاہوں تو روک نہیں پاتی۔''

''کس بات پر ہنسی آرہی ہے تمھیں؟''

''بلی کو کوئی شیرنی کہے تو ہنسی روک نہیں پاتی ہوں۔''

''تو کیا سفید چوہا اپنی مونچھیں دکھا کر شیر بن جائے گا؟''

''چپ! اپنی منی کے لئے کسی ریچھ کی تلاش کر لو تا کہ کالی کو کالا ملے!''

''ریچھ سفید رنگ کے بھی ہوتے ہیں! میں ڈھونڈ لوں تمھاری دلہن؟''

پھر کل کی طرح وہ آج دو دو ہاتھ کرنے آگے بڑھ کر ایک دوسرے کے بال نوچنے لگی تھیں۔

گویا ایک ڈرامے کے منظر کا حوالہ دے کر وہ منظر لاک اپ میں رہ کر بھی شدت کے جذبات کے ساتھ ادا بھی ہو چکے تھے۔ دراصل کل کا جھگڑا ایک ادھوری کہانی بن کر رہ گئی تھی کیونکہ دونوں بچے رو پڑے تھے اور دونوں عورتیں اپنے دل و دماغ میں اپنے جذبات، احساسات اور انتقامی جذبات لے کر آج صبح سویرے میدان جنگ میں وعدے کے مطابق ویسے ہی ملی تھیں جیسے رستم اور سہراب آخری لڑائی لڑنے آئے تھے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میدان جنگ بازار تھا۔ جہاں دونوں رٹتے ہوئے جملے چلا چلا کر ایک دوسرے کے بال کھینچتے رہے۔ منہ نوچتے رہے۔ چیخ چیخ کر لہولہان کر رہے تھے۔ فقط یہ ثابت کرنے کی خاطر کہ کس کے گھر والے بہتر ہیں اور کس کے گھر والے کمتر بلکہ بدتر۔

ٹریفک جام ہو گیا تھا اس لئے دونوں کو گرفتار کر کے تھانے لایا گیا تھا۔ تھانے دار چونکہ ان کی سرگوشیانہ باتیں نہیں سن پایا تھا اس لئے وہ دونوں کے ایک دوسرے سے اچانک اندر رہے پیار محبت کے جذبہ ہمدردی کی وجہ نہیں جان پایا تھا۔

چونکہ دونوں عورتیں اپنے گھر والوں کے بارے میں نہ تو کوئی اطلاع دیتی ہیں اور نہ اپنے گھر کا ایڈریس یا فون نمبر، اس لئے وہ نہ تو عورتوں کو جانے دینے کی اجازت کے حق میں ہے اور نہ وہ چاہتا ہے کہ دونوں عورتیں رات لاک اپ میں گزار دیں کیونکہ وہ جب اپنے اردگرد لوگوں کو بھی دونوں کے نیم عریاں پستانوں کو بھوکے بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہوئے دیکھتا ہے تب وہ خدشات کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔

کسی اور پر بھروسہ کرنے کی بجائے خود ہی دونوں کو اپنائیت کا احساس دلا کر ان کے گھروں کا پتا جانتے ہی وہ گئی رات دونوں کو اپنے اپنے گھروں کی پھاٹکوں کے سامنے چھوڑ کر جلدی سے چل پڑا تھا تاکہ دونوں کے گھر والوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ حوالات میں بند تھیں۔

اتفاقاً دونوں کے گھر ایک ہی کالونی میں تھے اور پاس پاس تھے۔ ایک عورت کو چھوڑ کر وہ جب دوسری کو چھوڑ کر واپس لوٹا تھا تب پہلی عورت سسک سسک کر چوکیدار سے پھاٹک کے باہر بتا رہی تھی ”کیا ایسے ہوتے ہیں گھر والے؟ یہ بھی نہ پوچھا کہ تم کو دن بھر کن کن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بھی نہیں پوچھا کہ کچھ کھایا پیا۔ مجھے منی سے بھی نہ ملنے دیا! کیسے گھر والے ہیں یہ؟ دھکے دے کر نکال دیا مجھے! کیوں؟ کیوں؟“

چوکیدار نے خاموشی سے دروازہ بند کرتے ہوئے نہایت حلیمی سے کہا۔ ”بیٹی! بغیر اجازت

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کوئی دن بھر باہر رہے اور اطلاع دئے بغیر گئی رات گھر لوٹے تو اپنے گھر والے بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ ہاں، مالک اور مالکن کی یہ بات میرے دل میں بھی چھید کر گئی کہ انھوں نے تمھاری اس حالت کو تمھاری بدکاری کا نام کیوں دیا؟ یہ کیوں کہہ دیا کہ فنا نہیں ہوسکتی تو دفع ہو جاؤ! یہ کیوں کہا کہ تم منی کو اغوا کروا سکتی ہو!''

تھانے دار یہ سن کر جب پہلی عورت کو اپنی جیپ میں بٹھا کر واپس دوسری عورت کا حال پتا کرنے گیا تو وہ راستے میں مل گئی۔ بوجھل قدموں سے چلتے ہوئے!

تھانے دار نے پوچھ تاچھ کی تو یہ جانکاری بھی حاصل ہوئی کہ اپنے بچوں پر رونے والی یہ جڑواں بہنیں بچپن سے ہی ضدی لاڈلی بیٹیاں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی خاطر پہلے خوب لڑتی رہتی ہیں اور پھر ایک نرالے انداز میں ایک دوسرے سے والہانہ پیار کرتی ہیں۔ اس بار بھی انھوں نے اپنی عادت اور عیب کی غلام بن کر غیروں کو اپنے ساتھ جوڑ کر ایک دوسرے سے اس قدر ایک کھیل میں الجھا کر اپنے آپ کو ہی کھلونوں کی طرح توڑ دیا تھا!

یہ سوچ کر وہ ان کے ماں باپ سے یہ ضرور پوچھے گا کہ انھوں نے اُس عیب کو کیوں نہیں مار ڈالا جو ان زہریلے کیڑوں کو جنم دیتے ہیں جو سر اُٹھا کر ڈنک مارتے ہیں۔ مگر تھوڑی دیر کے لئے تکلیف دے کر بعد میں خوشی دیتے ہیں۔ نشہ آور انجکشنوں کی طرح! جب اُس نے والدین کے بارے میں پوچھا تو یہ جان کر سکتے میں آگیا کہ ایک کھاتے پیتے گھر کے زمین دار کی بیٹیاں اپنے والدین کی موت کے بعد گاؤں کے دوسرے لوگوں کے ساتھ شہر میں کام کرنے آئی ہیں کیونکہ سیلاب سے ان کے کھیت اکھڑ گئے ہیں اور ان کا گاؤں اُجڑ گیا ہے۔ یہ جان کر ایک حساس اور فرض شناس پولیس افسر یوں محسوس کرتا رہا جیسے وہ ایک ایسا ملاح ہے جو بے بس مسافروں کو دریا پار اُتارنا چاہتا ہے مگر اُس کی کشتی گرداب کی طرف جا رہی ہے!!

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کچھ میری سنو!

میں پچھلے تیس برسوں سے، دھوپ کو دبوچ کر آسماں پر چھا رہے ایک دوسرے کا تعاقب کر رہے بادل کے ٹکڑوں کو دیکھنے کا عادی ہو چکا ہوں! کبھی ایک کسان کی طرح بارش کا، کبھی اپنی ماں کی طرح برف باری کا انتظار کرنا ایک روایت بن گئی ہے! میرے تذبذب سے ابھرے تجسس کو بھانپ کر جب انسانی حقوق کے قدردان اور مسیحائی راحت کا یقین دلانے والے مہربان، عالم کو میری کہانی سناتے ہیں تب مجھے 'جگری' کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں! 'جگری' میری مرحومہ ماں کا نام ہے! اور وہ ایک خوشحال زمیندار کی بیٹی تھی! اس لئے زرعی پیداوار میں برف کو اہمیت دے کر یہ مانتی تھی کہ موسم کی پہلی برف باری کی اطلاع کے ساتھ رسمی انداز میں 'نوشین مبارک' دے کر کسی سے بھی اپنی ایک فرمائش پوری کروائی جا سکتی ہے! جگری نے بچپن میں اپنے رئیس باپ کو نوشین کی مبارک دے کر اپنی اسکول جانے کی فرمائش پوری کروا دی تھی! اور اپنے باپ کا محل نما گھر چھوڑ کر جب وہ اپنے سسرال میں رہنے آئی تھی تب اسنے اپنے سسر کو نوشین کی مبارک دے زیورات کی فرمائش کی بجائے، اپنے نئے گھر کی کچی چھت ہٹوا کر ٹین کی چادریں لگوا دینے کی فرمائش پوری کی تھی! 'نوشین' کی مبارک باد دے کر، اپنے سسرال کے موروثی مکان کی کچی چھت ہٹوا کر ٹین کی چادریں لگوا دی تھیں! پھر بیوی کی انقلابی تدبیروں میں شامل ہو کر اسکول میں بچوں کو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پڑھانے والے ہنرمند شوہر نے بھی، اپنے باپ کو نوشین کی مبارک دے کر ٹین کی چھت سے پھسل کر آنگن میں جمع ہوئے برف کے تودوں کو قابلِ توجہ مجسمے بنانے کی اپنی فرمائش پوری کروادی تھی!!

چونکہ بت پرست نہ ہوتے ہوئے بھی ان کے بیشتر پڑوسی اس عمل کو ایک ثقافتی روایت کا نام دینے کے عادی ہو چکے تھے۔ میرے والدین کو دریائے جہلم کے کنارے سو سال پرانے مکانوں کے مکینوں سے جنونی لگاؤ تھا! گویا بستی کا ہر مکان ان کا اپنا گھر تھا! اور صدیوں پرانی زمینی حقیقت سے جڑے ہم عصر، ہم خیال، امن پسند نیک پڑوسی گھر گھر کے نگہبان تھے! جان کی بازی لگا کر حملہ آوروں کو روکنے والے وفادار سنتری تھے!!

مگر وہ رات انوکھی، نرالی اور ڈراؤنی تھی! تب میں پانچ برس کا تھا!۔۔!! ہمارے موروثی گھر کی رکھوالی کرنے والے ہمارے وفادار کتے نے گئی رات محلے کے کتوں کے ساتھ ساتھ اونگھتے ہوئے؛ گہری نیند سو رہے میرے والدین کو چونکا کر ان کو جگایا تھا! دونوں کو یوں لگا تھا گویا اپنی حفاظت آپ کرنے کا سائرن بج رہا تھا!! پھر اچانک آنگن میں، صدیوں پرانے چنار کے درخت کی شاخوں پر سو رہے پرندوں نے شور مچا کر چارسو پھیلے سناٹے کو چیر ڈالا تو خوف زدہ میاں بیوی سمجھ بیٹھے کہ سرحدوں کو پھاندنے والی فوجی ٹینکوں کی گڑگڑاہٹ سن کر کانپ رہے ہیں! مگر بھونچال کے کئی جھٹکوں سے جب مکان ہی ہلنے لگا تب جگری مجھے اپنے آنچل میں چھپا کر، گود میں اٹھا کر اپنے گھر کو کھلا چھوڑ کر ہانپتی کانپتی دوڑتی رہی! تب میں پانچ برس کا تھا جب میرے والدین نے، اپنے نیک پڑوسیوں کے ساتھ ان کے کھلے کھیل کے میدان میں، پناہ لے کر ایک سنگین رات گزار لی تھی! مگر جب ایک رنگین سحر کی اجلی کرنوں کو دیکھ کر اپنے کھلے گھر میں داخل ہوئے تھے تب پہرہ دے رہے وفادار کتے نے موروثی بسکین کا استقبال کیا تھا! تب میرے والدین اور بستی والوں نے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ایک دوسرے کو یہ احساس دلایا تھا گویا وہ سب ایک ڈراؤنا خواب دیکھ کر جاگ پڑے ہیں!

مگر اس بار جب جگری میرا پچاسویں جنم دن کی تیاریاں پوری کرنے کے بعد سو گئی تھی میں جاگ رہا تھا! ایک نئی صبح کی کا انتظار کرنے کی بجائے کروٹیں بدل بدل کر یہ سوچ نہیں پا رہا تھا کہ کل کیا ہوگا! اس بار نہ مکانوں کے آنگنوں میں اور نہ شہر کی گلیوں اور سڑکوں پر کتے اونگتے رہے اور نہ رات کے سناٹے کو درختوں کی شاخوں پر بیٹھے پرندوں کا شور چیر رہا تھا! دستک کی آواز سن کر جب میں نے گھر کا دروازہ کھولا تھا تب گولی کھا کر اپنے وفادار کتے کو دم توڑتے دیکھا تھا! دروازے پر چسپاں ایک دھمکانے والا اشتہار پڑھ لیا تھا! اور سڑکوں پر ہو رہے جنونی مظاہروں کی گونج اور گھروں کے دروازوں پر دستک اور بندوق والوں کے قدموں کی آہٹ سن لی تھی! اور لرز کر میں نے جگری کو گود میں اٹھا کر، اپنی کار میں بٹھا کر گھر کو کھلا چھوڑ کر رات بھر سفر طے کرنے کے بعد، اجنبی شہر میں ایک سرکاری امدادی کیمپ کے خیموں میں پناہ لی تھی! پھر جسموں کو جھلس دینے والی مقامی گرمی کی شدّت کے شکار خیموں میں پناہ گزیں کے کرب اور کراہن کو خود محسوس کرتی رہی میری ماں خلاؤں میں گھور گھور کر، موسم کی پہلی برف باری کی اطلاع دینے والے بادلوں کا انتظار کرتی رہی! اسکو یقین تھا کہ وہ کسی اشرف المخلوق کو 'نو شین' کی مبارک دے کر پناہ گزیں کو اپنے اپنے موروثی گھروں میں لے جانے کی فرمائش پوری کر دے گی!! مگر پناہ گزین نے میری ماں کی بڑی بڑی مرجھائی آنکھوں میں امید کے عکس کو برف کی طرح ٹھنڈی پلکوں سے ڈھک کر چتا پر بٹھا دیا تھا! تب جگری ستّر برس کی تھی اور میں پچاس برس کا تھا!!

اب میں اسّی برس کا ہوں اور پچھلے تیس برسوں سے، اپنے آبائی گھر سے ہزاروں کوس دور امریکہ میں؛ اپنے بیٹے اور پوتوں کے ساتھ ایک آرام دہ زندگی گزار رہا ہوں۔ مگر کشمیر فائل فلم دیکھ کر میں بھی بلک بلک کر رو پڑا ہوں! مگر فلم دیکھ کر میرا دکھ درد سمجھ کر، مجھے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

راحت دینے کی آواز بلند کرنے والوں کو 'نوشین' کی مبارک دے کر، انسانی رشتوں کے قدر دانوں سے آزمودہ دل بہلانے والے منصوبوں کو عمل میں لانے کی فرمائش نہیں کروں گا! بلکہ مسیحائی راحت کا یقین دلانے والے سیاست دانوں سے یہ گذارش کروں گا کہ کوئی تو لوٹا دو مجھے، میرا موروثی گھر! دریائے جہلم کے کنارے وہ، قدیم مکان جس کی چھت کو برف کے بوجھ سے دب جانے سے میرے مرحوم باپ نے بچا لیا تھا! میں اپنے آنگن میں، برف کا مجسمہ بنا کر اپنے نیک پڑوسیوں کے ساتھ 'نوشین کا جشن منانا چاہتا ہوں'!!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کہیں یہ وہ تو نہیں!

دہشت کے قہر سے اکھڑ چکے موروثی بسکین کی بربادی کا چشم دید گواہ اپنی حقیقت سے آشنا ہے! صدیوں پرانی روایات پر عمل کرتے ہوئے، اپنوں کو جگ بیتی و آپ بیتی سنانا اس کا موروثی پیشہ ہے اور جنونی شوق بھی! بھری بزم میں، اپنے بزرگوں کی خودسنی سنائے، سبق آموز استعاری حکایتیں، گلستان بوستان کی دلچسپ صدیوں پرانی کہانیاں کو گا کر سنانے کا وہ عادی ہے! صدیوں سے، ہر دور میں ان کے چشم دید، ماضی سے جڑے سکھ دکھ کے حقیقی واقعات کو اپنے آنکھوں دیکھے کانوں سنے سانحات سے جوڑ کر، باقاعدگی سے بیان کرتے ہوے وہ زمینی تواریخی حقائق کو عیاں کرنے والا ایک فرض شناس داستان گو ہے! اور یوں حکمرانوں و مورخوں کے ارادتاً چھپائے جبر و تشدد کے سانحات کو عیاں کرنے کی ذمہ داری کو نبھانے کا عادی داستان گو اس بار ایک لاچار یرغمال ہے! اور وہ ویراں مکان کے خودساختہ ناظم کی انتقامی تدبیروں سے جڑے شاطر ارادوں سے آشنا ہے! وہ جانتا ہے کہ مقصداً مکان کو اجاڑ کر، موروثی مکین کو مار کر یا بھگا کر؛ ان کے پاسباں کو مطلباً دربان بنانا اور بوقت ضرورت اس کو غیر موجود مکین کا ترجمان ہونے کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہو یا اس کو میزبان کا وقتی درجہ دینا ایک بین الاقوامی سازش ہے! وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا برباد ہو چکا گھر نہ ایک عجائب گھر ہے اور نہ اپنی بربادی کی داستان عیاں کر دینے والا ایک کھنڈر ہے! بلکہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ناظم کی ارادتاً سجائے گئے ایک ایسی سیاسی رہائش گاہ ہے جو فقط چکا چوند روشنیوں میں نظر آتی ہے! اور وہ برسوں سے، انتقامی آقا کی ہدایات پر انقلابی موروثی بسکین کی غیر موجودگی میں مجبوراً ایک میزبان بن جاتا ہے! پھر اپنے لب سی کر، آنسو پونچھتے پونچھتے، عام تماشہ بین کی آڑ میں فقط ناظم کے چنندیدہ مورخوں، مفکروں، دانشوروں اور صحافیوں کی پزیرائی کرتا رہتا ہے! اور اپنے مذہب پرست، امن پسند ہم وطنوں کے ماضی سے جڑی، اپنی تواریخی معلومات کا بوجھ اٹھانے والے کو مہمانوں کے عالمی بحث مباحثوں میں لازماً شامل کیا جاتا ہے! اس کی موجودگی میں ہم خیال شرکا اپنی عالمی اطلاعات ونشریات میں وہ اپنوں کی زمینی حقیقت کو مقصداً اپنی بناوٹ کے سانچوں میں ڈال دینے کے عادی ہو چکے ہیں! اور پھر جب مذہب کے رنگوں سے سجا کروہ ماضی کے حملوں سے جڑے سانحات اور اپنی جدید انتقامی تدبیروں کو انقلابی کارناموں کا نام دے کر، داستان گو کی موجودگی کو عوام کی ترجمانی اور اس کی خاموشی سے اپنے گمراہ کرانے میں اپنی عیاری و مکاری میں مہارت حاصل کر چکے ہیں! مگر اجنبیوں کی زبانی اکھڑ کر بچھڑ چکے ہم وطنوں مہاجروں کی داستان سن کروہ لرز اٹھتا ہے! مگر صوفی سنتوں کے اصولوں پر عقیدتاً عمل کرنے والا لاچار داستان گو اپنی شمولیت کی عالمی سنسنی خیز اہمیت سے آشنا ہے! مگر چاہتے ہوئے بھی نہ وہ ان کو ٹوک پاتا ہے اور نہ ان کے گمراہ کن عالمی پیغامات کو روک سکتا ہے! نتیجتاً سچ پر وقت کے آمروں کے ہوس و حرص کے ارادتاً لگائے گرہن کو اپنی موجودگی سے جوڑ کروہ اپنے وجود سے خوف زدہ ہو تا رہتا ہے! اور ذہنی طور پر تذبذب کے دلدل میں دھنس کر چہروں کے ہجوم میں شناسا ہم وطنوں کا متلاشی ناامید ہو کر بار بار رو پڑتا ہے! مگر ہر بار عیار اور مکّار خوساختہ خیر خواہ اس کے کرب و کراہن کی کیفیت کو مسرت سے جوڑے، خوشی کے آنسوں کا نام دے کر عالمی توجہ کا مرکز بنا دیتا ہے! اور اپنے آزمودہ حکمت عملی سے اس کی داستان کو بدل کر اپنے ہم خیال

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مورخوں سے قلمبند کرنے عادی ہو چکا ہے! مگر جب اطلاعت اور نشریات کی چکا چوند روشنیاں بجھائی جاتی ہیں تب نمائش گاہ ایک ویران مکان بن جاتا ہے! اور سنگین راتیں گزار کر رنگین صبح کا منتظر داستان گو، غیروں اور اجنبیوں سے الگ ہو کر تنہائیوں میں اکثر ویراں دہلیز پر ایک چراغ رکھ دیتا ہے! اور پھر تاریکیوں کو چیرتی اپنے ماضی کے عکس دیکھ کر اپنے وجود سے محبت کرنے کا عادی ہو چکا ہے! اور وہ اپنے بزرگوں سے سنے ماضی کے ملتے جلتے واقعات کو یاد کرتے ہوئے وہ مستقبل سے جڑے ایک سہانے انقلابی تجسس میں کھو جاتا ہے! اس کو یقین ہے کہ تواریخ اپنے آپ کو دہرائے گی! اور اپنوں سے محبت اور غیروں سے نفرت کی بجائے عالمی امن کی خاطر ان سے دوستی کا ہاتھ بڑھانے والے، صوفی سنتوں کے آزمودہ اصولوں کو اپنانے والا اشرف المخلوق، چارسو پھیلی دہشت کی تپش کو اپنی مسیحائی اپنائیت کی سہانی آنچ میں بدل کر اسکے ویراں گھر کو آباد کر دے گا! اور وہ اکھڑ کر بچھڑ چکے اپنوں کی بربادی کے چشم دید واقعات عالم کو سنا کر پھر سے داستان گوئی کا قدیم سلسلہ جاری کر پائے گا! اور وہ پچھلے تیس برس سے خاموشی کو چیرتی ہوئی آہٹ سن کر جھوم اٹھتا ہے!۔۔۔کہیں یہ وہ تو نہیں!؟

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خاموشی

انجلی بھارتی ایک پیشور تجربہ کار نفسیاتی بیماریوں کا علاج کرنے میں ماہر ڈاکٹر ہے۔ تین مہینے پہلے جب دونوں پردیس میں اپنے شوہر کی موت کے صدمے سے سکتے میں آ چکی دیوکی سے ملے تھے تب اپنے جسمانی درد سے زیادہ اپنے ذہنی انتشار سے تڑپ رہی اپنی ماں کو اس کے ضدی اثرار پر ڈاکٹر کیشو اس کو اپنے گھر میں لایا تھا!

اپنی ماں کے زندہ جسم میں مردہ اظہارات سے آشنا بیٹے کو یقین تھا کہ لاچار مریضہ کی خاموشی طوفان سے ٹوٹ جانے والی سمندر کی ڈراؤنی خاموشی نہیں ہے۔ بلکہ سحر کی سہانے اجالے سے ٹوٹ جانے والی رات کی بھیانک، معنی خیز و غور طلب خاموشی ہے۔ اور یہ جواز دے کر فکر مند بیٹا اپنی ماں کی دیکھ بال کرنے کے لئے انجلی کی رضامندی حاصل کر کے، دیوکی کو اس کے سپرد کر کے امریکہ چلا گیا۔

مگر جانے سے پہلے وہ ماں کے آرام دہ بسر کے لئے انجلی کو ایک موٹی رقم دے گیا تھا۔ گم سم ماں کو اپنائیت کا ساتھ دینے کی خاطر اپنے رشتہ داروں کو ہوائی جہاز کی ٹکٹیں بھیج چکا تھا۔ فلیٹ کی اسٹور روم میں سال بھر کے کھانے پینے و دیگر ضروریات زندگی سے جڑی اشیا رکھ گیا تھا۔ سال بھر کی تنخواہ پیشگی دے کر کھانا بنانے والی، کپڑے دھونے والی، گھر کی صفائی کرنے والی اور مالش کے بعد مریضہ کو نہلا دینے والی کو ملازم رکھ گیا تھا۔ اور تب سے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اب تک وہ روز موبائل پر ویڈیو کالز دے کر اپنی ماں کو دیکھ کر اور انجلی سے ہم کلام ہو کر تازہ ترین حالات کے بارے میں جانکاری رکھنے کا عادی ہو چکا ہے۔ ماں کے تھرتھرا رہے ہونٹ دیکھ کر اکثر جذبات کی رو میں بہہ کر دیو کی کی خاطر اس کو اپنی داستان حیات سنانے کا یوں عادی ہو چکا تھا گویا مسیحا سے مخاطب ہو کر منتروں کا جاپ کرتے ہوئے ماں کی شفا کے لئے دعا کر رہا ہو۔

ماضی کی یادوں کو بار بار تازہ کرتے ہوئے دلچسپی سے کیشو کی آپ بیتی سن چکی انجلی یہ جان چکی ہے کہ دیو کی ایک مندر کے پجاری کی ان پڑھ مگر اپنی صدیوں پرانی روایت کی عمل سے آشنا بارہ برس کی بیٹی تھی۔ اور اس کی شادی صدیوں پرانے فلسفوں اور استعاری روایت کے ترجمان ایک عقیدت مند پیشور پروہت کے بیٹے سے ہوئی تھی۔

واسودیو تب سولہا برس کا تھا۔ اپنی انقلابی کشمکش زندگی میں الجھا تب گاؤں کے اسکول کو چھوڑ کر شہر میں سرکاری افسروں کے گھروں میں چھوٹے بڑے کام کرتے، خود پڑھتے، اپنے ہم عمر ہم جماعتی امیر زادوں کے ہوم ورک کرتے کرتے اور پڑھاتے پچھلے پچاس برسوں کے دوران اپنے گاؤں کے پرائمری اسکول سے یونیورسٹی تک پہنچنے کی خاطر ایک عذاب دہ اقتصادی بحران کا ڈٹ کر مقابلہ کر چکا ہے۔

اپنے ذاتی تجربات کے ضدی حوالوں سے اپنے والد کے فلسفوں سے جڑے پچھلے جنم اور اگلے جنم کے درمیاں لٹک رہی تقدیر کے کرشمات اور سانحات کے اعتقاد کو خارج کرتے ہوئے اپنے اعتماد سے اپنی انقلابی تدبیروں سے ابھرے کارناموں کا ڈنکا بجانے والا ہم خیال انقلابیوں کا ہم سفر بن گیا۔

مقامی یونیورسٹی میں اقتصادیات سے جڑے شعبے کے سربراہ اور ایک انقلابی تحریک سے جڑی ہم خیال ملازموں اور طلبا کی انجمنوں کے مشیر پروفیسر واسودیو انقلابی نے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ارادتاً" دیوکی کے اعتقاد کو دبوچ کر اس کو اپنی خاموشی سے اپنے شوہر کی ہر بات کی تصدیق کرنا سکھا دیا۔ نتیجتاً واسودیو کے اعتماد کی انقلابی نوک سے اعتقاد کو بلا کرید نے کی انتقامی سیاست کی تصدیق کرنے والی بیوی اپنے عقیدت مند پڑوسیوں اور رشتے داروں سے الگ تھلگ ہو کر رہ گئی۔ بلکہ اپنے دادا کے قول اور اعمال کو اپنا کر اپنے عقیدت سے جڑی بیشتر روایات پر عمل کرنے والا اکلوتا بیٹا کیشو بھی ماں باپ سے الگ ہو کر دس برس سے امریکا کا مستقل باشندہ بن گیا۔

اپنے ہوس و حرص کی خاطر عالم کی اقتصادی بحران کا شکار بنانے میں امریکا کی حکومت کا ساتھ دینے، بھارتیوں سے نفرت کرنے والا، ایک غریب پرور ہونے کا دعویٰ کرنے والا واسودیو جب بیوی کو ساتھ لے کر امریکا میں اپنے بیٹے کے گھر میں داخل ہوا تب دیوکی یہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ یہ دلکش واقع واسودیو کی منطقی تدبیر سے ابھرا کرشمہ ہے یا کیشو کے اعتقاد سے جڑا کارنامہ!

وہ خوش تھی کہ اس کی خاموشی من چاہے عمل کی تصدیق کر رہی تھی۔ وہ خوش تھی کہ سال کی پہلی برف باری کے بعد وہ اپنے شوہر کا ہاتھ تھام کر اپنے بیٹے کے قرب سے بھی لطف اندوز ہو کر دونوں کے قدموں سے قدم ملا کر برف کی چادر پر چل رہی تھی۔ اور یوں محسوس کر رہی تھی جیسے دس برس کی دوریاں نزدیکیوں میں بدل رہی تھیں۔ مگر واسودیو نہ جانے کیا سوچ کر بار بار رک کر اور پلٹ کر اپنے ساتھ دیوکی کے بھی قدم روک کر ہر بار پلٹ کر برف کی چادر پر اپنے قدموں کے نشان دیکھ کر غالباً گن رہا تھا یا پھر اپنے ماضی کے عکس دیکھ رہا تھا۔

اچانک چند قدم چل کر اس بار جب اسنے رک کر اور پھر پلٹ کر دیکھا تب دیوکی کا ہاتھ چھوڑ کر وہ گر پڑا۔ تب کیشو نے جب اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا تھا تب تک وہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دم توڑ چکا تھا۔ تب اپنے باپ کی بجھی آنکھوں کو دیکھ کر تھرتھرا رہے کیشو کو لگا جیسے مرحوم دادا اس کو تسلیاں دے کر رنج کو سہنے کا حوصلہ دیتے ہوئے زندگی کی وہ سچائی عیاں کر رہا ہو جس کو کوئی ایجادی عمل غلط ثابت نہیں کر پائی ہے۔ اور وہ اپنی ماں کو یہ سمجھاتا رہا کہ ہر جاندار کی زندگی کا سفر جنم سے شروع ہوتا ہے اور اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر کون کب کہاں اور کس وقت پیدا ہوتا ہے، کب کہاں اور کس وقت مر جاتا ہے یہ کوئی نہیں جان پایا ہے۔ اس بار دیوکی نے اپنی خاموشی سے کیشو کے قول اور عمل کی تصدیق کی تھی۔

مگر اگلے دن پردیس میں اپنوں کی کمی محسوس کرتے ہوئے روایات کی عمل کے بغیر جب اس نے ارتھی کے متبرک شعلوں کی بجائے اپنے شوہر کے جسم کو بند کمرے میں برقی کے جھٹکے سے راکھ میں بدلتے دیکھ کر آشفتہ دل سے اٹھی ہوک دماغ پر دستک دے کر ایک دردناک چیخ بن گئی تھی۔ فرمابردار بیٹا ماں کو اپنے گھر لے آیا تھا مگر ماں کی سنسنی خیز خاموشی کی وجہ سے وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے باپ کی روح کو سکون دلانے کی خاطر دسویں دن سے تیرھویں دن کے روایتی شرادھ کر نہیں پایا تھا۔ بے بس ہو کر اس کی خاموشی کے ٹوٹ جانے کا منتظر روز ماں کے تھرتھرا رہے ہونٹ دیکھ کر اپنے ہونٹ سی کر ویڈیو کال بند کرتا ہے۔ مگر سلسلہ ویسے ہی جاری ہے جیسے کیشو نے سوچا ہے۔

پچھلے تین مہینوں کے دوران گھر کے ملازم باقاعدگی سے ویسے ہی کام کرتے رہے ہیں جیسے کیشو نے سمجھایا تھا۔ روز علی الصبح آ کر گئی شام جاتے رہے۔ انجلی تن من اور دھن سے دیوکی کی دیکھ بال کرتے ہوئے سحر سے شام تک ہی نہیں بلکہ رات کے کسی پہر بھی وہیل چیئر پر بیٹھی کرب اور کراہاں سے تڑپ رہی مریضہ سے سوالات کرتے ہوئے اس کی خاموشی توڑنے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہی۔ ہاں مگر کیشو کی توقعات کے خلاف اس کے مرحوم باپ کے قول اور اعمال سے نفرت کرنے والے رشتے داروں نے اس کی حمایتی بیوی کے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نزدیک آنے کی پہل نہیں کی۔اور پسند کرنے والے ہم خیال عوام کی اقتصادی بحران کی ترجمانی کا دعویٰ کرنے والے دوست دیوکی کی خاموشی کے حوالے دیکرانجلی کی تیمارداری کو ایک انقلابی خاتون کو قیدی بنانے کی فرقہ پسندوں کی سازش کا نام دے کر اپنے سیاسی جلسوں میں اس کو توجہ کا مرکز بنا کر 'مدر انڈیا' کا لقب سے نواز کر اس کی آزادی کے ساتھ واسودیو کے فلیٹ میں اپنا دفتر بنانے کی مانگ کرتے رہے۔۔ پیغامات دیتے رہے۔انجلی اور کیشو دونوں اپنے خلاف ہو رہے اشتعال انگیز مظاہروں کو نظرانداز کرتے رہے۔

مگر تب جب اپنی کشمکش زندگی میں اپنے اعتقاد سے جڑی قدیم روایات کے کرشمات پر بھروسہ کرنے والے اور اپنے اعتماد سے ابھرے انقلابی تدبیروں کے کارناموں پر یقین کرنے والے کروڑوں ہم وطنوں نے ایک مسیحائی پیغام سن کر، ایک ہوکر ''کرونا وائرس'' کے وبائی پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جوانوکھی جنگ چھیڑدی، انجلی بھی اپنے کروڑوں ہم وطنوں کی طرح اپنے آپ کو ارادتاً دوسروں سے الگ تھلگ رکھ کر خود کو اور دوسروں کو وبا سے بچانے کی جنگ میں شامل ہوگئی۔گھر میں کام کرنے والے سبھی ملازموں کو پہلے دن سے سوسائٹی والوں نے روکا تھا یا وہ خود امریکہ سے لوٹ کر آئی دیوکی سے خوف زدہ تھے یہ جان لینے کی کوشش کیئے بغیر سنگین راتیں کاٹ کاٹ کر رنگین سحر کی منتظر انجلی اپنے کروڑوں ہم وطنوں کی طرح اپنے گھر میں ارادتاً دن رات رہ کر دوسرے کے گھروں سے دوریاں رکھ کر ایک فیصلہ کن اکیس دن کی جنگ میں شامل رہی۔اور آج بیس دن کے اختتام پر اپنے مسیحائی رہبر کا پیغام سن کر انجلی بھی رات کے 9 بجے مقصداً تمام بتیاں بجھا کر اپنے فلیٹ میں پھیلے اندھیرے کو سوسائٹی میں چارسو اندھیرے سے جوڑ کر اپنی معنی خیز نظروں سے گھورتی رہی۔ پھر سوسائٹی میں رہنے والوں نے جب برامدوں میں ارادتاً چراغ جلا کر مقصداً تالیاں اور گھنٹیاں بجا کر اجالوں کا خیر مقدم کیا تب دیوکی اپنی وہیل چیئر چھوڑ کر ایک گیند کی طرح

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اچھل کر برامدے میں داخل ہوئی اور اپنے تھرتھرا رہے ہونٹوں پر لگی مہر خاموشی توڑ کر انجلی کے موبائل پر نظر آ رہے کیشو سے مخاطب ہو کر بول پڑی ''جب میرے باپو اس دنیا کے اجالوں کو چھوڑ کر دوسری دنیا کے اندھیروں میں کھو گئے تب میری ماں روز شام ہوتے ہی ایک دیا جلا کر دہلیز پر رکھ لیا کرتی تھی۔ تمہارے پاپا بھی اندھیروں میں کھو چکے ہوں گے۔ تم بھی اپنی دہلیز پر ایک چراغ رکھ دو اور 'لو' کو دیکھ کر گھنٹی بجاتے رہو۔ اس جہان کا مالک ان کی مدد کرتا ہے جو اعتقاد یا اعتماد سے خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ یہ تمہارے دادا جی کہا کرتے تھے۔''

دیوکی کی باتوں کے ساتھ گھنٹیوں کی گونج سن کر اپنے اردگرد چارسو پھیلے اجالوں میں انجلی، ڈاکٹر کیشو اور اپنی انوکھی جنگ جاری رکھنے والے کروڑوں ہم وطنوں کی فتح کے عکس نظر آ رہے ہیں۔۔۔!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تلاش۔۔۔!

ابھی بہت اندھیرا ہے! اور میرے پوتے نے مجھے جگا کر جنم دن کی مبارک دی ہے۔ پھر میری گود میں لیپ ٹاپ رکھ کر میرے شانوں سے چپک کر وہ میری دلچسپیوں میں شامل ہو گیا ہے۔! خوش ہوں کہ کورونا وائرس کی بندش سے الگ تھلگ ہونے کے باوجود آج میں فیس بک کے کرشمات سے اپنے پڑوسیوں سے تو کیا اپنے ملک اور بیرونی ممالک میں آباد شناسا اپنوں اور غیر شناسا اجنبیوں سے ملنے کا شرف حاصل کر چکا ہوں۔ مبارکبادی کے پیغامات سن کر، پڑھ کر اور ویڈیو دیکھ کر میں انکی شادمانی کو اظہارات میں اپنائیت کے سہانے کرب کو محسوس کر رہا ہوں۔

یہ میری خوش بختی ہے کہ تیس برس پہلے، میری ہی طرح اپنے گھر سے اکھڑ چکے ہم عصروں نے روبرو ہو کر مجھے اپنے آبائی وطن سے جوڑ دیا ہے۔ کشیپ ریشی کے کشمیر میں صدیوں سے آباد موروثی بسکین سے جڑی میری یادیں تازہ کر دی ہیں۔

1990 میں ہجرت کے بعد بھارت، امریکہ اور آسٹریلیا کے مختلف شہروں میں چین سے زندگی گزارنے والا کوئی میرے اسکول اور کالج کی یادیں تازہ کر چکا ہے تو کوئی محلے میں اکثر مچھلیاں بیچنے والی، دریا کنارے رسد دینے والے بہت بڑی ناؤ کا ذکر چکا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہے۔ کوئی ہمارے محلے کے بازار میں اپنائیت کا احساس دلانے والے سبزی، گوشت اور دودھ فروش کی نقلیں اتارنے والے نائی کی یاد دلا چکا ہے۔ کوئی ساتھ کام کرنے والے افسروں وملازموں کے حوالوں سے نیکی اور بدی کے کھٹے میٹھے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے مجھے چھوٹی بڑی ان خوشیوں کا احساس دلا دیا ہے جو اب عالیشان جدید بستیوں میں رہ کر نہیں مل پاتی ہیں۔ نتیجتاً اپنے سبھی دوستوں کی خواہشات سے ہم آہنگ ہو کر دل چاہتا ہے کہ جہاں میں نے اپنی اسّی برس کی عمر میں پچاس سال بسر کئے ہیں وہیں زندگی کی شام ہو جائے۔

خوش ہوں کہ میری دلچسپی سے متاثر ہو کر میرا پوتا میرے شانوں سے چپک کر فیس بک پر آ رہے میرے دوستوں کے پیغامات پڑھتا رہتا اور ویڈیو دیکھتا رہتا ہے اور لڑکپن کے تجسّس کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ میرے 60-80 کی عمر کے دوستوں کے سبھی پیغامات دیکھ رہا ہے۔ انگریزی میں لکھے جملے وہ خود پڑھ لیتا ہے جبکہ اردو میں بھیجے گئے پیغامات میں پڑھ کر اسکو سناتا ہوں۔

جب کسی ویڈیو میں کوئی نیا/پرانا کشمیری نغمہ بجتا ہے تب وہ میرے ساتھ گنگنا کر اپنے کشمیری ہونے کے فخر کو عیاں کرتا ہے اور میری دلچسپی سے ہم آہنگ ہو کر بیشتر پیغامات کو اپنے تجسّس کا مرکز بنا لیتا ہے۔ اس کی یہ کیفیت بھانپ کر میں اس کو صدیوں پرانی کشمیری روایات کی جانکاری دینے کی خاطر مقامی حکایتیں سنا دیتا ہوں۔ میری صلاحیتوں پر میرے بیشتر دوستوں کے قصیدے سن کر اس کا پیار اُمڈ کر ایک عمدہ جنونی اظہار بن جاتا ہے۔ مگر مجھے 'کشمیر کا گوگل' کا لقب دینے والا، میرے شانوں سے چپک کر، میری گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر اپنی نگاہیں جمی رکھنے والا میرے بچپن سے جگری دوست خالد کے ویڈیو کو دیکھ کر وہ اچانک

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چونک پڑا ہے۔ اور میں اپنی پسند پر حیران ہونے والے پوتے کو یہ سمجھا نہیں پا رہا ہوں کہ میرا ہمدرد یار مجھے گویا صحرا میں چلتے چلتے کوئی نخلستان دکھا کر ہم دونوں پر کرم کر رہا ہے۔ یا سراب دکھا کر ستم کی اطلاح دے رہا ہے۔

اس کی سراسیمگی کے اظہار کو نظر انداز کرتے ہوئے جو وڈیو بار بار دیکھ رہا ہوں وہ خالد نے مجھے میرے جنم دن پر خاص طور پر بھیجا ہے۔ خالد اور میں ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے۔

خالد کا وڈیو ایک مختصر دستاویزی فلم ہے۔ آغاز میں دریا کنارے ایک قدیم شو مندر سے جڑا وہ گنجان محلّہ یاد آتا ہے جہاں میرا ہم عمر دوست خالد میرا پڑوسی تھا۔ آغاز میں ایک لمبے کوچے کے دونوں طرف مکانوں کی نمائش سے ہمارے گنجان محلے کی شناخت کی گئی ہے جہاں خالد تیس برس پہلے شناسا ہندوؤں کے ساتھ رہنے والا واحد مسلمان تھا۔ تب وہ میرا ہم نفس نیک پڑوسی ہوا کرتا تھا۔ وڈیو میں شامل مسلمانوں کے گنجان گاؤں کی نمائش کی گئی ہے۔ وہاں موجود بہت بڑا ہندوؤں کا واحد مکان تیس برس پہلے میرے مرحوم نانا کا گھر ہوا کرتا تھا۔

آخر میں بیشتر اردو، انگریزی اور کشمیری اخباروں کے تراشوں کا ایک غور طلب کولاج ہے۔ اور اس سنسنی خیز خبر کی اطلاح دے رہا ہے ''1990 میں دہشت گردی کی بربریت سے اپنے موروثی گھروں سے اکھڑے لاکھوں کشمیری پنڈتوں کی گھر واپسی! مرکزی سرکار کا اعلان۔۔!!'' کولاج کی نمائش کے بعد خالد کی آواز ابھر کر سنائی دے رہی ہے۔

''اوتار میرے یار! خوش ہوں کہ ہم تیس برس بعد اپنے یوم پیدائش پر مل پائے!۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کہاں ہو۔۔۔؟۔۔۔نوئیڈا میں یا نیویارک میں۔۔؟بغل گیر ہونے کو جی چاہتا ہے! اپنے وطن کی یاد آرہی ہے تو لوٹ کر آجاؤ۔ ساتھ رہ کر اپنا بڑھاپا گزاریں! مگر رہیں گے کہاں۔۔؟ تمہارا صدیوں پرانا گھر ایک بک چکا مکان ہے اور گنجان گاؤں میں تمہارے نانا کا گھر ایک مہاجر کا ویران مکان ہے۔۔۔!

تمہارا اپنا ہوں اس لئے تصویریں بھیج کر زمینی حقیقت عیاں وبیاں کر رہا ہوں۔ تم بتادو کہ اخباروں کی سرخیوں میں صداقت کی مٹھاس ہے یا سیاست کی کڑواہٹ۔۔۔؟ جواب کا منتظر۔۔۔!''

پچاس برس ساتھ ساتھ گزارے دنوں کی یادیں اکثر تنہائیوں کا احساس دلا رہی ہیں۔ شہر اور گاؤں کی یہ تصویریں حقیقت کو عیاں وبیاں کر رہی ہیں۔ گھر واپسی کے بارے میں اخباروں کی سرخیاں دیکھ کر جان نہیں پاتا کہ اطلاعات میں صداقت کی مٹھاس ہے یا سیاست کی کھٹاس۔؟

اب شام ہو چکی ہے۔ اور میں دن بھر بار بار لیپ ٹاپ کھول کر دیش بدیش سے آ چکے شناسا اپنوں اور غیر شناسا اجنبی فیس بک کے سبھی دوستوں کے پوسٹ کئے پیغامات پڑھتا رہا اور ویڈیو دیکھتا رہا۔ مگر خالد کا ویڈیو دیکھ کر میری کھوج سکتے میں آجاتی ہے۔ میرا پوتا میری دلچسپی سے اُوب کر کب کا چلا گیا ہے۔ مگر میں شہر میں اپنے پشتینی مکان اور گاؤں میں اپنے نانا کے قدیم مکان کو کھوجتی نگاہوں سے ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا ہوں۔ ایک بک چکا مکان ہے اور دوسرا ایک ویران مکان ہے! اور میں دونوں میں ماضی کے عکس دیکھ کر اپنے کھو چکے وجود کو تلاش کر رہا ہوں۔!!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہمارے اپنے محسن جی!

میں ایک قلمکار اور فلمکار ہوں! مجھے اپنے تصورات سے ابھرے واقعات سے جڑے خیالاتی حالات کی بجائے، اپنے چشم دید حقیقی سماجی، ثقافتی و اقتصادی واقعات سے ابھرے حالات پر موضوعاتی فلمیں بنانے کا جنونی شوق ہے! پہلی بار اپنی مادری زبان میں ایک فلم بنانے کی تیاریاں کر رہا ہوں! اور اپنے آبائی شہر میں، لوکیشنز کی کھوج کے ساتھ ساتھ اپنی فلم کے اہم کرداروں کو فطری انداز میں ادا کرنے والے فنکاروں کی تلاش کر رہا ہوں! میں اپنے ان سبھی ہم جماعتوں سے مل چکا ہوں جو میرے ساتھ تھیٹر کیا کرتے تھے! اور ان سے مل کر یوں محسوس کر چکا ہوں گویا برسوں پرانی یادوں کا جم چکا گلیشیر، اپنائیت کے احساسات کی سہانی آنچ سے، پگلتے پگلتے، ہمیں ہماری ہی بھولی بسری داستان سنا چکا ہے! اور ان عذاب دہ واقعات کی یادیں بھی تازہ کر دی ہیں جب فنون ادب کے سبھی شعبوں سے مقصداً دوریاں رکھنے والے، ارادتاً مستقبل میں ہمارے معقول روزگار کے امکانات کو، معاشرتی اختلافات سے ابھرے خدشات کے شکار بنا کر، ہماری حوصلہ شکنی کرنے کے عادی ہوا کرتے تھے! میں خوش ہوں کہ تقریباً تیس برس بعد، اپنوں کی بھری بزم میں ماضی کی یادوں سے ابھرے تجسس کے حوالات سے جڑے سوالات کے جوابات سن کر یہ جان چکا ہوں کہ انقلابی تدبیروں پر عمل کرنے والے میرے سبھی ہنرمند ساتھیوں نے، اپنے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تصورات کو حقیقت میں بدلنے کی خاطر اپنا تخلیقی سفر جاری رکھا تھا! اور اب گوگل کے رواں دور میں وہ سب، اپنی اعلیٰ تعلیمی قابلیت، سے جڑی اپنی فنّی صلاحیتوں کے دم پر فنونِ ادب سے جڑے سرکاری وغیر سرکاری محکموں میں اپنی تخلیقی وانتظامیہ لیاقت سے معاشرے میں اپنی ثمر آفرین اہمیت کا احساس دلانے میں کامیاب ہو چکے ہیں! مگر آج جب میں نے اپنے اس انوکھے جماعتی کا ذکر چھیڑا، جس نے مجھے 'فلمولا' کا نام دیا تھا، تب بھری بزم میں پھیلی سنسنی خیز خاموشی نے مجھے خوف زدہ کر دیا! اس سے پہلے کہ میں اپنی سراسیمگی کا اظہار کر پاتا میرے سبھی ہنر مند جماعتی، معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ، مجھے گھورتے ہوئے ایک ساتھ بول پڑے! ''کون۔۔۔۔؟ وہ۔۔۔۔؟!۔۔۔۔'وہ ہمارے اپنے محسن جی''؟ اور پھر جب وہ سب سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھ کر شرارتاً کھلکھلا کر ہنستے رہے تب میں ان کی کیفیت بھانپ گیا! مگر ایک جذباتی جھٹکے کی شدت نے مجھے یہ جانکاری دی کہ، ایک ہی شہر میں رہنے کے باوجود میرے سبھی ساتھی یہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے! مگر میں نے ماضی کے دریچے سے جھانک کر دیکھا تو ہمارے محلے کے واحد عالیشان بنگلے میں رہنے والے اور اپنے اسکوٹر پر کالج آنے والے ہم عمر پڑوسی اور ہم سب کے جماعتی کی یادیں تازہ ہو گئیں! میں ایک کروڑ پتی جنگلات کے ٹھیکیدار کے اکلوتے بیٹے سورج پرکاش کی ذہنی کیفیت سے آشنا تھا! اور یہ جانتا تھا کہ 'محسن' نہ تو اس کی خاندانی شناخت تھی اور نہ اس کا اپنایا ہوا ایک تخلص تھا! بلکہ اس کے اپنے تراشے غریب پرور کے کردار کی ڈرامائی نمائش کے لئے، اس کا خود اپنایا ہوا ایک لقب تھا! سورج پرکاش مجھے محلے میں اجنبیت کا احساس دلا کر اور کالج میں اپنائیت کا احساس دلانے کے باوجود ٹالنے کی کوشش کرتا رہتا تھا! مگر کسی نہ کسی، سنیما ہال کے احاطے میں اکثر مجھے، فلم دیکھ چکے لوگوں کی بھیڑ میں یوں ڈھونڈتا رہتا تھا گویا مجھ سے ملنا اس کا واحد مقصد ہوا کرتا تھا! اور بار بار ملن کی خوشی کے تاثرات کے اظہار کے ساتھ وہ ہر بار

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اپنی گفتگو کا آغاز اپنے ایک ہی سوال کرنے کا عادی ہو چکا تھا! ''میرے ہم نفس میرے ہم نوا پیارے فلمو لے! کیا تم اپنے پیارے 'محسن جی' کے ساتھ، ایک بار پھر یہ فلم دیکھنا پسند کرو گے؟ اور میں کوئی جواز دئے بغیر اس کو ٹالنے کا عادی ہو چکا تھا! لیکن یہ سچ ہے کہ میری بے رخی کے باوجود، وہ اپنی گفتگو کو جاری رکھنے کی خاطر؛ مجھے کسی ریسٹورنٹ میں میری بے لوث خاطر داری کرنے کا عادی تھا! ہر بار کچھ کہتے کہتے رک کر ایک تذبذب کا شکار ہو کر، کچھ کہے بغیر مجھے اپنے اسکوٹر پر بٹھا کر گھر پہنچایا کرتا تھا! اور میں یہ سوچتا رہتا تھا کہ وہ کیا ہے جو وہ روبرو ہو کر مجھے بتا دینا چاہتا ہے مگر بتا تا نہیں ہے! سورج پرکاش کالج کے احاطے میں میری موجودگی کو ایک ناظر کی دلچسپی کا نام دے کر مجھے ٹال کر اپنے ارد گرد کھڑے تماشا بین کو وہ اپنے مداحوں کا نام دے کر، اپنی کارکردگیوں کو سخاوت کا نام دینے کا عادی تھا! جبکہ میں، قابلِ توجہ پوشاکیں پہن کر، گلے میں مالایں ڈال کر تواریخی فلموں کے کرداروں کی عکاسی کرتے ہوئے رٹے ہوئے فلمی مکالمے بولنے والے اپنی خیالی دنیا کے غریب پرور شہنشاہ کو دیکھنے کا عادی ہو چکا تھا! مگر مقصداً ضرورت مندوں کی شناخت کرنے کے الہام کا مظاہرہ کرنے والے ایک بگڑ چکے رئیس زادے کو دیکھ کر چونک پڑتا تھا! خاص طور پر تب جب وہ 'ہمارے اپنے محسن جی!' کا جملہ بولنے والے کسی بھی شناسا یا اجنبی فریادی کی مانگیں پوری کرتا رہتا تھا! اور اکثر اپنی ہاں میں ہاں ملا کر، احسان مند ہونے کا یقین دلا کر، اپنی مانگیں پوری کروانے کے عادی، چند چالاک مطلب پرست لڑکوں کی موجودگی میں فنونِ ادب سے جڑے سبھی ہنرمند جماعتیوں کی بے رخی سے بوکھلا کر، اپنی ہر دل عزیز ہونے کے مظاہرے کرتے ہوئے پڑھائی میں دلچسپی لینے والوں کو 'کتابی کیڑے' کہہ کر انکا مذاق اڑایا کرتا تھا! فنِ مصوری کے شوقین لڑکوں کو 'رنگ ساز' اور موسیقی سے سامعین و ڈراموں سے ناظرین کو متاثر کرنے والوں ہم جماعتیوں کو طنزاً میراسی ہونے کا احساس دلا کر اپنی اہمیت کا احساس

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دلاتا رہتا تھا! اور تب میں یہ سوچتا رہتا تھا کہ میرے ساتھیوں کو دور رکھ کر نفرت کا احساس دلانے والا میرا پڑوسی میری عزت افزائی کرتے ہوئے کیا یہ چاہتا تھا کہ میں بھی اس کو محسن ہونے کا یقین دلا کر، اپنی کوئی مانگ پوری کروا دوں؟ یا پھر وہ انتظار کر رہا تھا کہ کب، میں اس کے احسانات کا قرضہ اتارنے کے لئے، اس کے ساتھ کوئی فلم دیکھ کر اس کی مانگ پوری کر دوں! اپنے سوالات کے جوابات جان لینے کی خاطر، آج میں اپنے فنکار دوستوں سے ملنے کی بجائے، سورج پرکاش کے گھر جا کر، اس کے ساتھ اپنے لیپ ٹاپ پر اپنی تازہ ترین فلم دیکھ کر اس کی مانگ پوری کر دوں! اس لئے اس کے احسانات کا قرضہ چکانے کی خاطر اس سے ملنے آیا ہوں! ایک طویل عرصے کے بعد آج، اپنے شناسا بک چکے موروثی مکان کے ساتھ جڑے 'سورج مینشن' کی پھاٹک جب چوکیدار کی بجائے سورج کے بوڑھے باپ نے کھول دی تو چونک پڑا ہوں! اور ایک بے شکل کے تذبذب کا شکار ہو کر یوں محسوس کر چکا ہوں گویا ایک حسین منظر کو دھویں نے دبوچ کر مجھے عذاب دہ آنسوں بہانے کیلئے مجبور کر دیا ہو! بوڑھے باپ نے مجھے یہ جانکاری دی کہ کہ اگر انہوں نے مجھے پہچان نہیں لیا ہوتا، تو پھاٹک کھولنے کی بجائے اپنے چوکیدار سے کہلوا دیا ہوتا کہ اسکا بیٹا کسی سے بھی مل نہیں سکتا! بد بخت باپ نے مجھے اپنے عالیشان مگر ویراں ڈرائنگ روم میں بٹھا کر، سسک سسک کر اپنے بیٹے کے بارے میں جانکاری دی تو میں یہ جان گیا کہ سورج پر پچھلے بیس برس سے گرہن لگ چکا ہے! بوڑھا باپ یہ جانتا تھا کہ کالج میں پڑھ رہا اس کا غریب پرور اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے کی خاطر امیر باپ کی تجوری سے روپے نکالتا رہتا تھا! اور وہ اپنی بن ماں کی اپنی اکلوتی اولاد کو کبھی روکنے ٹوکنے کی بجائے اس کی غریب پروری کی حوصلہ افزائی کرنے کے عادی تھے! جب بیٹا جوان ہوا تب مصروف باپ نے ایک مشترکہ بینک کھاتا کھول دیا تھا! اور سورج کو 'ہمارے اپنے محسن جی' کے لقب سے مخاطب

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہوکر ہر خاص و عام کو چھوٹی بڑی رقوم کے چیک دے کر اپنی غریب پروری کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی انا کو تسکین پہنچانے کا چسکہ لگ چکا تھا! مگر ایک شاطر نے 'ہمارے اپنے محسن جی!' کا جملہ بول کر اپنی بیوی کے آپریشن کیلئے، سورج کو الّو بنا کر ایک کورا چیک لیا تھا! اور پیشہ ور جعلساز نے چیک میں اتنی بڑی رقم لکھ دی تھی کہ بینک منیجر نے باپ بیٹے دونوں کو فون پر اپنے شکوک کی جانکاری دے کر گویا دونوں پر برق گرا دی تھی! باپ کے صدمے کی شدّت محسوس کرتے ہوئے بیٹا اپنے باپ کی موجودگی میں تقریباً بیس برس پہلے ایک ٹوٹ چکے مینار کی مانند گر کر پھر اٹھ نہیں پایا تھا! علاج پر لاکھوں روپے خرچ کرنے کے باوجود وہ اپنے کمرے میں رہنے لگا ہے! ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق سورج بول سکتا ہے! مگر بولتا نہیں!! وہ چل سکتا ہے! مگر چلنے کی بجائے ویل چیئر پر بیٹھ کر دن بھر اور گئی رات تک لیپ ٹاپ پر پرانی فلمیں دیکھ کر اکثر بڑبڑاتا رہتا ہے! میں نے جب سورج کو اپنے لیپ ٹاپ پر اپنی فلم دکھانے کی خواہش ظاہر کی تب سمجھدار باپ نے مجھے اپنے بیٹے سے ملنے کی اجازت دی ہے! سورج کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر دروازے پر لگے پردے کو ہٹا کر جب میں نے سورج کو دیکھا تو یوں لگا جیسے میں کالے بادلوں کو چیر رہی ایک روشنی کی کرن دیکھ رہا ہوں! سورج آج بھی ایک شاہی طرز کا لباس پہن کر، ایک ویل چیئر پر بیٹھ کر میری تاک جھانک سے بے خبر ہے! اور میز پر بکھرے فلموں کے کیسٹس کو ٹٹول کر، ویڈیو کیسٹ پلیئر پر، غالباً اپنی پسند کی فلم کا کیسٹ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہے! اور اس کی آنکھوں میں عیاں تذبذب کے عکس، اس کے بے آواز ہونٹوں کی تھرتھراہٹ اور چہرے پر ابھرے تاثرات اس کی بے بسی کو عیاں کر رہی ہے! اور میں بحیثیت ایک فلم کار، کیمرے کی آنکھ سے ایک منجھے ہوئے اداکار کے پہلے شاٹ کو 'اوکے' مان کر، شاٹ کو 'کٹ' کرنے کے بعد عظیم فنکار کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں! میری جانی پہچانی آواز میں اپنا پسندیدہ جملہ 'ہمارے اپنے محسن

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جی' سن کر سورج کو میری موجودگی نے چونکا دیا ہے! اور میں اس کے ساتھ اپنی فلم دیکھنے کی فرمائش کرنے کی بجائے، ایک گزارش کر بیٹھا! میں اپنی مادری زبان میں ایک فلم بنا رہا ہوں! میری فلم میں، میرے ساتھ کام کرو گے؟ جواباً ہاں میں سر ہلا کر وہ مسرت کی قوت سے اچھل کر اور اپنی دبی خواہش پوری ہونے والی امید کی طاقت سے وہ اپنی فنکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈرامائی انداز میں بغل گیر ہو کر بول پڑا! ''تمہاری فلموں میں دلچسپی بھانپ کر میں نے تمہیں فلمولا کا نام دے کر اپنا ہم نوا بنانا چاہا تھا! میں کبھی تمہارا محسن نہیں تھا! مگر آج سے تم میرے محسن ہو!'' سورج کا بوڑھا باپ ہم دونوں کی ان کہی کہانی سن کر مجھے محسن کی بجائے مسیحا کا لقب دے چکا ہے!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وصیت

سحر کی دھندلی دھند کی روشنی میں شہر سے بہت دور برگد کے اس پیڑ کو میں نے کھوج ہی لیا مگر درخت کے نیچے لیٹے ہوئے شخص کا چہرہ دیکھ کر میں چونک پڑا۔ یہ وہی شخص ہے جو مجھے چند دن پہلے شہر کے چوراہے پر ملا تھا...!

اس روز جگہ جگہ فسادات ہو رہے تھے، خون خرابے ہو رہے تھے اور مجھے بحیثیت مجسٹریٹ کرفیو، نافذ کر دینے کے بعد اس شخص کو گھسیٹ کر چوک سے ہٹانا پڑا تھا۔ اس لئے نہیں کہ وہ بھی نعرے لگا رہا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے کچھ کہنا چاہتا تھا اور ان بے قابو حالات اور آس پاس ہو رہے واقعات کو دیکھ کر میں مشکلاً اس کے چند جملے سن سکا تھا بلکہ یوں کہا جائے کہ وہ جملے میرے دماغ میں گھس کر دل میں اُتر گئے۔ اسی لئے تو اب یاد آرہے ہیں۔ تب میں سوچا کرتا تھا کہ رشی دامن کی باتیں نہیں کرتا اور پھر جوگی بھی تو شہروں میں سکون تلاش نہیں کرتا۔ میرے تذبذب کی یہ وجہ تھی کہ وہ جملے معنی خیز تھے۔ اس شخص نے مجھ سے پوچھا تھا آپ جج ہو جو سچ ہے وہ قبول کرلو چاہے کسی بھی رنگ میں نظر آئے۔ ہندو کہتے ہیں کہ بھگوان شنکر جب سورگ سے نکل کر ہمالیہ کی برفیلی چوٹیوں پر رہنے گئے تو ان کے ساتھ ایک ناگ تھا

واسک ناگ...!

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت آدم جنت سے نکلے تو ان کے ساتھ بھی ایک سانپ تھا۔ ناگ یا سانپ، بات ایک ہی تو ہے۔ شیو شکتی کہو، آدم کہو، میٹر (Matter) یا انرجی (Energy) کہو پھر یہ اختلافات کیوں؟ ایک ہی زمین، ایک ہی آسمان اور ایک ہی انسان۔ پھر یہ بٹوارے کیوں؟ فسادات اور یہ درندگی کیوں؟

کل جب ڈاکیہ نے مجھے گھر پر آ کر ایک رجسٹری دی تو میں نے بھیجنے والے کا نام اور ایڈریس دیکھ کر خط دفتر میں دینے کی ہدایت کی تھی مگر چونکہ رجسٹری پر میرا پورا نام لکھا تھا اس لئے ڈاکیہ کے اصرار پر مجھے خط لینا پڑا تھا اور تجسس کی وجہ سے تحریر بغور پڑھنی پڑی تھی۔

میں بخار کی تپش سے کانپ رہا تھا مگر خط کے صفحات پر خون کے دبّے دیکھ کر لرز اٹھا کیونکہ خط کسی جنونی یا سڑک چھاپ مجنوں کا نہیں تھا بلکہ تحریر کے ایک ایک لفظ میں سنجیدگی کا رنگ بھی تھا اور سنجیدگی کی بو بھی۔ کہیں کہیں فلسفوں کی چاشنی بھی!

خط ایک انوکھے انداز میں لکھا گیا تھا مگر مفہوم یہ تھا کہ وہ فرقہ پرستی کا شکار ہو کر لہولہان ہو چکا ہے اور چند گھنٹوں یا دنوں کا مہمان ہے۔ خط کے پہلے صفحے پر اس نے اشارہ دیا تھا کہ جو کوئی بھی اس کی لاش لینے آئے اس کو یا ان کو دوسرے صفحے پر لکھے گئے شرائط بحیثیت جج پڑھ کر سنائے جائیں تو پھر لاش دی جائے۔

خط کی تحریر یہ ظاہر کر رہی تھی کہ اس نے اپنے بارے میں، اس کے فرقے کے لیڈران کو اطلاع دی تھی۔ اس لئے بعد دوپہر جب جگہ جگہ پھر فرقہ وارانہ فسادات بھڑک اٹھے تو نہ مجھے حیرت ہوئی اور نہ صدمہ۔ لیکن تعجب اس لئے ہوا کیوں کہ ہندو اور مسلمان دونوں اسی شخص کے خط کا حوالہ دے کر خون کا بدلہ خون سے لینے کی باتیں کر رہے تھے۔ حد تب ہوئی جب میرے گھر کے باہر یوں نعرے بازی ہوئی جیسے پارلیمنٹ میں مخالفین ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے ہوں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جونہی ہندو اور مسلمان دونوں اپنی اپنی سیاسی پارٹیوں کے پرچم لے کر تصادم پر اتر آئے تب میں نے پولیس کی زبردست نگرانی میں ایک ایک کر کے لاش کے دعویداروں کو اپنے کمرے میں بلا کر اس شخص کے خط کا وہ حصہ سنا دیا جو بقول اس کے اس کا آخری خط بھی تھا اور آخری خواہش بھی۔

مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں لاش کے دعویدار دونوں فریق نہ ہوں۔ اس لئے میں نے ہر دعویدار یعنی سیاسی لیڈر کو ایک کورا کاغذ کا ٹکڑا دیا تھا تا کہ مسئلے کو حل کرنے میں مزید کارروائی آسانی سے ہو پائے۔ جج ہوں نا اس لئے فیصلے سے پہلے ثبوت دیکھنے کا عادی ہوں!

پھر یوں ہوا تھا کہ جوشیلے لوگ آتے رہے، جاتے رہے اور مجھ سے کورا کاغذ لے کر اپنا فیصلہ میرے میز پر رکھ کر چلے گئے۔ پھر رفتہ رفتہ شور وغل کم ہوتے ہوتے شام تک سناٹا چھا گیا تھا۔ یوں تو میں سمجھ گیا تھا کہ اس شخص کی رکھی ہوئی شرائط پر کوئی بھی اس کی لاش لے جانے کے لئے تیار نہیں۔ پھر بھی نہ جانے کیوں میں نے ہر پرچی کھول کر دیکھی تھی اور بار بار آہیں بھر لی تھیں۔ پرچیاں کوری تھیں اور بی بی سی سے خبریں آ رہی تھیں کہ شہر کے حالات زیر قابو ہیں اور شہر میں کرفیو لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ اس شخص نے اپنا نام آدم لکھا ہے۔ اور آدم نے اپنے آخری خط میں اپنی آخری خواہش یوں ظاہر کی ہے۔

انسانو، مجھے لحد میں سلا دو یا شعلوں پر لٹا دو مگر وہی میرے جسم کو چھوئے گا جو میرے بچوں کی پرورش کرے گا۔ یہ بچے کون ہیں، ہندو ہیں یا مسلمان، برہمن ہیں یا ہریجن۔ مجھے معلوم نہیں۔ انسان کے ان بچوں کو میں نے سڑکوں سے اٹھا کر پالا پوسا ہے۔ ان کے والدین دہشت کے شکار ہو چکے ہیں۔

آدم ابدی نیند سو رہا ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے مسیحا کو صلیب سے اتار کر زرد

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پتوں پر لٹا دیا گیا ہے۔ اس کے ارد گرد ننھے منے بچے ہیں جو شاید آدم کے جاگنے کا انتظار کر رہے ہیں...!

آدم کے ہونٹ دیکھ کر مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے وہ میرے نام لکھے اپنے خط کی آخری سطر بڑبڑا رہا ہے۔

جج صاحب! اگر کسی نے اپنے جلوس کے لئے میری لاش نہیں لی، تب آپ میرا جسم میڈیکل کالج میں فروخت کر کے میرے بچوں کو چند دن روٹی کھلاتے رہنا!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پکار

''لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا؟''

''جی نہیں میں نے گاڑی منگوائی ہے۔آ رہی ہوگی۔''

''لاش کہاں ہے؟''

''وہ اس طرف''

''آیئے لاش کا جائزہ لیں''

''لاش کا رنگ تو نیلا ہے۔غالباً زہر کا استعمال ہوا ہے۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔لگتا ہے سائنائڈ کا استعمال ہوا ہے؟''

''آپ درست فرما رہے ہیں۔چہرے کے تاثرات سے صاف ظاہر ہے کہ موت اچانک ہوئی ہے۔مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ اس بدنصیب عورت کے ساتھ کوئی اور بھی سویا تھا۔''

''قاتل کے سوا اور کون ہوسکتا ہے۔کچھ بھی کہہ نہیں سکتے۔کیا اس مکان میں کوئی اور بھی رہتا ہے؟''

''کوئی نہیں''

''گھر میں کوئی نوکر وغیرہ''

''وہ بھی نہیں''

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

''ہوں۔۔۔اگر واقعی سائنائڈ کا استعمال ہوا ہے تو یہ خودکشی بھی ہو سکتی ہے اور قتل بھی ... آپ کی ابتدائی تحقیق کیا کہتی ہے؟''

''قانونی طور پر تمام ضروری معلومات آپ اس فائل میں دیکھ سکتے ہیں۔اس کے علاوہ کیوں کیا کچھ کانفیڈینشل بھی ہے؟

''میرا کچھ ذاتی تجزیہ، اب تک نہ جانے کتنے ہی قتل کے کیسوں سے واسطہ پڑا ہے۔لیکن ہر قتل کے پیچھے ایک راز تھا۔دولت، شہرت، عورت، نفرت یا انتقام۔۔! لیکن اس قتل کے پیچھے کوئی راز نہیں۔بس ایک تلخ کہانی ہے۔وہ کہانی جو ہمارے قانون کے ڈھانچے میں ایک معمولی واقعہ ہے۔یعنی جذباتی بحران جو ایک انسان کو پاگل بنا دیتا ہے اور پاگل پن ہی قتل کا باعث بن جاتا ہے۔اگر آپ غور کریں تو یہ کہانی لاکھوں، کروڑوں اشخاص کی کہانی ہے؟''

''انسپکٹر۔ پلیز بی بریف۔ میں جلدی میں ہوں۔ مجھے کیس کی تفصیل چاہیے۔ ابتدائی کارروائی کے بارے میں آپ کی مکمل رپورٹ۔آپ کو شاید معلوم نہیں کہ دفتر پہنچتے ہی اخبار نویس مجھ پر پر سوالات کی بوچھار کریں گے۔

''میں نے اپنی کاروائی مکمل کی ہے''

''ایف آئی آر کس نے دیا؟''

''قاتل یعنی مقتول کے شوہر نے''

''قاتل حراست میں ہے نا!''

''ہاں۔۔لیکن ہسپتال میں''

''مینٹل ہسپتال میں''

''جی نہیں''

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

''پھر''

''میڈیکل ریسرچ انسٹی چیوٹ کے کمرہ نمبر دس میں''

کچھ بیان دیا۔

جو کچھ بیان کرنا چاہتا تھا وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے عیاں تھا۔

''کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ بیان قلمبند ہوا یا نہیں؟''

''جی نہیں ڈاکٹر رمن کے کہنے کے مطابق قاتل ٹیلی فون پر ایف آئی آر دیتے ہی بے ہوش ہوا اور وہ ابھی تک کوما کی حالت میں ہے؟

''ہوں؟''

''یہ خط اور میاں بیوی کا وہ فوٹو جو قتل سے کچھ ہی دن پہلے کھینچوا گئی ہے۔''

''خط تو کچھ پرانا نظر آرہا ہے۔''

''جی ہاں خط لگ بھگ چھ مہینے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ تاریخ ا جون ۱۹۷۱ء۔ خطہ قاتل کے پاس ہی رہا ہے۔ لگتا ہے خط کو بار بار پڑھا گیا ہے۔ خط کو دیکھ کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ خط کو پھاڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یعنی خط ایک ذہنی کشمکش کا مرکز رہا ہے؟''

''مطلب؟''

''مطلب یہ کہ قتل چھ مہینے پہلے بھی ہو سکتا تھا۔''

''رائیٹ۔ شاید آپ کا اندازہ درست ہو۔ لیکن کیا میاں بیوی میں کچھ نظریاتی اختلاف تھا۔ یعنی دونوں کے درمیاں کچھ تناؤ میرا مطلب ہے۔۔۔!''

''نہیں نہیں شک وشبہہ کی کوئی دلیل نہیں یہاں۔ محلے والوں کے بیان کے مطابق دونوں ایک دوسرے سے بے حد پیار کرتے تھے''۔

''پیار میں ظاہرداری یا بناوٹ بھی تو ہو سکتی ہے آخر قتل جیسا کہ خط سے بھی ظاہر ہے چھ مہینے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پہلے ہو سکتا تھا کسی وجہ سے ہی تو ہوا ہو گا۔''

یہ خط پڑھ لیجئے!''

ہندی میں لکھا ہے۔ آپ پڑھ کے سنائیں''سنئے۔ تاریخ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ایک جون 1961ء میری پیاری بیوی رادہا، آج اچانک مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے مجھ پر سینکڑوں بجلیاں گر گئیں۔ پھر زور کا طوفان آیا اور میں ایک تنگے کی طرح تم سے بچھڑ کر بہت دور چلا گیا۔ کچھ تاریک ویران کھنڈروں میں جہاں میری چیخ و پکار بھی میرے کانوں سے ٹکراتی ہے۔ میں نے جب تمہیں دور سے دیکھا تو تم سفید کپڑوں میں ملبوس تھیں۔ تمہاری مانگ کا سیندور اُجڑ گیا تھا۔ اور تم بے بس ولاچار تھیں تمہاری آنکھیں تر تھیں لیکن تمہیں دیکھنے والی آنکھیں ان خریداروں کی تھیں جو مجبوری کا سودا کرتے ہیں۔ تمہارے آگے پیچھے سماجی اور اقتصادی بھیڑیئے تھے۔ میں چیخ اُٹھا تمہارے پاس آنا چاہا لیکن تقدیر کے آگے میری تدبیر ناکام ہوئی ... ہاں۔ ہاں ... آج ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ میری بیماری لاعلاج ہے کچھ ہی دیر بعد تم سچ مچ ودھوا ہو جاؤ گی اور میں بچھڑ کر دور بہت دور چلا جاؤں گا۔ مجھے تم سے پیار ہے زندگی سے پیار ہے لیکن مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ تم بھی نہیں، تم خط سے تو نہیں لیکن چاند پر فتح پانے والے اُن لوگوں سے ضرور فریاد کر سکتی ہو کہ وہ اس بیماری پر قابو پالیں اور مجھ جیسے کروڑوں لوگوں کی جانیں بچائیں تم جیسی کروڑوں ودھواؤں پر ترس کھائیں، ان گنت ۲۱ یتیموں پر رحم کریں ... لیکن تمہاری کی آواز دب جائے گی۔ تم روتی کیوں ہو میرے ساتھ چلو۔ میری ہمسفر بن کر۔ اب ہماری منزل موت ہی ہے۔ تمہارا اپنا کرشن''

''اف''

''آپ کی آنکھیں بھیگ گئی ہیں''

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

''ہاں۔ان آنکھوں کے سامنے ہیروشیما۔ناگاساکی اور ویٹ نام کی تصویر ہے۔دھرتی کی کوکھ کو بانجھ بنا کر زہر پھیلانے والے ہم ہیں۔اُن سے پیدا شدہ خطرناک بیماریوں کی زد میں آئے ہوئے کروڑوں تڑپتے ترستے مریض ہیں اور جہاں میرے کانوں میں آنجہانی برٹرینڈ رسل (Bertrand Russell) کی فریاد گونج رہی ہے وہاں لڑاکا جہازوں کی گڑگڑاہٹ بھی گونج رہی ہے۔انسپکٹر مشرا کہیں قاتل کو کینسر تو نہیں ہے؟''

''ہاں! ڈاکٹر رمن نے یہی کہا ہے۔۔!''

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ڈرپوک

آج پھرممی اورڈیڈی میں جھگڑاہوا!واہ!واہ مزہ آگیا!! آج میں اپنے کمرے میں اکیلانہیں سوؤں گا!ممی بھی میرے ساتھ سوئے گی!تبھی تو مزہ آئے گا!مگر یہ ممی ڈیڈی سے کیوں لڑتی رہتی ہے؟ اُف میراتو سر پھٹ گیا۔!یہ ڈیڈی بھی تواچھے نہیں ہیں!خوب مارتے ہیں ممی کو!وہ ہیڈ ماسٹر تو نہیں ہیں؟ کیوں مارتے ہیں۔۔؟ہاں۔۔ہاں۔۔سمجھا!ممی نے کام نہیں کیا ہوگا؟ مگرممی تو اسکول جاتی ہی نہیں! پھر ناخن نہیں کاٹے ہوں گے؟اس لئے! مگر نہیں نہیں!!ممی کے ناخن کتنے پیارے پیارے ہیں!لال لال!ممی کے گال بھی تو لال ہیں! ہونٹ بھی!!ہائے میری ممی کتنی اچھی ہے!!بہت اچھی تو ہے!مگر مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں سونے دیتی؟ بری ہے۔نہیں؟۔اچھی ہے! آج سلائے گی نا؟ ڈیڈی کے ساتھ جھگڑا جو ہو گیا ہے!واہ واہ تبھی تو مزہ آئے گا!ممی ڈیڈی روز روز لڑتے رہیں تو بہت اچھا ہے!مگر ٹیچر کہتی ہے جو لڑتے ہیں جھگڑتے ہیں وہ گندے ہوتے ہیں!میرے ممی ڈیڈی بھی گندے ہیں؟ اُف! میرے دوستوں کو پتہ چلا تو؟ ہوں! کیسے پتہ چلے گا؟ میں ان کو بتاؤں گا ہی نہیں! جھوٹ بولوں گا؟نہیں!نہیں!کو انہیں کاٹے گا!میں چپ رہوں گا!مگر؟ مگر یہ بپو بڑا چغل خور ہے!ہاہا،ہا!وہ بھی کیسے بتائے گا؟ بیمار ہے ہاں۔۔روتا رہتا ہے!روتا رہے، بلکہ وہ بیمار ہی رہے تو اچھا ہے۔!اگر سونو نے کہا تو؟ کیسے کہے گا؟ وہ انگوٹھا چوستا رہتا ہے!تبھی تو وہ بول نہیں سکتا!چھوٹا ہے نا۔!بہت چھوٹا۔ممی کہتی ہے کہ میں بڑا ہو گیا ہوں!دیکھو تو کتنا بڑا ہو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گیا ہوں! ارے ماں! جتنا بڑا! مگر مجھے، پھر ڈر کیوں لگتا ہے؟ نہیں نہیں! میں ڈرپوک نہیں ہوں۔ ممی کہتی ہے کہ میں بہادر ہوں! دوسری جماعت میں پڑھتا ہوں نا! مگر وہ کالا کتا؟ اری ماں! جب وہ بھونکتا ہے تو کمرے میں اندھیرا کیوں چھا جاتا ہے؟ یہ بجلی کیوں بند کردیتا ہے؟ ہوں! آج جب وہ وف وف کرے گا! اوں اوں کرے گا! تب میں اس پر پتھر ماروں گا! پتھر کہاں سے لاؤں؟ میں نے تو وہ باہر پھینک دیا ہے! تب کیا ہوگا؟ آج ممی جو میرے ساتھ ہے! کتا مجھے سمجھتا کیا ہے؟ ڈرپوک! میں کسی سے بھی نہیں ڈرتا! کیوں ڈروں؟ مگر وہ ڈائین اوی! اوی!

ما، ماں۔۔۔؟ وہ ڈاین رات بھر چھت سے جھانک کر یوں دیکھتی رہتی ہے مجھے؟ وہ مجھے مار ڈالنا چاہتی ہے نا۔ مگر کیوں؟ ہوں! آج جب وہ آئے گی تب میں اس کی آنکھیں نکال دوں گا!!! - ہاہا! ہو! ہو! ہو۔۔۔ اندھی ہو جائے گی ڈائن! وہ بہت بری ہے! رات کو میرا لحاف اٹھ کر فرش پر گرا دیتی ہے میں سردی سے ٹھٹھر جاتا ہوں! اور خود بھاگ جاتی ہے! یہ ڈائن وہی ڈائن ہوگی جو بچے پکڑ کر لے جاتی ہے! تھیلے میں ڈال کر؟ اوی ماں! مگر یہ ڈائن کمرے میں کیسے داخل ہو جاتی ہے! اُدھر سے کھڑکی کا شیشہ بھی اس نے توڑا ہوگا! مگر آج ذرا آنے تو دو اُسے! میں اُسے پکڑ کر رسی سے باندھ دوں گا۔! اور پھر میں۔ میں ہی کیوں؟ ممی بھی تو مارے گی اُسے نانی یاد آئے گی اُس کو!! اُف! مجھے نانی ماں کی کیوں یاد آتی ہے؟ مرگئی!

اس سے یہ ڈائن ڈرتی تھی! تب نہیں آتی تھی! ممی سے بھی تو ڈرتی ہوگی یہ ڈائن؟ مگر وہ دوسرے کمرے میں سو جاتی ہے! مگر آج تو میرے ساتھ سو جائے گی! ڈیڈی کے ساتھ کٹی جو ہوگئی ہے! آج ہم ڈائن کو مرغا بنا دیں گے! واہ واہ! بڑا مزا آئے گا! ہا، ہو، ہو، ہو!!

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

واہ! آج تو مزہ آ رہا ہے! ممی کا لحاف کتنا گرم ہے! ممی کوئی ربڑ کی بوتل تھوڑی ہی ہے۔ جو ٹھنڈی ہو جائے گی! ارے واہ ممی کتنی گرم ہے! ہوں! برف گرتی رہے مجھے کیا۔! آج سے تو ممی میرے ساتھ چپٹ کر سو جائے گی! یوں چمٹ کر۔۔۔ ممی کیا میری اپنی ممی نہیں ہے؟ سوتیلی ہے! ہے۔! وہ پپو جھوٹ بولتا ہے! میری ممی مجھے چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جائے گی! میں ممی کو کہیں بھی جانے نہ دوں گا! پکڑ کر رکھوں گا! باندھ کر رکھوں گا! کیسے جائے گی پھر؟ قصور ڈیڈی کا ہے! ڈیڈی بُرا ہے، بہت برا، ممی کو مارتا رہتا ہے۔ ممی روتی کیوں نہیں؟ ہاں آج ڈیڈی روئے گا! کمرے میں اکیلے ہی سونا پڑا ہے نا! آج وہ ڈائن جب یہاں ممی کو دیکھ لے گی تو بھاگ جائے گی! تب اور مزہ آئے گا! جب ممی سے ڈر جائے گی نا۔۔ ممی اُس کے بال نوچ لے گی۔! اور پھر؟ وہ ڈیڈی؟ ڈیڈی بھی تو کمرے میں اکیلے ہیں؟ ہوں! ڈیڈی کو وہ کیسے ڈرائے گی؟ ڈیڈی سے تو ممی بھی ڈرتی ہے! وہ ممی کو دبوچ لیتے ہیں! اور پھر ڈیڈی چھوٹے تو نہیں ہیں۔ وہ بڑے ہیں! ہمارے پی ٹی ٹیچر جتنے! وہ ڈرپوک بھی نہیں ہیں! وہ ڈائن کو مار ڈالیں گے! اور کیا!

یہ ڈائن کیوں ڈراتی ہے روز روز مجھے؟ میں اسے جان سے مار ڈالوں گا! مار ڈالوں گا! آہا۔ ہا۔ آج تو مزہ آ گیا مگر۔۔ مگر! یہ ممی کہاں گئی! ممی کو ڈائن کھا گئی کیا۔ ۔۔م، م، ممی، ممی! تم کہاں گئی تھی؟ ممی ممی؟ ممی ممی!! تم یہاں ہو! پھر آ گئی یہاں۔۔۔ ڈیڈی کے پاس! ڈیڈی کو ڈر لگتا ہے کیا؟ ہا، ہا، ہا، ڈرپوک! ڈیڈی ڈرپوک ہے!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

برف

کس نے کس کے آشیانے کو آگ لگا دی؟ کس نے کس کا گھر مسمار کر دیا؟ کس نے کس کو مار ڈالا؟ کس نے کسی کو بھگا دیا؟ یہ سب ان میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا جو اس وقت جھیل کے کنارے برف کی چادر پر بیٹھے دور دور نظریں دوڑا کر نوح کی کشتی کو تلاش کر رہے ہیں!

اچانک ایک شور برپا ہوا تو سب سہم کر برف کے ٹکڑے بن گئے! میں بھی اُن میں سے ایک ہوں!! کچھ دیر پہلے وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دوڑتے بھاگتے، ہانپتے کانپتے، گرتے سنبھلتے جھیل کی طرف گئے تھے! دراصل وہ اور کہیں جا بھی نہیں سکتے تھے! پیچھے برف سے ڈھکا ہوا پہاڑ اور دائیں بائیں ان کا تعاقب کرنے والی طرح طرح کی آوازیں نعرے، دھمکیاں، اشتعال انگیز فقرے! دھماکوں و گولیوں کی آوازیں ... دراصل وہ دونوں فرقہ پرستی کی دیواریں توڑ کر، قدم قدم پر موجود دراڑیں پھاند کر فقط ایک دوجے کی پریت کی خاطر، سر پر کفن باندھ کر اپنے گھر سے بہت دور نکل آئے تھے، مگر آوازیں، ایک ڈراؤنے طوفان کی طرح، قریب آرہی تھیں اور وہ سب، جن سے رشتے ناطے توڑ کر وہ بھاگ گئے تھے، وہی لوگ ان کا پیچھا کر رہے تھے! وہ کون تھے، میں دیکھ نہیں پایا! شاید اس لئے کہ تب زبردست دھند تھی اور اب زبردست برف باری میں بھی مجھے ہر طرف جانے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پہچانے لوگ نظر آ رہے ہیں! ایک فرقے کے لوگ مانتے ہیں کہ دوسرے فرقے کا لڑکا ایک لڑکی کو ورغلا کر لے لے گیا ہے! جبکہ دوسرے فرقے کے لوگ سمجھ رہے ہیں کہ اس فرقے کے لوگ اُن کے ایک آدمی کو اغوا کر کے لے گئے ہیں!!

وہ دونوں جب پاس سے گزرے تھے، تب میں نے ان کی سرگوشیوں کی آواز سن لی تھی اور یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایک لڑکا تھا اور دوسری لڑکی۔ لیکن ان میں کون ہندو اور مسلمان کون تھا، یہ ان کا تعاقب کرنے والے لوگ بھی نہیں جانتے تھے مگر جذبات کو بھڑکانے کی خاطر ہندو یہ کہہ رہے ہیں کہ لڑکی ہندو ہے جبکہ مسلمان یہ کہہ رہے ہیں کہ لڑکی مسلمان ہے!

مگر اس سے پہلے کہ وہ پکڑے جاتے، دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔ میں خوش تھا کہ دونوں کو نوح کا سفینہ مل گیا ہے۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے اب کشتی ڈگمگانے لگی ہے اور دونوں طرف سے آ رہی ہوئی گولیاں کشتی کو چھلنی کرتی ہیں؟ میں نے آنکھیں بند کر لیں تو ایک برف کا ٹکڑا کھسک کر میرے قریب آیا ہے اور بول رہا ہے کہ یہ نوح کا سفینہ نہیں ہے یہ میری ناؤ ہے۔ ہم لوگ اس کو شکارا کہتے ہیں! لگتا ہے تم یہاں ایک اجنبی ہو یا پھر یہاں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہو! ہمارے شکارے ہمیں اپنے بچوں کی طرح پیارے ہیں! ہم ان کو نام دیتے ہیں! جیسے میرے شکارے کا نام جنت ہے۔ وہ دیکھو جنت درد کی شدت سے تڑپ رہی ہے! دیکھو! دیکھو!!

پھر وہ زار و قطار روتا رہا اور بار بار یہی کہتا رہا! یہ دیکھو۔ یہ جھیل کا وہ گھاٹ ہے جہاں ہر وقت درجنوں شکارے موجود رہتے تھے۔! سیاحوں کو جنت کی سیر کرانے کی خاطر! مگر اب یہاں کوئی نہیں ہوتا ہے! میں بھی اس لئے آیا تھا کہ شاید کوئی سیاح یا سواری ملے تا کہ آج چوتھے دن تو بھوکے بچوں کو کھانا کھلا سکوں! وہ رو پڑا تو میں بھی رو پڑا ہوں اور اُس

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کی ڈوبتی کشتی کو دیکھ رہا ہوں!

اپنے پھولتے سانسوں کو بار بار روک کر دن گزار دیا ہے اور اب رات بھی گزر گئی ہے! ابھی بہت سویرا ہے! ہلکی ہلکی برف باری اب بھی ہو رہی ہے! آس پاس برف ہی برف ہے! درختوں کی ٹہنیوں پر دُور تک پھیلے کھیتوں میں، ادھ جلے مکانوں پر، پہاڑوں پر، گویا ایک کورے کاغذ سے ان حسین وادیوں کو یوں ڈھک دیا گیا ہو جیسے کوئی فریادی کاغذی پیرہن دکھا کر اپنی فریاد سنا رہا ہو!

میری نظریں جھیل کے درمیان واقع جزیرے میں لگے صدیوں پرانے چنار کے چار درختوں پر جمی ہوئی ہیں! وہ بھی برف کی چادر اوڑھے چُپ چاپ یوں کھڑے ہیں جیسے صلیب سے لٹکا ہوا مسیحا یا زنجیروں میں جکڑے ہوئے صوفی سنت! نہ جانے کیوں مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے وہ دونوں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ان چناروں کے کھوکھلے تنوں میں بیٹھے سورج کی کرنوں کا انتظار کر رہے ہیں! شاید میری ہی طرح یہ سوچ کر کہ برف پگھل جائے گی! جھیل کا منجمد پانی پھر حرکت میں آئے گا! روپہلی لہریں ایک دوسرے کا پیچھے کرتے ہوئے کناروں تک آجائیں گی! اور پھر کمل کے پھول دکھائی دیں گے۔ لیکن دن کی اُجلی دھوپ کو کالے بادلوں نے دبوچ ڈالا ہے جھیل کی منجمد سطح بچوں کیکھیل کا منظر بن چکی ہے! چونکہ بچے جھیل کی منجمد سطح پر کرکٹ کھیل رہے ہیں یا سائیکل چلا رہے ہیں! پھر کوئی حالات کو سنگین بتائے تو بھی کیسے؟۔!

میرے ساتھ بیٹھی ایک بوڑھی عورت نے جب جھیل کے درمیان ایک الٹ چکی کشتی پر دو انسانوں جیسے برف کے بت دیکھے تب وہ سمجھی شریر بچوں نے برف کے مجسمے بناتے ہیں! دوسری عورت نے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ چاروں طرف لگی آگ کو بجھانے کے لئے آسمان سے برف کے دیوتا اتر آئیں گے۔ مگر برف میں دھنس دھنس کر دور سے آئی ہوئی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دو درمیانی عمر کی عورتیں جب جھیل کی منجمد سطح پر پھیلتی ہوئی، بار بار گرتی ہوئی لٹی ہوئی ناؤ کے پاس پہنچ گئیں تو دونوں چیختی چلاتی رہیں پھر اپنے بال نوچتی رہیں اور لاشوں سے برف کی تہیں توڑتی رہیں! ایک نے کہا ''ہاں، میں اس لڑکے کی بدنصیب ماں ہوں!'' دوسری نے کہا ''یہ میری بدنصیب بیٹی ہے!''

جھیل کے کنارے لوگ جمع ہو گئے تو دو نوجوان ایک دوسرے سے یوں اُلجھ گئے کہ بات ہاتھا پائی سے بڑھ کر گولیوں کی بوچھاڑ تک پہنچ گئی! پھر شور برپا ہوا! فسادات پھر شروع ہوئے اور برف کی چادر پر خون ہی خون نظر آنے لگا! پھر جب ایک مرغابی لرز کر شکاری کے سامنے گر گئی تب میں نے دم توڑ رہی مرغابی سے پوچھا کہ اب کیا ہوا؟ کیونکہ وہ حالات کا مکمل جائزہ لے چکی ہے اس لئے جواباً بول پڑی کہ فسادات کی شروعات کرنے والے ایک نوجوان نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ وہ دیکھو جھیل کی سطح پر بھگوان شنکر اور پاروتی! چلو درشن کریں! وہاں ایک مندر بنالیں!

دوسرے نوجوان نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھتے ہیں یہ کافر لوگ یہاں بت پرستی کیسے کریں گے؟ مگر کچھ دیر بعد شکاری مرغابی کی گردن مروڑ کر چل پڑا تو جلوس بھی منتشر ہوا! شہر میں کرفیو لگ گیا جن کے گھر جل گئے تھے وہ خیموں کی تلاش کرنے لگے!!

پھر برف باری شروع ہوئی! میں برف کی نئی تہہ اوڑھ کر سونا چاہتا ہوں مگر لاشوں کے ساتھ نوحہ خوانی کرتی ہوئی دو عورتیں بار بار چیخ چیخ کر فریاد کرتی رہیں!

دراصل وہ اپنے بچوں کے لئے دو گز کفن مانگ رہی ہیں؟ میں برف کا ایک ٹکڑا ہوں کچھ کر نہیں سکتا لیکن سوچ بھی کیسے سکتا ہوں؟؟؟!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مینا بازار

جانے یہ کون سی صدی ہے!

اور میں یہاں کیسے پہنچ گیا ہوں! کہیں سے اُڑ کر آیا ہوں یا پھر کہیں سے اُکھڑ کر آیا ہوں!

مجھے کچھ بھی یاد نہیں! سچ پوچھئے تو مجھے اپنا نام تک بھی یاد نہیں ہے!!

یہ کون سی جگہ ہے؟ یہ کہہ نہیں سکتا! کیونکہ شناخت کے لئے نہ تو کوئی انسان نظر آ رہا ہے اور نہ ہی کہیں کوئی مکان!

اتنا جانتا ہوں کہ دنیا گول تھی یا پھر اب بھی گول ہے! اس لئے یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ مشرق میں کھڑا ہوں یا مغرب میں، شمال میں ہوں یا جنوب میں!!

میں بذات خود کس نسل سے تعلق رکھتا ہوں! یہ بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ اپنے آپ کو پہچان نہیں سکتا! چہرے پر گوشت رہا نہیں! اس لئے!!

میں آریہ ہوں،، منگول ہوں، چینی ہوں، حبشی ہوں، گورا ہوں یا کالا ہوں! یہ یاد نہیں آ رہا ہے! ہاں، اُن دھماکوں کی آوازیں اس وقت بھی فضا میں گونج رہی ہیں جن سے میرے در و دیوار پھٹ کر میرے جسم پر گر پڑے تھے! اور میں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے اوپر گر پڑا تھا!! نظریں اٹھاتا ہوں تو اس وقت بھی آسمان سے آگ برس رہی ہے! اور زمین سے دھول اور دھواں اُٹھتا ہوا نظر آ رہا ہے! لیکن پھر بھی پچھلی صدی کی طرح یہاں اس

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کھلے میدان میں ایک مینا بازار لگا ہوا ہے! کس نے لگایا ہے مجھے معلوم نہیں مگر ویسا ہی بازار ہے جیسے پچھلی صدی میں سجا سجایا رہتا تھا! فرق صرف اتنا ہے کہ اس صدی میں یا اس سے بھی پہلی صدی میں گاہکوں کی بھیڑ ہوا کرتی تھی! اور اس وقت یہاں میرے اردگرد فقط تین گاہک نظر آرہے ہیں!

شاید یہ اتفاق کی بات ہے کہ میں تب بھی ایک سیلز مین ہوا کرتا تھا اور اب بھی ایک سیلز مین ہوں! ہاں تب میرے کئی ساتھی تھے، مختلف کاؤنٹروں پر کھڑے سیلز مین! کوئی بچوں کے کھلونے بیچتا رہتا تھا اور کوئی رنگ برنگی چوڑیاں! اس وقت میرے واحد کاؤنٹر پر نہ تو کھلونے ہیں اور نہ ہی چوڑیاں! مگر پھر بھی یہ تینوں گاہک ایک دوسرے کی موجودگی کو، بالکل نظرانداز کرکے، میرے کاؤنٹر پر رکھی ہوئی چیزوں کو نہایت دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں!

ان میں ایک شخص شاید ایک مصور ہے یا پھر بت تراش! کیونکہ وہ برش تلاش کر رہا ہے! رنگ تلاش کر رہا ہے! کینوس تلاش کر رہا ہے! تیشہ تلاش کر رہا ہے! گاہے بگاہے وہ اُچھل کر میرے کاؤنٹر پر رکھی مختلف چیزوں کو ایک دوسرے سے جوڑ کر بڑبڑا رہا ہے! دیوانہ ہے شاید! جبھی تو میں ہنس رہا ہوں! اور کبھی رو رہا ہوں! حیران ہوں کہ یہ شخص سر کو دھڑ سے جوڑ کے کیا کرے گا! شاید دانستہ طور پر مجھے پریشان کر رہا ہے! کیونکہ اس شخص کے ساتھ چند قدم چل کر میں بھی بے وقوفوں کی طرح سوچنے لگا ہوں ورنہ یہ بھی کوئی سوچنے کی بات ہے کہ پہلے مرغی تھی یا انڈا؟ پرندے تھے یا چرندے؟ پہلے انسان پیدا ہوا تھا یا شیطان؟؟

دوگاہک شاید کوئی جادوگر ہے وہ اپنی انگلیاں ہلا رہا ہے، اور وہی جانا پہچانا جادوئی ڈنڈا جس کی معمولی حرکت سے میرے کاؤنٹر پر رکھی چیزیں یوں بکھر جاتی ہیں جیسے زلزلے سے کھنڈر کے پتھر اور پھر وہ اپنے مخصوص انداز میں، ہاتھ میں ایک فہرست لے کر دائیں بائیں دیکھتا رہتا ہے! پھر فہرست کو دستاویز سمجھ کر فاتحانہ قہقہہ لگا کر مجھ پر رعب ڈالتا ہے!

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گویا میں ایک سیلز مین نہیں بلکہ اس کا ایک خادم ہوں! یعنی وہ بادشاہ اور میں رعایا! کیا کروں بے بس ہوں!! میرے بازوؤں میں دم ہوتا تو بہت پہلے اس کے ہاتھ سے اُس کی یہ جادوئی چھڑی چھین کر لے جاتا جس سے میرا کاؤنٹر بار بار یوں ہل رہا ہے! کھلونے فرش پر گر کر بچوں سمیت آگ کی تپش سے پگھل رہا ہے! اور چوڑیاں بیواؤں کی مانگ کی طرح اُجڑ گئی ہوں!

یہ تیسرا گاہک کون ہے؟ یہ کہہ نہیں سکتا؟ وہ لڑکھڑاتا ہوا چل رہا ہے! اور کاؤنٹر پر رکھی ہوئی چیزوں کو یوں گن رہا ہے جیسے ووٹوں کی گنتی کر رہا ہو! اس نے کئی بار میرے سر پر بھی اپنا نشان لگا دیا ہے! اور اب وہ بہت خوش نظر آ رہا ہے! لگتا ہے کہ وہ کچھ خریدنے کی بجائے اپنے لگائے ہوئے نشانات کی بنا پر میرے کاؤنٹر کا خود ساختہ مالک بن گیا ہے!

خیر ان تینوں کی بات چھوڑیئے یہ فقط چاند ستاروں کی طرح میرے ارد گرد نظر آ رہے ہیں! مجھے معقول خریدار کی ضرورت ہے! اس دنیا میں ہے کوئی جو میرے کاؤنٹر پر رکھی ہوئی چیزوں کو خریدنا چاہتا ہو؟ کوئی تو ہوگا! ارے ہاں یہ تو بتا دوں کہ میرے کاؤنٹر پر کیا ہے! چند کھوپڑیاں! چند ہڈیوں کے پنجر! راکھ کے ڈھیر! اور بموں کے خول!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کروٹ

غیر متوقع واقعات سے ابھرے حالات، دانش مند منصوبہ بندی سے ایک کروٹ لے کر، حیرت انگیز نتائج دے سکتے ہیں، یہ اُس نے کبھی سوچا ہی نہ تھا! یعنی اُس کا اکھڑ چکا اینٹوں کا بھٹہ، آج موسم بہار کی مانند چھکتا نظر آئے گا! ایسا اُس نے پہلے کبھی دیکھا نہ تھا!

دراصل جب سے ایک رات کی غیر متوقع تیز بارش نے اس کی لاکھوں کچی اینٹوں کو کیچڑ میں بدل کر اُس کا بھٹہ بٹھا دیا ہے وہ ایک زبردست اقتصادی بحران کا شکار ہو چکا ہے! بینک سے قرض لے کر وہ بحران پر قابو پانے کی کوشش کر رہا مگر چند ہفتوں کے دوران ہو چکی کارکردگیوں کے نتائج کی آہٹ سن کر، اُس نے تمام کچی اینٹوں کو زمین پر بچھا کر، ان پر ایک استقبال کے لئے قالین بچھا دئے ہیں! سائبانوں سے سجا کر، اُس کا بھٹہ سج دھج کر آج ایک ایسے مہمان کا انتظار کر رہا ہے جو اُس کو ایک لاکھ امریکی ڈالر، بطور ایک عالمی مقابلہ جیتنے کی رقم کا چیک دینے آرہا ہے! اور یوں اُس کو وہ خوشیاں دے رہا ہے جو اُس نے اپنے تیس برس کے استقبال کے لئے ایک رنگا رنگ تقریب کا اہتمام کیا ہے! شہر کے معزز شہریوں اور اعلیٰ سرکاری افسران کے علاوہ میڈیا والوں کو بھی مدعو کیا ہے۔

تقریب میں وہ جوڑا بھی شامل ہے جس نے اُس کے نمائندوں کے طور پر مقابلے میں حصہ لے کر رقم جیت لی ہے! حالانکہ بے وقوفی اور شرائط کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انعام کی رقم اسّی فیصد حصہ کٹ چکی ہے پھر بھی لکشمی نارائن نام کا ایک ٹھیکیدار یعنی جوڑے کا محسن دونوں کو، بطور دولت کی دیوی لکشمی اور بھگوان نارائن، متعارف کر رہا ہے اور خود کو ایک احسان مند ظاہر کرتے ہوئے میاں بیوی کے پیر، بار بار چھو رہا ہے! اور ہر بار ان کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ دیکھ کر پھولے نہیں سما رہا ہے!!

بیس برس کا مادھو اور اُس کی ہم عمر بیوی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے خود ہی اپنی داستانِ غم حاضرین کو سنا کر یہ قبول کر چکے ہیں کہ اگر ٹھیکیدار نے اُن کو روزگار اور ایک خیمہ نہ دیا ہوتا تو وہ بھوک یا سردی سے ٹھٹھر ٹھٹھر کر مر گئے ہوتے! وہ خوش ہیں کہ ان کی بدولت ان کا محسن کچھ پا رہا ہے! بلکہ وہ بھی مطمئن ہیں کیونکہ ٹھیکیدار سے کیئے گئے معاہدے کی رو سے وہ کسی گاؤں میں گھر، زمین، بیلوں کی ایک جوڑی، ایک جرسی گائے، یعنی مال مویشی بھی لے رہے ہیں! گویا وہ سب، جو انہوں نے کھویا ہے! بلکہ اُس سے بھی زیادہ!

یہ سچ ہے کہ میاں بیوی اپنی سہاگ رات کو ہی اکھڑ کر اجڑ گئے ہیں۔ ہوا یوں تھا کہ وہ شب عروس سے پہلے اپنے گاؤں کے مندر میں گئے تھے جب دیکھتے ہی دیکھتے لکڑی کا ایک پل، ندی میں اچانک آئے ہوئے پانی کے تیز بہاؤ سے بہہ کر، ان کو مندر میں ہی رات گزارنے کے لئے مجبور کر گیا تھا! پھر چونکہ آناً فاناً نشیبی سطح پر واقع گاؤں والے، دور دور تک پھیلے کھیت بلکہ درخت بھی پانی میں اپنا وجود کھو بیٹھے تھے، صرف وہی زندہ رہنے میں کامیاب ہوئے تھے! اور چھ دن اور سات راتیں دنیا سے کٹ کر، نہایت دشوار اور عذاب دہ حالات میں گزار چکے تھے!

دونوں کو تب ہیلی کاپٹر کی مدد سے شہر میں لایا گیا تھا! اور دونوں کی دردناک تنہائی میں رہنے کی کہانی حیرت انگیز اخباروں میں شائع ہوگئی تھی! ٹیلی ویژن کی تمام چینلوں پر ان کے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انٹرویو دکھائے گئے تھے! لیکن چند دنوں کے بعد ہی وہ شہر کی بھیڑ بھاڑ میں بھی ویسے ہی الگ تھلگ ہو گئے تھے جیسے وہ مندر میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر تنہائیوں میں رہ گئے تھے! اور پھر نہ گاؤں کا کوئی ذکر کرتا تھا نہ کسی کو یہ جان لینے کی فکر تھی کہ گاؤں کو دبوچ ڈالنے والا مارخور پانی، ڈیم (باندھ) کے جزوی برباد ہونے کی وجہ سے کیوں اور کیسے آیا تھا؟ بحث مباحثوں میں امکانات کا ذکر اچانک یوں ڈوب گیا تھا گویا گہرے پانی میں ایک پتھر! جو لوگ برق کی شکل میں باندھ پر گر پڑا قہر خدا، یا قہر آدم کی شکل میں دہشت گردوں کی کارستانی یا پھر سرکاری ملازوں کی غفلت کے حوالے دیتے رہتے تھے، سب خاموش ہو گئے تھے! گویا میاں بیوی ایک سناٹے میں نا اُمیدیوں کا بوجھ اُٹھا کر چل رہے ہیں!

چونکہ شادی کے کپڑے پہن رکھے تھے اس لئے میاں بیوی کو مندروں میں پرشاد تو کیا بھیک بھی نہیں ملی تھی اور ایسے حالات میں لکشمی نارائن ٹھیکیدار نے ان کو پہلی ہی نظر میں پہچان لیا تھا!

اُس کی ایک خاص وجہ تھی!

چونکہ لکشمی نارائن ٹھیکیدار کی سوچ اور سمجھ پر اُس کا کاروباری عمل حاوی ہوتا رہتا اس لئے جو وہ کہہ چکے ہیں یا متوقع واقعات کے پس منظر میں فقط اپنے نفع یا پھر نقصان کا اندازہ لگانا اس کی ایک مقصد نما عادت بن گئی ہے! یعنی اگر برف باری نہیں ہوئی تو......؟ اگر دہشت گردی ختم ہو گئی تو......؟ اس کے علاوہ انعامی مقابلوں میں شریک ہونا اس کا واحد مشغلہ ہے اس لئے اُس کی نظریں ہمیشہ ایسی خبروں یا اطلاعات کی تلاش کرتی رہتی ہیں جن کا تعلق انعامی مقابلوں سے ہو!

جس دن، نہایت کسمپرسی کی حالت میں، یہ جوڑا اُس سے مدد مانگنے آیا تھا، اُس

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دن اُس نے ایک دس لاکھ ڈالر کے عالمی مقابلے کی پوری جانکاری حاصل کی تھی! یہ سوچ کر کہ جو جوڑا، نہایت ڈراؤنے ماحول میں، زندہ رہنے کی ہر ضرورت سے محروم ہوتے ہوئے بھی، کسی مددگار کے دلاسوں کے بغیر، رنج وغم اور مایوسیوں کی تاریکیوں میں ڈبکیاں لگاتے ہوئے، چھ دن تک حالات سے مقابلہ کرسکتے ہیں وہ اپنی جسمانی اور جنسی ضروریات میسر ہونے کی صورت میں، دس دن تک، شہر بلکہ آبادی سے بھی دور ایک برفیلے پہاڑ پر، گنجان جنگل میں، مقابلے کے لئے خاص طور پر بنائے گئے ایک محفوظ گھر میں، تنہا رہ سکتے ہیں! اور اگر وہ مقابلہ جیت جاتے ہیں تو کیوں نا ایک معاہدے کے تحت اس کو وہ دیا جائے جو بھی کہہ چکے ہیں! اور باقی کی رقم سے اپنے تمام خوابوں کو حقیقتوں میں بدلا جاسکتا ہے!!

بس یہی سوچ کر ایک ٹھیکیدار نے میاں بیوی، دونوں کی، انگلیاں پکڑلی تھیں! چونکہ انعامی مقابلے میں فقط وہ شریک ہوسکتے تھے جو ملتے جلتے حالات میں رہ چکے ہوں اس لئے اُس نے اپنے خرچے پر اخباروں کے حوالوں سے، ٹی وی پر ان کے نشر ہوچکے پروگراموں کو دکھا کر، ان کو مقابلے میں شامل کروالیا تھا۔

جس روز مقابلے کے لئے، میاں بیوی کو، ایک ہیلی کاپٹر میں لے کر، برفیلے پہاڑ کی اونچی چوٹی پر چھوڑا گیا تھا، ٹھیکیدار کو بھی، بحیثیت میاں بیوی کے محسن اور قانونی مشیر ساتھ لیا گیا تھا! تا کہ وہ جان پاتا کہ گھر ہر لحاظ سے محفوظ ہے! کیونکہ چھوٹا سا مکان نہ برف کے بوجھ سے دب سکتا تھا اور نہ کوئی تیز رفتار برف کا تودہ گھر کو دبوچ سکتا تھا!

گھر میں بیس دن کے کھانے پینے کا سامان تھا! سردی کا مقابلہ کرنے کی خاطر معقول انتظامات رکھے گئے تھے! بلکہ تفریح کے لئے الیکٹرانک سہولیات بھی میسر تھیں! فلم دیکھی جاسکتی تھی! کوئی بھجن گیت یا قوالی سنی جاسکتی تھی! بلکہ دل بہلانے کی خاطر اور جنسی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رجحانات کو تقویت دینے والی نظموں کے کیسٹ بھی رکھے گئے تھے! یعنی ان کو سوچنے اور سمجھنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی!

اور یہ سبھی سہولیات اس لئے رکھی گئی تھیں تا کہ یہ تجربہ کیا جا سکے کہ انسان تنہائیوں میں رہ کر نفسیاتی خدشات کو جسمانی خوف سے زیادہ ڈراؤنا سمجھ کر، مدد کے لئے صدائیں دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اور وہ کب تک وہ تنہائیوں میں الگ تھلگ ہو کر، رہ سکتے ہیں!

ایک بہت ہی آرام دہ، چھوٹے مگر بے حد خوبصورت گھر میں موجود سہولیات کے بارے میں منتظمین نے مکمل طور پر جانکاری دی تھی! سہولیات کے استعمال کے لئے وہ تب کچھ بتا دیتے جب مالتی، مادھو یا منتظمین کے ساتھ آیا ہوا اور ان کے ہی ساتھ جانے والا میاں بیوی کا قانونی مشیر اُن سے گزارش کرتا! منتظمین سمجھ بیٹھے تھے کہ میاں بیوی سہولیات کے استعمال سے آشنا ہیں جبکہ ٹھیکیدار کو ان کی ناآشنائی کا اندازہ تھا مگر اس کو یقین تھا کہ دونوں کے لئے ایسے آرام دہ ماحول میں جب وہ موٹے شیشوں سے جھانک کر برف باری کے مناظر دیکھتے دیکھتے، کھا پی کر، ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے تب ساری کائنات سمٹ کر دونوں کی مسکراہٹ بن جائے گی! یہ سوچ کر ہی اُس نے نہ خود میاں بیوی کو ہدایات دی تھیں اور نہ میاں بیوی کو پوچھ تاچھ کرنے کا موقع دیا تھا! ایک مصلحت کے تحت! کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ میاں بیوی کو انعام کی رقم کے بارے میں جانکاری ہو! گھر میں ایک فون بھی تھا جو ناظم کے ساتھ جڑا ہوا تھا! یعنی اگر بات ہو جاتی تو ہر سوال اور جواب، یعنی مدد طلب کرنے والے اور مددگار کی آواز کوئی اور سن نہیں سکتا تھا! اُس کی بھی ایک خاص وجہ تھی! ہر مدد کی صدا یعنی (Distress call) اُس خوف یا ڈر کی شناخت کر سکتی تھی جو مقابلے میں حصہ لینے والوں کے تذبذب سے اُن کے ارادے کو عزم کی بلندی سے گرا کر ہٹا بھی سکتی تھی!

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یعنی ہر بار ایک سوال پر رقم کی جزوی کمی ہو جانے کے لئے، مدد مانگنے والے کو تیار رہنا تھا! اس شرط کو ناظم اور ٹھیکیدار دونوں نے قانونی طور پر قبول کیا تھا۔ اگر مدد صحت کے بارے میں ہو، تو اس کو رقم کھانے والی مدد کا نام نہیں دیا جا سکتا تھا! اُس کی ضرورت بھی نہیں پڑ سکتی تھی کیونکہ منتظمین نے گھر میں دوائیاں بھی رکھ لی تھیں میاں بیوی کی ڈاکٹری جانچ ہو چکی تھی اور حادثوں کے امکانات تھے ہی نہیں! یعنی گھر میں فقط ذی ہوش انسانوں کے لئے نفسیاتی دباؤ کے اتار چڑھاؤ کے امکانات تھے!

منتظمین نے کسی جنگلی جانور بلکہ ڈاین، وَن مانش، یا ایسے دیگر تصوراتی وجودوں کے حملوں کو خارج کرنے کے دعوے بھی کئے تھے! انسانی حملوں یا دہشت گردی کے تحفظ کا بھی یقین دلایا تھا! بلکہ یہ بھی قبول کیا تھا کہ اگر ان کی طرف سے ان کا کوئی دعویٰ غلط ثابت ہوا تو وہ مقابلے کو مکمل قرار دے کر، مقابلے میں شریک جوڑے کو پوری رقم دیں گے!

گویا بقول لکشمی نارائن اگر مالتی یا مادھو مدد مانگتے بھی رہیں تب بھی ایک سمندر کے پانی میں کمی نظر بھی نہیں آ سکتی تھی! جبھی تو اُس نے اِس شرط کے بارے میں سوچا ہی نہ تھا! لیکن اسی شرط کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے پانچویں دن کے اختتام تک انعام کی رقم فقط اسی فیصد کٹ گئی تھی! چھٹے دن صبح جب ٹھیکیدار کو یہ اطلاع مل گئی تھی تب اُس پر گویا برق گر پڑی تھی!

ہوا یوں تھا کہ نئے گھر کے آرام دہ ماحول میں نہ تو ان کو ایک دوسرے کو، چھوٹی چادر سے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے سردی سے ٹھٹھر ٹھٹھر کر جاگنا پڑا تھا! اور نہ وہ ایک خیمے کے اندر بوجھل آنکھوں کو آہٹ یا چاپ کی آوازیں سن کر کھلی رکھنے کی ضرورت تھی۔ اس لئے وہ پہلی بار کچھ کھائے پیئے بغیر ہی سو گئے تھے! پھر شام کو اچانک چارسو پھیلے سناٹے میں،

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تاریکیوں کو چیرتی ہوئی، نظر نہ آنے والے جنگلی جانوروں کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر وہ لرزاٹھے تھے! پھر مدد کے لئے پہلی صدا دے چکے تھے!

جواباً ان کو بار باراور ہر بار یہ بتایا گیا تھا کہ گھر کے اردگرد جو خاردار تار کی دیوار بنائی گئی ہے اُس میں برق دوڑ رہی ہے اس لئے کوئی بھی جنگلی جانور یا درندہ بلکہ اتفاقاً قریب آنے کی کوشش کرنے والا شکاری بھی برق کے جھٹکوں کی شدت سے ڈر کر بھاگ جائے گا!

گویا جو اطلاع ایک بار مل کر باقی سوالات کو خارج کر سکتی تھی، میاں بیوی کی معصومیت اور فوری طور پر مدد نہ ملنے کی وجہ سے ایک سے پانچ مختلف خدشوں کی شکل میں آ گئی تھی جیسے تیار کھانے کے ڈبوں کو کھولنے کے لئے، ڈبوں کو گرم کرنے کے طریقوں کے بارے میں، یا ویڈیو دیکھنے کے بارے میں وہ ایک مدد سے جڑے ہوئے کئی سوالات پوچھ پوچھ کر مدد مانگ کر وہ ناظم کو اپنا ہمدرد سمجھ کر اپنے انعام کی رقم کو کم کرتے رہے!

دراصل ناظم کے نہایت نرم رویے میں میں دیے گئے جوابات میں دونوں کو مسیحائی تاثرات محسوس ہوتے رہے! بلکہ وہ خود ہی ناظم کو یہ بتا چکے تھے کہ جب وہ مندر میں پھنس گئے تھے تب وہ بھگوان سے مدد مانگتے رہتے تھے! ناظم ان کی کیفیت بھانپ کر بھی، معاہدے کی شرائط کے تحت روک ٹوک نہیں سکتا تھا!

اُس روز ٹھیکیدار کو اپنی غفلت کا احساس تو ہوا تھا مگر کر پاتا!

وہ ٹوٹے دل سے دعائیں کرتا رہا کہ میاں بیوی ناظم سے مدد نہ مانگ لیں! اور کوئی ایسا کرشمہ ہو جو رقم ایک لاکھ ڈالر سے کم نہ ہو جائے! ورنہ معاہدے کے مطابق اُس نے جو میاں بیوں کو دینا ہے اس کے لئے اس کو اپنے اثاثے بیچنے پڑیں گے! کہیں اُس کو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لینے کے دینے نہ پڑیں!؟

لیکن بھگوان نے اس کی فریاد سن لی اور ناظم نے ساتویں دن مقابلے کو ختم کر کے میاں بیوی کو ٹھیکیدار کے سپرد کر دیا ہے اور ایک لاکھ امریکی ڈالر دینے کا یقین دلایا ہے!

آج اُس نے اپنے بینک سے، اپنے بھٹے کے لئے قرضے کی رقم کو، مکمل طور پر نکال کر، چیک لینے کی تقریب کو رنگین بنانے کے لئے، خرچ کئے ہیں! یہ سوچ کر کہ رقم توقعات سے بہت کم ہے مگر لاگت کے حساب سے بہت زیادہ!

ایک طویل انتظار کے بعد ناظم آچکا ہے! اس کے ساتھ پولیس ہے اور پولیس کی گرفت میں، آنکھوں پر کالی پٹی باندھے ہوئے ایک نوجوان ہے جو چلا چلا کر یہ کہہ رہا ہے کہ وہ ایک سڑک چھاپ غنڈہ ہے کوئی دہشت گرد نہیں ہے! اُس نے ایک اجنبی کے کہنے پر دس ہزار روپے لے کر، اُسی کا دیا ہوا ایک بارود کا ایک گولہ، اُسی کی دکھائی گئی جگہ پر، پھینک چکا ہے!

پولیس نوجوان کے دعوے کو اُس صورت میں قبول کرنے کا یقین دلا چکی ہے اگر وہ اجنبی کو پہچان سکے!

ناظم تذبذب میں ہے کیونکہ اگر نوجوان ایک دہشت گرد نہیں ہے تو ٹھیکیدار کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے تحت وہ ایک لاکھ امریکی ڈالر دینے کا پابند نہیں ہے! گویا حالات کی کروٹ ایک متاثر کن واقعے کو جنم دے سکتی ہے۔

اچانک قریب سے نوجوان کو پہچان کر، اُس کی آنکھوں سے پٹی ہٹانے سے پہلے، یعنی اپنی شناخت کرنے سے پہلے ٹھیکیدار اپنے ہی بوجھ سے زمین پر گر پڑا!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مجھے میری کشتی لوٹا دو !

میں حیرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر خود ایک سوال بن گیا ہوتا اگر میں اُس انسان کو بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے ہوئے نہیں دیکھ لیتا جس کے ساتھ میں نے ساتھ والے کمرے میں کئی گھنٹے گزارے تھے! وہ دردناک آواز میں اپنی کشتی یوں مانگ رہا تھا جیسے ایک ضدی بچہ اپنا پسندیدہ کھلونا مانگ رہا ہو!

ہم میں سے کوئی کہہ رہا تھا۔ ''آخر آ ہی گئی نا، دل کی بات زبان پر! یہ جاسوس جذبات کی آڑ میں سرحد پار جانا چاہتا ہے! یہ کمھارن نہ سوہنی ہے اور نہ یہ مہیوال ہے! ایک شوہر ہے جو اپنی بیوی کے پاس جانا چاہتا ہے! اب گرفتار ہو چکا ہے اس لئے رشتوں کی باتیں کرتا ہے!''

اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میرے دوست ڈاکٹر شرما کے کمرے میں وہ بحیثیت ایک فوجی کرنل ایک غیر سنجیدہ ماحول میں L.O.C پر پکڑے گئے ایک جاسوس سے نہایت سنجیدہ تحقیق کر رہا ہے تو میں ہرگز کمرے میں داخل نہ ہوا ہوتا!

یہ میں نے تھوڑی دیر پہلے جان لیا ہے کہ میرے ساتھ بیٹھے سول ڈریس پہنے لوگ سبھی آرمی کے آفیسر ہیں اور ڈاکٹر شانتی ایک کونے میں ایک مجرم کی طرح دُبک کر بیٹھی اپنے ہینڈی کیم سے تحقیق کی ویڈیو ریکارڈنگ کر رہی تھی۔

میری موجودگی کو بھی اس لئے برداشت کیا گیا تھا تاکہ جاسوس کو یہ شک نہ ہو کہ اُس کے ہر لفظ، ہر جملے اور ہر بات کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھا جا رہا تھا۔ شاید اس لئے بھی کہ وہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مجھ سے ہی مخاطب ہو کر باتیں کرتا رہتا تھا کیوں کہ میرے چہرے کے سوا کمرے میں موجود بھی چہرے اس کو بے صدا درپچے نظر آ رہے تھے۔

وہ اس ندی کی باتیں کرتا تھا جس کے دو کناروں پر دو ملک ہیں۔ وہ بار بار اُس کشتی کا ذکر کرتا تھا جو لوگوں کو بھی آر پار لے جایا کرتی تھی لیکن اُس وقت جب میں کمرے میں داخل ہوا تھا تب وہ ایک فلسفی کی طرح ڈاکٹر شرما کو کچھ بتا رہا تھا اور سمجھا رہا تھا۔ سنا ہے کہ ان وادیوں میں دور دور سے لوگ آ کر برفیلی بلند چوٹیوں پر پرستش کیا کرتے تھے، سر سبز درختوں کے نیچے بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے! اب جب پربت ننگے ہیں اور درختوں سے گوند (Raisin) نکال کر ان کو کھوکھلا بنا دیا ہے تب جگت کے کلیان کے لئے اشرف المخلوقات تاثیر مسیحائی کیسے پہنچا پائے گا؟

گویا حکیم صاحب مریض کی نبض پر انگلیاں رکھ کر خود اپنے دل کے ڈوبنے کا منظر، دہشت گرد کی لال لال آنکھوں میں دیکھ رہے ہوں! سوچ لو کہ میں نے کیا کہا؟ کیوں کہا؟ اب سمجھ گئے کہ میں روتے روتے کیوں ہنس پڑا؟ اور اب ہنستے ہنستے اس لئے رو رہا ہوں کیونکہ میں سمجھ گیا ہوں کہ جنگ بھگوان اور شیطان کے درمیان ہو رہی ہے اور مر رہے ہیں انسان! بھگوان شیطان کو کیوں نہیں مار ڈالتا ہے؟

سارا قصور بھگوان کا ہے! اور نہیں تو کیا؟

ایک ہی صدی میں یونان میں ارسطو کو پیدا کیا۔!

ہندوستان میں چانکیہ پیدا کیا، اور چین میں کنفیوشیس پیدا کیا۔۔!!

انہوں نے کیا کیا؟ ارسطو نے سکندر اور چانکیہ نے چندر گپت بنایا۔ کس لئے۔۔۔؟ خاقان بن جانے کے لئے انسان کا خون بہانے کی خاطر نا؟ کنفیوشیس نے اپنے پیرو کاروں کو افیون کھلا کر کاہل بنا دیا۔ بھگوان نے ہٹلر اور مسولینی کو بنایا۔ کیوں۔۔؟؟ اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ریڈکلف کو ہندوستان کا بٹوارہ کرنے کے لئے پیدا کیا!''

میں حیران تھا کہ ڈاکٹر شرما جیسا دانشور فوجی ڈاکٹر ان سنجیدہ باتوں کو غیر سنجیدگی سے کیوں سن رہا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ تھی کہ روکنے ٹوکنے کی بجائے وہ مشکوک آدمی سے نہ تو کوئی سوال کرتے تھے اور نہ اُس سے پوچھ رہے تھے کہ تم ان سوالوں کا جواب دے رہے ہو جو میں نے پوچھے ہی نہیں۔ یہ مجھے تب معلوم ہوا جب شرما نے ایک جملہ اخبار کے ایک کونے پر لکھ کر میرے آگے رکھ دیا: ''سنتے جاؤ یہ جواب جو میں نے سوال پوچھ کر مانگے نہیں۔''

شکل وصورت سے یہ اجنبی ایک خوب رول ماڈل جیسا تھا مگر اُس نے اپنے ہاتھوں میں کوئی کولڈ ڈرنک کی بوتل کی بجائے بہت سارے جریدے اور اخبارات دبوچ کر یوں رکھ لئے تھے گویا جیسے دیکھ رہا ہو کہ کوئی ہیرا یا موتی ہو۔ مگر وہ ہیرے موتی تھے۔ جبھی تو وہ گاہے بگاہے خاموش ہو کر، عینک لگا کر ورق گردانی یوں کرتا رہتا تھا جیسے دیکھ رہا ہو کہ گفتگو کے دوران کسی نے ہیرا یا موتی چرا تو نہیں لیا ہے۔

چونکہ میں ایک صحافی ہوں اس لئے بارہا مجھے شک ہو رہا تھا کہ اس ذہین، پڑھے لکھے آدمی نے ڈاکٹر شرما کو متاثر کرنے کے لیے کچھ نوٹس (Notes) بنا کر جرائد میں چھپا کر تو نہیں رکھ لئے ہیں۔ مگر جونہی وہ مجھ سے مخاطب ہو کر بولا۔ میں نے جھانک جھانک کر یہ تو جان لیا کہ وہ کچھ اور نہیں بلکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہو رہی بات چیت کے بارے میں سرخیاں تھی!

شاید وہ میرے تجسس کو محسوس کر گیا تھا اور میری کیفیت بھی بھانپ گیا تھا اس لئے وہ بے ساختہ رو پڑا تھا۔ حالانکہ میں رو نہیں رہا تھا مگر وہ مجھے تسلیاں دے کر یہ احساس دلا رہا تھا کہ وہ میرے غم میں برابر کا شریک ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رومت! آنکھیں اشک بار ہوں تو سب کچھ دھندلا دھندلا نظر آتا ہے جبھی تو ہم دیکھ بھی نہیں پاتے کہ ہمیں کس نے رلایا ہے! پاس پاس رہنے والے بھی دور دور نظر آتے ہیں۔ جیسے ہمارے گاؤں کے دو حصے ہمیں نظر آرہے ہیں! آر اور پار!

جب کبھی درمیان میں بہہ رہی ندی یاد آجاتی ہے تب وہ کشتی سامنے اُبھر کر یوں نظر آتی ہے جیسے بادلوں کو چیرتا ہلال! وہ کشتی ہمیشہ ندی کے اس پار یا اُس پار نظر آیا کرتی تھی۔ کشتی چلانے والے چاچا کو گاؤں والے ملاح یا کھیوٹ کہہ کر آواز دیا کرتے تھے اور پھر بل کھاتی لہراتی، موجوں سے ٹکراتی، سوہنی کے مٹکے کی طرح دوسرے کنارے پر انتظار کر رہے مہیوال کی طرف جایا کرتی تھی۔

یہ وہ کشتی نہیں تھی جس میں بیٹھ کر رام، سیتا اور لکشمن نے اپنی بن باس کی شروعات کی تھی۔ ارے بابا وہ نوح کی کرشماتی کشتی بھی نہیں تھی۔ اگر ہوتی تو سیاسی گرداب اس کو نگل کیوں جاتا!

!تمھاری محبوبہ بھی اُس پار ہے کیا؟

ملنے کو دل چاہتا ہے کیا؟

کیا کریں اگر ہم چوہے ہوتے تو زمین دوز سرنگ بنا کر پار جاتے! ہم سانپ بھی تو نہیں ہیں جو کسی کے بل میں گھس کر پاتال میں اپنا راستہ بنا کر پار جاتے۔ ہاں اُڑ کر جا سکتے تھے اگر پرندے ہوتے! مگر؟ اگر باز نے دیکھ لیا تو!

1971ء کی جنگ میں میں اور میری محبوبہ اسکول میں پڑھ رہے تھے۔ ہاں بھئی ہاں اس کے بچے بھی اسکول میں پڑھ رہے ہوں گے (رادھا نے کرشن کے ساتھ شادی نہیں کی تھی) سوہنی نے مہیوال سے شادی تو نہیں کی تھی۔ یہ چاہت کی داستانیں ہیں!

عشق میں رومانیت اور شدت کا احساس شناسائی بھی ہے! یہ وہ خواہش ہے جس

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کی آخری منزل شادی نہیں ہے۔ ہیر رانجھا، سسی پنوں، وامق عذرا اور لیلیٰ مجنوں ایک دوسرے کے قرب کے لئے تڑپتے رہتے تھے۔ ایک دوسرے سے لپٹ کر ہم بستر ہونا ان کی زندگی کا مقصد نہیں تھا۔ میرا اور اُس پار رہنے والی میری محبوبہ کا رشتہ ہے، بندھن نہیں! جیسے تان سین کا تانی سے رشتہ تھا۔ میرا کا کرشن سے تھا۔ ایک بار مجھے میری وہ کشتی لوٹا دو! میں پار جانا چاہتا ہوں! میں اُس کی باتیں سن کر لاشعوری طور پر اپنے سامنے پڑے اخبار کی ایک کشتی بنا تو گیا تھا مگر سوچ رہا تھا کہ یہ کون ہے جو ایک بچے کی طرح کاغذ کی کشتی لے کر اس کمرے سے نکل گیا جہاں بقول ڈاکٹر شرما اُس کی گرفتاری اور وہ بھی L.O.C کے قریب اُس کے لئے ایک سنسنی خیز مسئلہ ہے۔ پھر جب ڈاکٹر شانتی نے ویڈیو ریکارڈنگ کمرے میں موجود افسروں کو دکھا دی تب یقین ہو گیا کہ یہ جو شخص پیار، محبت یا چاہت کی باتیں کرتا رہا ایک جاسوس ہے اور اس بات پر ایک رائے تھی کہ یہ جاسوس کوئی اعلیٰ افسر ہوگا! ڈاکٹر شرما کو اس بات کی خوشی تھی کہ اس کا یہ شک کہ جاسوس پاگل نہیں ہے صحیح نکلا۔

اچانک ایک سپاہی دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہو کر ڈاکٹر شرما سے کچھ ایسا کہہ گیا کہ وہ شخص کمرے میں موجود افسروں کے ساتھ ایک ایسے لاک اپ میں چلا گیا جہاں مشکوک آدمی کشتی میں بیٹھ جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اچانک وہ چیخ پڑا اور چلاتا رہا۔ ''یہ دوستی نہیں ہے جس میں میں ندی پار کر سکوں گا۔'' میں جب کرے میں داخل ہوا تب اس نے مجھے کسی کی ایک تصویر دکھا کر کہا۔ ''پھر دھوکہ۔۔بار بار دھوکہ۔۔ بھاگ جاؤ، بھاگ جاؤ!۔۔۔یہ خودکش دہشت گرد ہے۔''

میں نے کشتی کو ہاتھ میں اٹھا کر اخبار میں چھپی ایک تصویر دیکھی جو واقعی ایک خودکش حملے کی بھیانک تصویر تھی۔ ڈاکٹر شرما ایک بہت اچھا ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک تجربہ کار کرنل بھی ہے۔ اس لئے میں نے فوراً کشتی کو جلا دیا۔ جلا ہوا اخبار جب فرش پر گر گیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تب مشکوک آدمی ہنس پڑا اور قہقہے لگاتے لگاتے اچانک ایک بچے کی طرح بلک بلک کر روتے ہوئے بڑبڑایا۔۔ ''خود بھی مرگیا شیطان! اچھا ہوا! اگر میں نے اپنی جان کی بازی لگا کر اس کو کشتی سے نکال دیا ہوتا تو شاید کشتی بچ جاتی! اور آر پار آنے جانے کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ اگر رسائی نہیں ہوگی تو شناسائی کیسے ہوگی۔ تا ژیر مسیحائی لوگوں تک پہنچ کیسے پائے گی۔''

ہم لوگوں میں کوئی کچھ کہہ پاتا کہ دور کھڑا کینٹین والا قریب آ کر بول پڑا یہ اسی علاقے کا باشندہ ہے۔ بہت امیر ہے۔ شہر میں ایک عالی شان بنگلے میں رہتا ہے۔ دادا نا ہے اور غریب پرور ہے۔

سبک دوش ہونے سے پہلے افسر اعلیٰ تھا۔

جب بھی کبھی ہندوستان اور پاکستان کی ممکنہ دوستی کی خبریں اخباروں میں آجاتیں اس پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ پچھلی بار ڈپٹی کمشنر چڑھا کر لے گیا تھا۔ اس کے گھر والے بھی جانتے ہیں کہ جب بھی وہ بڑبڑا کر یا چلا کر یہ کہنا شروع کردے کہ مجھے میری کشتی لوٹا دو یہ ماضی کی تاریکیوں میں اپنا لڑکپن ڈھونڈ تا رہتا ہے۔

یہ سب جان کر میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں ہم مستقبل کی دھند میں کھو نہ جائیں۔۔!!

☆☆

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri